بعون صانع بیچون و مکان فضل و خلاق زمین و زمان

رنگین باغستان جو قواعد صرف و نحو اور علم بدیع و بیان کے پھولوں کی مہک سے رشک گلشن عطار

چار باغ

ترجمہ اردو

چار گلزار

ثمرۂ طبع بہارین گلشن آرائے باغ علم و ہنر منشی محمد یوسف خانصاحب مہتمم محکمہ فوجداری گلشن آباد

مطبع منشی نولکشور میں بار ... طبع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد ہین ایسے خالق کی اپنی زبان کو صرف کرنا چاہیے کہ جسنے دو حرف کن کو ترکیب دیکر
جملہ زمین و زمان کو بنایا اور نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو مصدر ہشتر فہ
ہیژدہ ہزار عالم کا گردانا کہ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ دلیل اوپر اس مدعا کے ہی اور ذات
اُس رسول مقبول کو علّت غائی ایجاد عالم کا کیا کہ لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ برہان
اوپر اس ادعا کے ہی بعد ہٗ چونکہ بیشتر لاکثر طالبان زمان اور شائقان دوران کہ اشعار
اردو سے بہت ذوق رکھتے ہین اور اسقدر استعداد نہین رکھتے کہ قواعد منضبطہ کو کتب
فن سے باسانی دریافت کر سکین ناچار آرزومند اس معنی کے ہوے کہ کوئی رسالہ
مختصرہ بنایا جاوے اور ضوابط شتّی اُسمین مندرج ہووین کہ تعلیم اور تعلّم اُسکے سے فائدہ
عام اور منفعت تام حاصل ہووے نظر بر آن ہیچمیرز ہیچمدان منشی محمد یوسف خان مہتمم محکمہ
فوجداری وگیرائی سرکار دولتمدار ثریا جاہ کیوان بارگاہ عطارد رقم ستارہ خدم سرآمد
سروران ملک مالوہ محتشم الدولہ نواب غوث محمد خان بہادر شوکت جنگ ادام اللہ اقبالہ
واطال اللہ عمرہ و شرح صدرہ رئیس گلشن آباد عرف حضرت جاورہ نے باوجود کمی استعداد
اور فقدان فرصت کے کمر سعی کی باندھ کر نسخہ چار گلزار کو بنظر فائدۂ عام زبان اُردو مین

ترجمہ کیا اور نام اسکا چار باغ رکھا اور چونکہ نظر اِس کم استعداد کی اوپر بہتیرے فوائد سے تھی نظر بر آن اجمال نسخہ مذکورۃ الصدر کو ساتھ مسائل مندرجہ کتب دیگر سے تفصیل دی اور پابند ترجمہ لفظ بلفظ کا نرہا بلکہ خاتمہ اِس کتاب مین طریق درس اور تدریس نظم اور نثر کو بھی بطور اختصار کے لکھ دیا تاکہ فائدہ اِسکا ہر شخص کو حاصل ہووے اگرچہ بسبب ذہنِ ناقص اپنے کے ہر قاعدے کو ساتھ کمال تحقیق کے لکھا ہے لیکن بسبب اِسکے کہ خطا اور نسیان سے وجود بشر خالی نہین اگر کہین خلاف قاعدہ دیکھا جاوے صاحبان استعداد اُس زلاّت سے درگذرین و بنظر اصلاح ملاحظہ فرما کر خطا کو صواب کے ساتھ بدل دین کہ ہیچ نفس بشر خالی از خطا نبود اور چونکہ اِس کتاب مین چار باغ ہین پس باغ اول علم صرف مین باغ دوسرا علم نحو مین باغ تیسرا علم بیان مین باغ چوتھا علم بدیع مین خاتمہ طریقہ درس و تدریس مین قلمبند کیے گئے اَللّٰہُم بلّغ بالخیر

باغ پہلا علم صرف مین

علم صرف چند قاعدون کا نام ہے کہ اُنکے معلوم کرنے سے بنانا کلمون کا واسطے حروف ہجی سے اور صحت و غلطی کلمون کی اعراب دینے سے حاصل ہوتی ہے پس واسطے کہ علم بمنزلہ ایک خزانہ قفل دیے ہوئے کے ہے اور قاعدے بجاے کنجی کے پس کھلنا قفل کا بغیر کنجی کے کیونکر ہو سکتا ہے اسی طرح واضح ہونا علم کا الّا قاعدون سے ممکن ہے اسلیے اُن قاعدون کو چار گل مین بیان کیا جاتا ہے

گُل اول بیچ بیان حروف تہجی کے

واضح ہو کہ فارسی کے اُستادون نے حروف تہجّی یعنی الف بے کے حرفون کو تین قسم پر بانٹا ہے ملفوظی مکتوبی مسروری وہ ہین کہ نام اُن حرفون کا دو حرف کے ساتھ بولا جاوے مثلاً با تا ثا حا خا را زا طا ظا فا ہا یا یہ بارہ حرف ہین جو کہ اُنکو بولنے مین یاے مجہول کے ساتھ بھی کہا کرتے ہین مانند بے پے وغیرہ لیکن لکھنے مین الف دیا نہین جاتا ظاہر نہین ہوتے ہین اسواسطے اُنکا نام مسروری رکھا گیا اسواسطے کہ مسروری لغت میں مکسور سے مشتق ہے اور معنی

سخن پوشیدہ کی لغت مین ہے لیکن مستور و صیغہ مفعول ساتھ ملنے یا سے نسبت کے بمعنی نسبت کیا گیا
پوشیدہ کے بہی ملفوظی انکو کہتے ہین کہ نام ان حرفون کا انہین حرف کے ساتھ لکھا جاوے اور
واخر حرف اسکا یہی نہو اور وہ تیرہ حرف ہین مثلاً الف و جیم و دال و ذال و سین
و شین و صاد و ضاد و عین و غین و قاف و کاف و لام۔ مکتوبی وہ ہین کہ نام انکا
حروف کے ساتھ لکھا جاوے مکرر اول و آخر حروف انکے ایکہی قسم کے ہووین اور وہ تین
ہین میم و نون و واؤ۔ اور ایسے نامون کو فن صنائع مین مقلوب مستوی کہتے ہین یعنی اگر
الٹین تو پھر وہی نام ہوجاوے چونکہ تیرہ حرف ملفوظی و تیرہ حرف مکتوبی جنا مثل حرف کے نام
بولنے مین اور لکھنے مین برابر آتے ہین اسواسطے انکا نام ملفوظی و مکتوبی رکھا غرضکہ بارہ
قسم اول اور تیرہ حرف قسم دوم و تین حرف قسم سوم کل اٹھائیس حرف ہونے انمین سے آٹھ
خاص زبان عربی کے ہین اور فارسی مین نہین آتے بموجب اسکے قطعہ لمولفہ آٹھ ہین
آتے فارسی مین جو نہین ٭ جب تلک سیکھے نہ تو انکو نہو ہرگز معاف ٭ سن لے مجھ
کون سے وہ حرف ہین کہ انکو یاد و ٭ ثا و حا و صاد و ضاد و طا و ظا و عین و قاف ٭ باقی
بیس حرف وہ دونون زبان مین استعمال کیے گئے ہین بلکہ زبان اردو مین بھی اور اسی
چار حرف خاص زبان فارسی کے اور تین خاص زبان اردو کے ہین کہ ان دونون کی
مثال سے ظاہر ہونگے نظم لمولفہ حرف ہین خاص فارسی کے چار ٭ پے و چے و ژے
گاف اے مختار ٭ اور تین حرف خاص اردو تین ٭ ٹے و ڑے و ڈال جان تو بیقرار
اس صورت مین کلام عربی مرکب اٹھائیس حرف کے اور زبان فارسی مرکب چوبیس
حرف کے اور اردو مرکب ستائیس حرف کے ہوے اب جاننا چاہیے کہ ان اٹھائیس
مین پندرہ حرف نقطہ دار تیرہ حرف بے نقطہ ہین نقطہ دار کو معجمہ اور بے نقطہ کو مہملہ
چونکہ چار حرف نقطہ دار یعنی با و تا و ثا و یا تحریر مین ساتھ ایک صورت کے لکھے
اسواسطے انکا نام اور بھی علیحدہ علیحدہ رکھدیا یعنی با کو باے موحدہ اور تا کو
تاے مثناۃ فوقانیہ اور ثا کو ثاے مثلثہ اور یا کو واسطے تفرقہ تا کے یاے مثناۃ تحتانیہ کہ
کہ شک نرہے استادان متوسطین الف متحرک کو ہمزہ اور متقدمین اسے ہمزہ کہتے ہین

کل فارسی حروف ابجد ۳۲
عربی و فارسی میں مشترک آوازین
ب ت ج د ذ س ش غ
ل ر ز ف ن ہ ی
ا م و
خاص عربی آوازیں ۸
ث ح ص ض ط ظ ع ق
خاص فارسی آوازیں ۴
پ چ ژ گ

مروری حروف
ملفوظی حروف
مکتوبی حروف
حروف جن کا نام دو
سے لکھا جاتا ہے جیسے
...
ملفوظی حروف سے لکھا جاتا ہے
...
حروف جن کا نام
اول و آخر حروف ایک ہو
...
نقطہ دار معجمہ
بے نقطہ مہملہ

حرف کا دو حرفی یا سہ حرفی ہی اور اول حرف اُس نام کا وہی حرف کہ جسکا وہ نام ہی ہوتا ہی اِس صورت مین ہمزہ نام رکھنا نا درست ہی الف ساکن کو ساتھ لام کے ملاکر ہنگام گنتی حروف تہجی کے بعد ہاے ہوز کے داخل کیا ہی اور لام الف اُسکا نام رکھا ہی چونکہ الف ساتھ لام کے اور لام ساتھ الف کے اتحاد ولی رکھتے ہین عوام نے اِن دو حرفون کو ایک ہی حرف جان لیا ہی اور وہ حقیقت مین لاے نافیہ ہی اور وہ خط باریک خمیدہ کہ جسکو ہمزہ کہتے ہین اور بعد لاے نافیہ کے اُسکو بھی ایک حرف گنتے ہین عربی مین اُسکی کچھ صورت نہین ہی الا فارسی مین کبھی بجاے یاے وحدت وکبھی قائم رکھنے کاف اضافت کے کہ جن کلمون کے آخر مین ہاے مختفی یعنی ہاے پوشیدہ ہو لاتے ہین اور بیان اِسکا شرح گل سوم مین آویگا

گل دوسرا بیچ حرکات وسکنات واقسام فعلون کے

اب جاننا چاہیے کہ حروف تہجی بنائے گئے ہین واسطے ترکیب کلمون کے اور کلمے بنائے گئے ہین واسطے ترکیب عبارت کے پس ترکیب کلمون کے لیے نام حرکات وسکنات یعنی زبر وزیر وغیرہ کا معلوم کرنا ضرور ہی پس وہ حرکتین بموجب قاعدہ عربی کے نو ہین اول فتح یعنی زبر دوسرے کسرہ یعنی زیر تیسرے ضمہ یعنی پیش انکو حرکات ثلاثہ بھی کہتے ہین چوتھا سکون یعنی جزم پانچوان تشدید چھٹا مد ساتوان وقف آٹھوان تنوین نوان غنہ ہی اور یہ حرکتین جس حرف پر آتی ہین اُن حروف کا یہ نام ہی اول مفتوح یعنی زبر کیا گیا جیسے کاف کرد کا اور سین سرو کا دوم مکسور یعنی زیر کیا گیا جیسے میم مہر و سین سحر کا سوم مضموم یعنی پیش کیا گیا مانند نون نوش وہاے ہوش چہارم ساکن یعنی جزم کیا گیا مثلا راے کرد ومرد پنجم مشدد یعنی تشدید کیا گیا جیسے واو مدور کا ششم ممدود یعنی مد کیا گیا اور وہ الف ہی کہ پڑھنے مین کھینچکر پڑھا جاوے جیسے الف آمد کا ہفتم موقوف اور وہ قاری مین بعد حرف ساکن کے آتا ہی اور ایک طور پر زبان سے نکلتا ہی کہ کوئی اِن اعرابون مین سے اُسپر ظاہر نہین ہوتا ہی جیسے تے تفت ونیست کی ہشتم منون یعنی تنوین کیا گیا اور وہ دو زبر یا دو زیر یا دو پیش ہوتے ہین اور پڑھنے مین نون ساکن کا مخرج ادا ہوتا ہی جیسے عین طوعا اور کرہا کی نہم غنہ اور وہ حرف نون ہی کہ بعد حرف علت کے یعنی الف وواو ویا کے واقع ہوتا ہی اور ناک سے اُسکا مخرج ادا کیا جاتا ہی

مانند لوّن چون و چنان و چنین از آنجا کہ حروف تہجی مثل گوہر پراگندہ کے ہین اور
یہ حرکتین بجاے رشتہ کے جو کہ گوہر بستگی رشتہ سے مسلسل ہو جاتے ہین اسی طرح یہ
یہ حروف اِن حرکتون سے کلمے بنجاتے ہین پس وہ کلمے جو انسان کی گفتگو مین
مستعمل ہین اور تین قسم کے ہین فعل — اسم — حرف - فعل وہ کلمہ ہے کہ ایک
زمانہ تینون زمانہ یعنی ماضی - و حال - و استقبال مین سے اُسمین پایا جاوے جیسے کرد
و میکند و خواہد کرد علی ہذا القیاس اسم وہ کلمہ ہے کہ اُس سے کوئی زمانہ پایا نجاوے
اور اوپر معنی اپنے کے قائم ہووے جیسے اسپ و شتر وغیرہ جو کہ یہ اسم اوپر کئی قسم کے ہین
اسواسطے اسکا حال بیچ گل چوتھے کے لکھا جاویگا حرف وہ ہے کہ نہ اُس سے کوئی
زمانہ پایا جاوے و نہ خود اوپر معنی کے قائم ہو الا فعل و اسم کے ملنے سے اُسکے معنی حاصل
ہون جیسے الف ندا و فاعلیت و ہاے مصاحبت و تاے خطاب وغیرہ اور بعضے حرف مرکب ہین
بطریق کلمون کے جیسے بر و در و کے واز و مر و لیکن وغیرہ اِنکو بھی حرف کہتے ہین
کس واسطے کہ ان نقطون سے بھی تنہا معنی پیدا نہین ہوتے ہین چنانچہ اِنکا حال فصل
بیچ گل سوم کے آویگا - آب معلوم کرنا چاہیے کہ فارسی مین مصدر دو قسم کے ہین ایک
متصرف دوسرا جامد متصرف وہ ہے کہ اُسکے آخر مین دن یا تن ہو اور تمام فعل متصرفہ
اُس سے نکلین مثل آمدن و رفتن کے اور جامد مصدر وہ ہین کہ بغیر ملنے شدن
یا کردن کے معنی مصدری پیدا کرین اور صیغے فعل متصرفہ کے اُس سے نکلین جیسے نماز کردن
و نگار شدن اور اگر نمازیدن و نگاریدن استعمال مین آئے تو البتہ صیغہ اُس سے نکلے
متصرفہ فعل اوپر چار قسم کے ہے اول فعل معروف وہ ہے کہ ذکر فاعل کا اُسمین کیا جاوے
جیسے برادرم ستار بردیس فاعل لیجانے کا برادرم ہے دوسرا فعل مجہول وہ ہے کہ اُسمین
ذکر فاعل کا نہو مثلاً کتاب نوشتہ شد پس فاعل لکھنے کا نہین معلوم کہ کتاب کو
کسنے لکھا تیسرا فعل لازمی وہ ہے کہ فاعل فعل کو واسطے اپنے کرے چنانچہ مصدر فعل لازمی
[illegible] لکھے جاتے ہین مثلاً خوردن - و نوشیدن
و نشستن [illegible] چوتھا فعل متعدی وہ ہے کہ فاعل فعل کو واسطے دوسرے کے

کرے نہ اپنے لیے جیسے خورانیدن و نوشانیدن وغیرہ جو کہ بیشتر حال شیون ثلٰثہ یعنی ماضی و حال و استقبال کا گذر چکا ہے انہیں سے ماضی فارسی میں پانچ قسم پر آتی ہے یعنی ماضی مطلق و ماضی قریب و ماضی بعید و ماضی استمراری و ماضی مشکوک اور حال اور استقبال سواے ایک ایک قسم کے زیادہ نہیں آتا ہے اور ہر ایک فعل کے چھ صیغے ہوتے ہیں واحد غائب جمع غائب واحد حاضر جمع حاضر واحد متکلم جمع متکلم اب معلوم کرنا چاہیے کہ مصدر سے فعل کیسے نکلتے ہیں اور فعلوں سے صیغے کیونکر بنتے ہیں واضح ہو کہ مصدر کی علامت کے نون کو دور کرنے سے ماضی مطلق بنتی ہے جیسے گفتن سے گفت اور ضمیر واحد غائب کی کہ او ہے وہ اسمیں پوشیدہ ہے یعنی او گفت پس یہ صیغہ واحد غائب ماضی مطلق کا ہو گیا اور اسی طرح یہ پانچ ضمیریں اور ہیں کہ انکے سبب سے وہ پانچوں صیغے اسی ماضی مطلق صیغہ واحد غائب سے بنتے ہیں وہ یہ ہیں ضمیر جمع غائب نون ساکن با دال موقوف جیسے گفتند اور ضمیر واحد حاضر یاے معروف جیسے گفتی اور ضمیر جمع حاضر یاے مجہول با دال موقوف جیسے گفتید اور ضمیر واحد متکلم میم ساکن جیسے گفتم اور ضمیر جمع متکلم یاے مجہول با میم موقوف جیسے گفتیم اور گردان انکی یہ ہے گفت گفتند گفتی گفتید گفتم گفتیم اگر ماضی قریب بنانا چاہو تو آخر ماضی مطلق صیغہ واحد غائب کے ہاے مختفی مع لفظ است کے زیادہ کرو ماضی قریب ہو جاوے جیسے گفتہ است اور اگر ماضی بعید بنانا منظور ہو آخر ماضی مطلق صیغہ واحد غائب کے ہاے مختفی مع لفظ بود کے زیادہ کریں ماضی بعید ہو جاوے جیسے گفتہ بود اور اگر ماضی استمراری بنانا منظور ہو اول ماضی مطلق کے لفظ می کو زیادہ کرو جیسے میگفت اور اگر ماضی مشکوک بنانا چاہو تو ہاے مختفی مع لفظ باشد کے زیادہ کرو جیسے گفتہ باشد اور اگر لفظ خواہد کو کہ مضارع مصدر خواستن کا ہے اول ماضی مطلق کے زیادہ کرو مستقبل ہو جاویگا جیسے خواہد گفت اور اگر لفظ می کو اول مضارع کے زیادہ کروگے حال ہو جاویگا جیسے

ھی گویند اور مضارع وہ ہے کہ ساتھ زمانۂ حال اور استقبال کے تعلق رکھتا ہو یعنی کبھی معنی حال کے دیوے اور کبھی استقبال کے اور مضارع کو ماضی مطلق سے بناتے ہیں اسطرح پر کہ ماضی مطلق کے آخر کے حرف کو دور کریں اور دال ساکن کو لگا دیں مگر ما قبل دال ساکن کے ان گیارہ حروف میں سے کہ شرف آموزی سخن ہے ایک حرف کا ہونا ضرور ہے اور جس ماضی مطلق کے درمیان میں حرف خا ہو اسکو سین و شین و زے سے بدلتے ہیں جیسے شناخت فروخت واندوخت سے شناسد فروشد اندوزد ہے چونکہ مضارع کے بنانے کا قاعدہ کلیہ مانند اور فعلوں کے نہیں ہے اسواسطے مبتدی کو مضارع بنانا دشوار ہوتا ہے لیکن آمدنامہ و مصدر فیوض سے جس کسی کو شوق ہو معلوم کر لے اگر امر بنانا منظور ہو تو دال ساکن آخر مضارع کو دور کرو امر ہو جاویگا جیسے کند سے کن مگر امر اوپر تین قسم کے ہے امر مجرد - امر دامی - امر حالیہ امر مجرد وہ ہے کہ بغیر شرکت لفظ دوسری کے استعمال میں آوے جیسے کن دوسرا امر دامی وہ ہے کہ قبل صیغہ واحد غائب امر مجرد کے لفظ می کو زیادہ کریں جیسے میکن چونکہ صیغہ جمع غائب وغیرہ اسکے صیغۂ حال سے مشترک ہو جاتے ہیں اسواسطے اور صیغہ اسکے نہیں ہیں تیسرا امر حالیہ وہ ہے کہ بعد صیغۂ امر مجرد واحد غائب کے لفظ آن کو زیادہ کریں جیسے کنان اور اگر امر مجرد پر میم نہی کا زیادہ کریں نہی ہو جاویگی جیسے مکن اور اگر آخر امر مجرد کے نون ساکن و دال موقوف مع ہائے مختفی کے زیادہ کرو اسم فاعل ہو جاوے جیسے کنندہ و اگر ماضی مطلق کے آخر میں ہائے مطلق کے زیادہ کرو اسم مفعول ہو جاوے جیسے کردہ اور جس فعل و صیغہ پر نون کو زیادہ کرو گے نفی ہو جاویگی ورنہ اثبات ہے وان سب صیغوں کا حال اس جدول سے معلوم ہوگا

نام فعل / مصدر کردن		واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
ماضی مطلق		کرد	کردند	کردی	کردید	کردم	کردیم
ماضی قریب		کرده است	کرده اند	کرده ای	کرده اید	کرده ام	کرده ایم
ماضی بعید		کرده بود	کرده بودند	کرده بودی	کرده بودید	کرده بودم	کرده بودیم
ماضی استمراری		می کرد	می کردند	می کردی	می کردید	می کردم	می کردیم
ماضی مشکوک		کرده باشد	کرده باشند	کرده باشی	کرده باشید	کرده باشم	کرده باشیم
استقبال		خواهد کرد	خواهند کرد	خواهی کرد	خواهید کرد	خواهم کرد	خواهیم کرد
اسم مفعول		کرده	کردگان	۰	۰	۰	۰
مضارع		کند	کنند	کنی	کنید	کنم	کنیم
حال		می کند	می کنند	می کنی	می کنید	می کنم	می کنیم
امر	[illegible]	کند	کنند	کن	کنید	کنم	کنیم
	[illegible]	۰	۰	بکن	۰	۰	۰
	[illegible]	۰	۰	کنان	۰	۰	۰
نهی		نکند	نکنند	نکن	نکنید	نکنم	نکنیم
اسم فاعل		کننده	کنندگان	۰	۰	۰	۰

گل تقسیم حروف کے بیان مین

چونکہ حروف اوپر دو قسم کے ہین ایک مفرد دوسرے مرکب اور یہ آپس مین بعضے بعضے حروف سے بولتے بھی ہین پس ان دونون کا حال دو برگ مین لکھا جاتا ہے کہ ناظرین اوراق کو بخوبی واضح ہو اور چونکہ ان حروف مفردہ کو شعراے ہند نے اشعار اردو مین بیان نہین کیا ہے تاکہ وہ شعر ہم مثال مین لاتے اور اشعار فارسیہ کو زبان اردو مین لکھنا مناسب وقت نہ جان کر قلم انداز کیا اگر کسی صاحب کو کسی مقام پر شک واقع ہو تو اس نسخہ فارسیہ اپنا رفع شک کر لین کیونکہ اسلئے کہ اشعار مثالیہ استادون کے اسمین موجود ہین

برگ اول حروف مفردہ مین

حرف الف

جاننا چاہیے کہ حروف تہجی اگرچہ کلمہ بننے سے با معنی ہوتے ہین مگر بذات خود بھی معنی رکھتے ہین مثلاً الف کے معنی لغت مین مرد مجرد و قد معشوق و شرمندگی کے ہین الا فارسی مین بارہ قسم پر آتا ہے الف ممدودہ و الف مقصورہ و الف وصل و الف رابطہ و الف دعا و تمنا و الف عطف و الف ندا و الف تحسین کلام و الف مدعوت و الف فاعلیت و الف مصدر والف مبالغہ انمین سے تین الف اول کلمہ کے آتے ہین اول الف ممدودہ وہ ہے کہ جو پڑھنے کے کھینچ کے پڑھا جاوے جیسے الف آمدن و آموختن وغیرہ کا مگر یہ الف از روے قاعدہ کے دو الف ہین اول متحرک و دوسرا ساکن جبکہ بے زائد و نون نفی و میم نہی اول صیغہ ماضی و مضارع و امر و نہی کے آتا ہے تو الف متحرک یا سے بدل جاتا ہے اور الف ساکن برقرار رہتا ہے جیسے بیامد و نیامد و بیا و میا دوسرا الف مقصورہ وہ ہے کہ پڑھنے مین کھینچ کر پڑھا نہ جاوے جیسے الف افگندن و انداختن کا اور یہ الف بھی با سے زائد و نون نفی و میم نہی کے ساتھ ماضی و مضارع و امر و نہی مین یا سے بدل جاتا ہے جیسے بیفگند و میفگند و بیفگن و میفگن و الف متحرک کبھی ساتھ دال مفتوحہ کے بدل جاتا ہے مانند بدان کے و الف اوراین کہ مضموم و مکسور ہے ساتھ دال کے بدلتا ہے و ضمہ و کسرہ الف کا دال پر آجاتا ہے جیسے بدو و بدین اور کبھی فارسی والے الف کو اسم کے اول مین یا سے بدلتے ہین جیسے اگدش و یگدش بمعنی دختر و ارمغان و یرمغان بمعنی تحفہ اور کبھی الف ممدودہ کو مقصورہ بھی کر لیتے ہین

جیسے احبار و آحبار و اثار و آثار تیسرا الف وصل اسکو کہتے ہین جو ہمیشہ کلمہ دو حرفی کے اول آتا ہی اور حرکت حرف بعد اسکے کی بحال رہتی ہی جیسے اگر و ابر و ابا و اسبے کہ اصل مین گر و بر و با و بے تھا اور جو کلمہ سہ حرفی و چار حرفی و پانچ حرفی کے اول آتا ہی تو حرکت حرف بعد اسکے کی الف کو آجاتی ہی جیسے اشتر و اشکم و اسکندرو افراسیاب کہ اصل مین شتر و شکم و سکندر و فراسیاب تھا اور تین الف درمیان کلمہ کے آتے ہین اول الف رابطہ وہ ہی کہ درمیان دو فعل یا دو اسم ایک قسم کے آتا ہی اور معنی با کے دیتا ہی جیسے دمادم و شباشب و سراسر و لبالب و دوادو و بروا ر یعنی دم بدم و شب بشب و سر بسر و لب بلب و دو بدو و بر و بر دوسرا دعا و تمنا جیسے بادا بودن سے و کناد کنانیدن سے و شنواد شنیدن سے و گرداناد گردانیدن سے و رساناد رسانیدن سے اور یہ الف دعا کی جگہ آتا ہی تیسرا الف عطف اور وہ بھی مانند الف رابطہ کے آتا ہی مگر فرق اسمین یہ ہی کہ الف رابطہ درمیان دو اسم و فعل ایک جنس کے آتا ہی اور یہ الف درمیان دو اسم و فعل غیر جنس کے آتا ہی اور واو عطف کے معنی دیتا ہی جیسے شبا روز و تگاپو و سراپا یعنی شب و روز اور تگ و پو اور سر و پا ہی باقی چھ الف آخر الفاظ کے آتے ہین اول الف تحسین کلام کا وہ اسلئے خوبصورتی کلام کے آتا ہی اور معنی مین اسکا کچھ دخل نہین ہی جیسے گفتا و رفتا یعنی گفت و رفت دوسرا الف ندا وہ ہی کہ بعد منادی یعنی پکارے گئے کے آتا ہی جیسے کریما و خدایا یعنی اے کریم و اے خدا تیسرا الف ندبہ صوت یعنی آواز درا زادر وہ الف معنی درد و غم کے ظاہر کرتا ہی اور تاسف کی جگہ بھی لاتے ہین جیسے واحسرتا و واندا استا اور کبھی خوشی کی جگہ بھی آتا ہی مگر نادرات سے جیسے مبارک بادا و بیدار بادا چوتھا الف فاعلیت اور وہ معنی فاعل کے دیتا ہی جیسے گویا و جویا و بینا و دانا یعنی کہنے والا ڈھونڈھنے دیکھنے والا و جاننے والا ہی اور یہ الف فارسی مین بعد صیغہ امر کے آتا ہی پانچوان الف مبالغہ وہ معنی زیادہ کے دیتا ہی جیسے بسا و خوشا یعنی بسیار و خوشتر چھٹا الف مصدر جیسے فراخا و ژرفا یعنی فراخ بودن و ژرف بودن حرف با کے معنی لغت مین

مدد یا حجامت کرنے والے کے ہین آور فارسی مین کبھی معنی پر آتا ہی اور پہلے سے بدلتا ہی
جیسے تپ و تب و بادشاہ و پادشاہ و شاپور و شابور و پرده و برده و کبھی واو سے بدل
جاتا ہی جیسے آب و آو و خواب و خواو و نبرد و نورد و گیارہ طور پر اول لفظون کے اور
طرح پر درمیان دو اسم کے آتا ہی زائد و ظرف و علویت و مصاحبت و قسمیہ و علت
و تشبیہ و الصاق و استعانت و قربیت و مفعول و انتہا و ابتدا پہلی باے زائد
وہ ہی کہ لفظ کے آتی ہی اور معنی مین دخل نہین دیتی ہی اسکی چار قسم ہی قسم اول وہ ہی
کہ قبل صیغۂ ماضی و مضارع و امر کے آتی ہی اگر حرف اول صیغون کا بالکسر یا بالفتح ہو بے کو مکسور
پڑھینگے جیسے برفت و برو و اگر مضموم ہی بے کو مضموم پڑھینگے جیسے بگفت و بگو
قسم دوسری وہ ہی کہ اول اُس اسم کے کہ بعد اُسکے لفظ در یا لفظ با کا ہو مفتوح پڑھی جاویگی
جیسے بدریا در منافع بیشمار ست یعنی در دریا منافع بسیار است قسم تیسری وہ ہی
کہ بعد تا سے انتہا قبل اسم یا فعل کے بالفتح آوے زائد ہی جیسے از مشرق تا بمغرب و از روم
تا بہند قسم چوتھی جیسے بجز و بغیر و بجہت مین دوسری باے ظرفیت اور وہ معنی بیچ کے پیدا کرتی
جیسے بخانہ او رفتم یعنی بیچ گھر اُسکے کے گیا مین تیسری باے علویت وہ معنی اوپر کے
دیتی ہی جیسے بر وسے یا رنگاہ کردم چوتھی باے مصاحبت وہ ساتھ کے معنی دیتی ہی
جیسے بفلان رفتم یعنی ساتھ فلانے کے گیا مین پانچوین باے قسمیہ وہ سوگند کے معنی
دیتی ہی جیسے بخداے کریم یعنی قسم ہی خداے کریم کی چھٹے باے علت وہ معنی براے کے
دیتی ہی جیسے بدیدار شما آمدم یعنی واسطے دیکھنے تمہارے کے آیا مین ساتوین باے
تشبیہ کہ بعد مشبہ و قبل مشبہ بہ کے آتی ہی جیسے مصرع بیچیدن افعی بکمندت ماند یعنی لیٹنا
سانپ کا مانند کمند تیری کے دکھائی دیتا ہی آٹھوین باے الصاق وہ فعل یا اسم کو آپس مین
ربط دیتی ہی اور معنی از کے پیدا کرتی ہی جیسے مصرع گنہ بیند و پرده بپوشد بحلم یعنی حلم سے
پرده چھپاتا ہی نوین باے استعانت یعنی مددگی اور وہ عربی مین اکثر آتی ہی جیسے
بالنون والصاد یعنی برکت ان سورتون کے دسوین باے قربیت کی جیسے اسپ بما رسید
یعنی گھوڑا نزدیک ہمارے پہونچا گیارھوین باے مفعول جیسے فلان بفلان گنج بخشید یعنی

فلانے نے فلانے کو خزانہ بخشا اور کو علامت مفعول کی ہی بارھوین بے انتہا وہ
درمیان دو اسم کے کہ ایک قسم کے نہ ہون آتی ہی جیسے از مشرق تا بمغرب رفتم یعنی مشرق
سے مغرب تک گیا ہون تیرھوین بے ربط وہ درمیان دو اسم ایک جنس کے آتی ہی
حرف تا جیسے دست بدست و قدم بقدم و سر بسر علی ہذا القیاس حرف تا کے معنی
لغت مین خاک نرم و عدد کے ہین اور اول ہین واسطے خطاب واحد حاضر کے مضموم
آتی ہی جو کہ کلمہ دو حرف سے کم نہین ہوتا ہی اسواسطے واو معدولہ کو اسکے آخر مین ملحق
کرتے ہین جیسے تو اور جسوقت رائے مفعول یا رائے اضافت ساتھ اسکے ملاتے ہین
سو واو معدولہ کو گرا دیتے ہین جیسے ترا اور جسوقت لفظ است کو ساتھ اسکے ملا
کرتے ہین تو واو اور الف کو گرا دیتے ہین جیسے تست اور جبکہ آخر اسم و فعل کے واسطے
تغییر اضافت کے واقع ہوتی ہی معنی تو کے دیتی ہی اور کبھی آخر اسم کے معنی ترا کے بھی دیتی ہی
جیسے شاہ اسپت بخشید یعنی شاہ اسپ ترا بخشید اور کبھی آخر اسم کے معنی خود کے دیتی ہی
حرف ثا جیسے کتاب پسرت را بدہ یعنی پسر خود را بدہ حرف ثا کے معنی لغت مین قطرہ کے ہین
اور یہ حرف خاص زبان عربی کا ہی چنانچہ اسکا حال اوپر گذر چکا اور فارسی مین مستعمل
حرف جیم نہین ہی حرف جیم کے معنی لغت مین شتر مست کے ہین اور حرف تا سے کبھی بدلتا ہی
جیسے تاراج و تارات اور کبھی زے سے بدلتا ہی جیسے کج دم اور کژدم اور کبھی یے سے
بدلتا ہی جیسے زوجہ و روزہ کہ معنی الگنی کے ہی اور کبھی شین سے بدلتا ہی جیسے کاج
اور کاش اور کبھی گاف سے بدلتا ہی جیسے آغشیج و آغشیگ حرف چے
حرف چی بیچ فارسی کے ابتدائے کلمہ مین واسطے استفہام کے واقع ہوتی ہی جو کہ کلمہ دو حرف سے
کم نہین ہی اسواسطے ہائے مختفی بیچ آخر اسکے زیادہ کرتے ہین جیسے چہ اور وہ آٹھ قسم پر ہی
چہ استفہام و چہ نفی و چہ مساوات و چہ تحقیر و چہ تعظیم و چہ تحسر و چہ نہی و چہ مبالغہ
اول استفہام جیسے چہ میکنی یعنی کیا کرتا ہی دوسرے استفہام نفی جیسے فلان
چہ میداند یعنی کچھ نہین جانتا ہی تیسرے مساوات مثلاً چہ بر تخت مردن چہ بر روے خاک
یعنی برابر ہی خاک و تخت پر مرنا چوتھے تحقیر مثلاً فلان چہ قابل ست یعنی نا قابل ہی پانچوین تعظیم مثلاً

فلان چہ مردم است یعنی مردم بزرگ ہی جیسے تحسر مثلاً ای فلک بر من چہ کردی یعنی افسوس کچھ نکیا تو نے ساتوین نہی مثلاً چہ غوغا می کنی یعنی مت شور کرو آٹھوین مبالغہ چنانچہ فلان چہ خوش مینویسد یعنی بہت اچھا لکھتا ہی اور جسوقت ابتدا مین واسطے شرط و ادات تشبیہ کے مضموم آتی ہی بجاے ہا کے واو معدولہ ملاتے ہین جیسے چو اور جسوقت نون غنہ آخر اسکے زیادہ کرتے ہین تو واو معدولہ کو معروف پڑھتے ہین جیسے چون اور کبھی واو چون کو دور کرتے لفظ آن و این کو آخر اسکے لاتے ہین اور حرکت ضمہ جیم کو بحال رکھتے ہین مثلاً چنان اور چنین اور کبھی بعد چنان کے لفظ چہ کو زیادہ کرتے ہین جیسے چنانچہ اور یہ لفظ واسطے تمثیل کے آتا ہی اور کبھی واسطے غیر تعین تعداد کے ابتدا مین مفتوح آتا ہی تو نون ساکن و دال موقوف اسکے آخر زیادہ کرتے ہین مثلاً چند اور کبھی آن و این بھی آخر اسکے زیادہ کرتے ہین جیسے ہر چہ اور کبھی چہ کو اسکے ساتھ بھی لاتے ہین مثلاً چرا چونکہ لفظ است واسطے اثبات فعل بنایا گیا ہی آخر مین اسکے لاوین اور ہاے مختفی کو دور کرین اور الف کو با سے بدل کرین مثلاً چیست اور کبھی ساتھ شین معجمہ کے بدل جاتا ہی چنانچہ کاچی و کاشی بمعنی پیالہ اور کبھی ساتھ جیم کے بدلتا ہی جیسے دیباچہ و دیباجہ حرف حا کے معنی لغت مین زن تیز زبان ہین اور یہ حرف عربی کا ہی فارسی مین نہین آتا حرف خا کے معنی لغت مین بال گردن ہین اور صیغہ مضارع و امر و نہی وغیرہ مین حرف زا و سین و شین سے بدلتا ہی مثلاً آویختن و شناختن و فروختن سے آویزد و شناسد و فروشد ہی اور کبھی ابتدا مین ہاے ہوز سے بدلتا ہی مانند خاک و ہاک کے و خجیر و ہجیر بمعنی خوب و پسندیدہ کے اور کبھی آخر مین ساتھ غین کے بدلتا ہی جیسے شیخ و سیغ بالفتح بمعنی نیزہ و تاج و تلغ بمعنی درخت خشک کے حرف دال کے معنی لغت مین موٹی عورت کے ہین اور حرف تا سے بدلتی ہی مثلاً زرد و زرت بمعنی غلہ جوار کے ہی و سواد و سواتا بمعنی سرخاب جی باد و بات اور کبھی ذال معجمہ سے بدلتی ہی جیسے ورد بمعنی آتش کے حرف ذال کے معنی لغت مین بانگ مرغ کے ہین یہ حرف اگر بعد حروف صحیح علت کے ساکن ہو وے دال ہی و الا ذال جیسے استاد حرف را کے معنی لغت مین مرد صاحب کینہ کے ہین اور حرف لام سے

ردیف حا

ردیف خا

ردیف دال

بدلتی ہے خواہ اول ہو خواہ آخر خواہ درمیان میں جیسے روخ و لوخ بضم بمعنی گھانس
بوریا بننے کی اور اروند و الوند نام پہاڑ اور چنار اور چنان نام درخت اور کاچار و کالچا
بمعنی اسباب خانہ اور لفظ ہندی میں بھی بدلتا ہے جیسے ڈال و ڈار ڈاری و ڈالی سار
سال گالی و گاری ہوری دہولی و تہالی و تھاری حرف زا کے معنی لغت میں عورت
بدمزاج و مرد بسیار خوار کے ہیں اور جیم سے بدلتی ہے جیسے پوزہ و پوجہ بمعنی بچہ مرغ اور روز
و روج و پانزدہ و پانجدہ و ہنزدہ و ہجدہ اور کبھی سین سے جیسے ایاز و ایاس
آنکس و آنکز اور کبھی غین سے مثل گریز و گریغ حرف سین کے معنی لغت میں خوچہ
ہیں اور صیغہ امر و مضارع و حال میں ہاے ہوز سے بدلتا ہے جیسے کاہد و می کاہد
بکاہ کاستن سے اور کبھی ناے معجمہ سے جیسے خیزد و میخیزد و بخیز خاستن سے اور کبھی نون
جیسے بند دو می بندد و بہ بند بستن سے اور کبھی یا سے جیسے بیارا ید و می آراید و بیاراے
آراستن سے اور کبھی شین سے بدلتا ہے جیسے کستی و کشتی بضم بمعنی زنار و فرستہ و فرشتہ
بمعنی بھیجا گیا اور کبھی چے سے مانند فروس و فروچ بمعنی مرغ کے حرف شین کے
معنی لغت میں مرد ڈرنے والے کے ہیں اور صیغہاے افعال مصادر میں حرف را سے
بدلتا ہے جیسے گذرد و می گذرد و بگذر گذشتن سے و دارد و داشتن سے و بردارد برداشتن سے
و گذار گذاشتن سے و نگار نگاشتن سے اور کبھی جیم سے آخر لفظوں کے بدلتا ہے
کاج و کاش بمعنی تاسف اور کبھی آخر لفظوں کے تین قسم پر آتا ہے اول شین ضمیر اضافت
اور وہ بھی دو قسم پر ہے قسم پہلی متصل مضاف وہ لفظ قبل اپنے کو مضاف کرتا ہے جیسے
دستش گرفتم و بگوشش گفتم یعنی ہاتھ اُسکا پکڑا اور بیچ کان اُسکے کہا قسم دوسری منفصل
مضاف وہ لفظ مابعد اپنے کو مضاف کرتا ہے جیسے گہی سگ نیکش از دیدہ پاک یعنی کبھی آب دیدہ اُسکے سے پاک کرتا ہے
قسم دوسری شین ضمیر مفعول کہ بعد اسم کے آتا ہے اور معنی اوراکے دیتا ہے چنانچہ شناسیش
ببخشید قسم تیسری شین مصدر اور آخر صیغہ امر کے آتا ہے اور حرف قبل اپنے کو
کسرہ دیتا ہے جیسے نگارش و سپارش و گذارش وغیرہ حرف صاد کے
معنی لغت میں لوٹنا جانور کا ہے میں ہے حرف صاد کے معنی لغت میں اُس

آواز کے ہین کہ مرغ بین کو دیکھ کر مرغ آواز دیتا ہے وہم بمعنی دشمنی کے حرف حا کے
حرف خا و حرف ظا و حرف عین و حرف غین
معنی لغت مین مرد حرص کرنے والے کے ہین حرف خا کے معنی لغت مین بڑی چھاتیون والی
عورت کے ہین حرف عین کے معنی لغت مین ناف شتر و چشم و چشمہ و نقش و جاسوس
و مال نقد و چچا و ماموں و آفتاب و ترازو و دینار و نگہبان و قلعہ و کوہان شتر ظاہر و ابر
قبلہ خیز و برسات کی جھڑی و برگزیدہ وغیرہ کے ہین یہ چارون حرف بھی عربی کے ہین مگر
استادان فارسی نے بعضے ان حرفون کو بیچ مصدر فارسی کے جائز رکھا ہے جیسے طپیدن
و طلبیدن و طرازیدن و رقصیدن انکو تفریس کہتے ہین حرف غین کے معنی لغت مین ابر
سیاہ کے ہین اور حرف گاف سے بدلتا ہے چنانچہ لغام و لگام و نغاہ و نگاہ و مغول و مگول بمعنی
پشمینہ اور کبھی قاف سے بدلتا ہے مانند ایاغ و ایاق بمعنی پیالہ و دماغ و دماق بمعنی مغز
اور کبھی آخر لفظ کے زیادہ بھی آتا ہے جیسے گیا و گیاغ بمعنی گھانس کے و چرا و چراغ بمعنی چرنے کے حرف فا کے
حرف فا
معنی لغت مین بھنور دریا کے ہین اور صیغہ مضارع و حال و نہی مین حرف با سے بدلتا ہے
جیسے یابد و می یابد و میاب یا فتن سے اور کبھی حرف پے سے بدلتا ہے جیسے فیل و پیل و سفید و سپید
حرف قاف
حرف قاف کے معنی لغت مین مرد آسودہ کے ہین اور فارسی مین یہ حرف نہین آتا ہے
اور اگر کہین پایا جاوے تو چاہیے جاننا کہ اصل اسکی غین یا گاف ہوگی جیسے قالیچہ و
قلندر و سمرقند و خانقاہ کہ اصل مین غالیچہ و غلندر و سمرگند و خانگاہ تھا حرف
حرف کاف
کاف کے معنی لغت مین مرد غصہ ناک کے ہین اور اول لفظ کے جبکہ مکسور آتا ہے کوہ یا
مخفی آخر مین اسکی واسطے ظاہر ہونے حرکت کے ملاتے ہین جیسے کہ اور اسکی چھ قسم ہے
اول کاف تفسیر وہ واسطے بیان کے آتا ہے جیسے ع عزیزے کہ از درگہش سر بتافت یعنی جس
عزیز نے کہ سر درگاہ تیری سے پھیرا دوسرا کاف علت کا وہ بمعنی واسطے کے دیتا ہے جیسے
فلان را زدم کہ مفسد بود یعنی فلانے کو مارا اسواسطے کہ مفسد تھا تیسرا کاف استفہام وہ
واسطے طلب دریافت کے آتا ہے اور معنی کون کے دیتا ہے جیسے این کہ آمد یعنی یہ کون آیا
چوتھا کاف استفہام نفی وہ ہے کہ دریافت کرکے نفی کرے جیسے گلستان مین سعدی
فرماتے ہین ای پسر کوتاہ خردمند بہ کہ نادان بلند یعنی نادان بلند بہتر نہین ہے کوتاہ عقلمند

بہتر ہی پانچوان کاف مبالغہ وہ معنی بلکہ کے دیتا ہی واسطے زیادتی صفت کے شعر بہر جا سے
مرکب توان تاختن ✽ کہ جاہا سپر باید انداختن ✽ یعنی ہر جگہ گھوڑا نہ چاہیے دوڑانا
بلکہ بعضی جا سپر چاہیے ڈالنا ✽ چھٹا کاف مفاجات وہ معنی ناگاہ کے دیتا ہی
مصرع گر مرغ کباب ست کہ با بال و پر آید ✽ یعنی اگر مرغ کباب ہی ناگاہ بال و پر
آوے اور تین کاف آخر لفظ کے آتے ہین اول کاف تحقیر و تصغیر وہ معنی حقارت
یا چھوٹے پن کے دیتا ہی جیسے مردک و دخترک یعنی مرد حقیر و دختر خورد دوسرے
کاف ترحم جیسے پسرک و طفلک تیسرے کاف زائد جیسے زلو و زلوک یعنی جونک کے
اور کبھی لفظ است کے ساتھ ملحق کرتے ہین استفہام کی جگہ اور الف و ہاے مختفی
کو دور کرتے ہین جیسے کیست اور کبھی راے مفعول و اضافت کو ملاتے ہین
جیسے کرا اور کبھی حرف خا سے بدلتا ہی جیسے شاماکچہ و شاماخچہ یعنی انگیا کے
حرف لام کے معنی شتر اور دنبالہ سرمہ کے ہین اور حرف غا سے بھی
بدلتا ہی کہ بیان اسکا حرف کی بحث مین گذرا حرف میم کے معنی لغت مین شراب کے
ہین اور صیغہ امر کے اول آتا ہی اسکو میم نہی کا کہتے ہین جیسے مرو و مگو رفتن
و گفتن سے اور لفظ عربی مین اول آتا ہی اور معنی ظرف کے دیتا ہی جیسے مظہر و
مرجع و مطلع یعنی جاے ظہور و جاے رجوع و جاے طلوع وغیرہ اور آخر الفاظ
فارسی کے پانچ قسم پر آتا ہی اول میم متکلم جیسے کردم و ستانم و خواہم کرد دوسرا میم اضافت
وہ بعد مضارع کے واسطے بنانے اضافت کے آتا ہی اور معنی میرے کے دیتا ہی جیسے دستم بگیر
یعنی دست میرا پکڑ تیسرا میم مفعول وہ معنی مجھ کو اسکے دیتا ہی جیسے خدایا بر کار خیرم دار
یعنی بر خیر مرا بردار چوتھا میم تعین تعداد جیسے یکم و دوم و سیوم و چہارم و پنجم وغیرہ پانچوان
میم اثبات فعل وہ معنی ہستم کے دیتا ہی جیسے بیمارم و ناچارم یعنی بیمار ہستم و ناچار ہستم
حرف نون کے معنی لغت مین بڑی مچھلی کے ہین اور کلمے کے اول معنی نفی کے آتا ہی اور کلمہ
ترکیب نہین ہوتا ہی تو ہاے مختفی یا یاے تحتانی اسکے آخر مین زیادہ کرتے ہین جیسے نہ
و نی و نا اور کبھی لفظ است ساتھ اسکے ملاتے ہین اور ہاے مختفی کو گرا دیتے ہین

اور الف کو یا سے بدلتے ہین چنانچہ نیست مگر نون نفی اور تین قسم کے آتا ہی اول متصل الفعل
جیسے نکرد و نمیکنند وغیرہ دوسرا منفصل الفعل جیسے نہ بر آسمان و نہ زیر
زمین تیسرا نون نفی اثبات یعنی اول نفی کرے اور بعدہ اثبات کرے جیسے نہ بار بار
منع کردہ ام کہ این کار مکن یعنی منع کیا ہی حرف واو کے معنی لغت مین کوہان شتر
ہین اور سات طریقہ پر آتا ہی اول واو معروف وہ ہی کہ اوسپر ضمہ ہوا اور پڑھنے مین خوب
ظاہر پڑھا جاوے جیسے واو معروف و مشہور کا دوسرا مجہول کہ ضمہ اسکا خوبی
پڑھا نجاوے مانند ہوش و گوش کے اور متقدمین نے اکثر قافیہ واو معروف
و مجہول کا کیا ہی تیسرا واو عطف کہ درمیان دو فعل یا دو اسم کے واقع ہوا اور معنی
اور کے دیوے جیسے گفت و رفت و خورد و خفت چوتھا واو معدولہ اور وہ بعد
حرف تا و دال و چے کے آتا ہی چنانچہ تو و دو و چو پانچوان واو اشمام ضمہ کہ قبل اسکے
حرف خا مفتوحہ اور بعد اسکے الف ہو جیسے خواہد و میخواہد و بخواہ و خواب و خواجہ
چھٹا واو تصغیر کا کہ آخر اسم کے معنی خردیت کے پیدا کرے جیسے پسرو
حرف ہا کے معنی لغت مین اُس تپانچہ کے ہین کہ لڑکے کے منھ پر مارتے ہین اور اسکی
دو قسم ہی اول ہاے ملفوظی کہ بولنے مین ظاہر ہو جیسے ماہ و راہ و گناہ و گواہ وغیرہ
دوسرے ہاے مختفی کہ بولنے مین خوب ظاہر نہو جیسے نامہ و خامہ وغیرہ اور اسکی چھہ
قسم ہین قسم اول ہاے مختفی لیاقت آخر لفظ کے آتی ہی جیسے شاہانہ و سپاہانہ و مردانہ
و زنانہ یعنی لائق شاہ و لائق سپاہ وغیرہ قسم دوسری ہاے اسمیت کہ آخر کلمہ کے
بطریق جوہر کلمہ کے آتی ہی اور کچھ معنی نہین دیتی ہی جیسے سایہ و پایہ و پیالہ قسم
تیسری ہاے مختفی نسبت کہ واسطے نسبت کے آوے جیسے شاہنامہ و سکندرنامہ
یعنی نسبت نام سکندر و نسبت نام شاہ قسم چوتھی ہاے فعلیت وہ ہی کہ جو ہر کلمہ افعال کی
ہو جیسے خندہ و گریہ وغیرہ قسم پانچوین ہاے مفعول وہ آخر صیغہ ماضی مطلق کے آتی ہی
جیسے گفتہ و رفتہ و نشستہ قسم چھٹی ہاے فعلیت وہ ہی کہ واسطے فاعلیت کے
آوے جیسے روندہ و گوئندہ و جوئندہ اور اگر آخر نامون ذی حیات کے ہاے

حرف واو

حرف ہا

مختفی ہو اگر اسکو الف و نون سے جمع کریں تو ہاے مختفی کو کاف سے بدل دیوین جیسے بندگان
و زندگان و روندگان و اگر غیر ذوی حیات کے اسم مین ہاے مختفی ہوگی اسکو اگر ہاے
و الف سے جمع کرینگے تو ہا کو حذف نہین کرینگے جیسے جامہا و خامہا اور اگر اقتباس و
عرب کے تا و الف کے ساتھ جمع کرینگے تو ہاے کو جیم سے بدل دیوینگے جیسے نوشتجات
و کارخانجات اور اگر ہاے معروف مصدری آخر لفظ کے زیادہ کرینگے تو ہا کو کاف سے
بدل دیوینگے جیسے بندگی و گوئندگی اور کبھی ہاے تحسین کلام کے واسطے کبھی آتی ہی
اور معنی کچھ نہین دیتی ہی جیسے فلان رفتہ و آنچہ خوردہ واقع ہو کہ ہمزہ معروف کی عربی مین
کچھ صورت مقرر نہین مگر کبھی حرف واو و حرف الف و حرف یا سے بدلتا ہی اور کبھی حرف کے
ساتھ ملتا بھی نہین ہی اور آخر جس لفظ کے کہ ہاے مختفی ہو وسکے واسطے ظاہر کرنے اضافت کے
آتا ہی تین قسم پر ہی اول اضافت بیانی جیسے خندۂ معشوق و گریۂ عاشق خندہ و گریہ مضاف
معشوق و عاشق مضاف الیہ دوسری اضافت موصوفی جیسے جامۂ زرین و خامۂ رنگین تیسری اضافت
تشبیہی جیسے جامۂ رضا و خامۂ قضا یعنی رضا کہ مانند جامہ کے ہی اور قضا کہ مانند خامہ کے ہی اور
کبھی واسطے اظہار یاے وحدت کے آتا ہی جیسے اینٹہ پر خشت نیست یعنی ایک اینٹ بھی خشت
مین نہین ہی اور کبھی واسطے اظہار یاے اثبات کے آتا ہی اور معنی ہستی کے دیتا ہی جیسے
دیوانہ یعنی دیوانہ ہستی اور کبھی یاے مضمر کی جگہ آتا ہی جیسے بندۂ کہ در بندگی مقبول است
یعنی بندہ ہی جو کہ بندگی مین قبول ہی **حرف یا** کے معنی لغت مین دودھ باقی رہے ہوے
پستان کے ہین اور اٹھارہ قسم پر آتی ہی اول یاے معروف کہ پڑھنے مین ظاہر ہو
جیسے امیر و فقیر و تیر و پیر دوسرے یاے مجہول کہ پڑھنے مین ظاہر نہو جیسے پیش و بیش
و میخ و میخ و شیر و سیر تیسرے یاے وحدت بعد اسم کے آتی ہی اور ایک کے معنی
دیتی ہی جیسے امیرے و فقیرے چوتھے یاے نسبت وہ ہی کہ بعد اسم کے آتی ہی جیسے
زبان پارسی و کلام عربی و ہندوستانی و خراسانی اور اگر کلمہ کے آخر مین ہاے
مختفی ہو اسکو دور کرینگے جیسے مکی و مدنی پانچوین یاے مصدری وہ بعد اسم فاعل
ترکیبی کے آتی ہی جیسے دلجوئی و عیب گوئی و فیض بخشی یعنی دل جستن و عیب گفتن و بخشیدن

یاے خطاب واحد حاضر وہ بعد افعال کے آتی ہی اور معنی تو کے دیتی ہی جیسے کردی تو کردہ بودی ومی کنی ساتوین یاے تنکیری کہ واسطے غیر معین کے آتی ہی جیسے گفت یعنی نام اسکا معین نہین ہی آٹھوین یاے فاعلیت جیسے جنگی و جبلی نوین یاے ضمیر جیسے مرد اور پر ایعنی آن مرد اور را دسوین یاے تعظیم بعد اسم کے آتی ہی اور عزت کے معنی دیتی ہی جیسے فلانے مردیست یعنی مرد بزرگ ہی گیارھوین یاے لیاقت کہ بعد مصدر کے آتی ہی جیسے این کار کردنی است یعنی لائق کرنے کے ہی بارھوین یاے متکلم بعد اسم کے آتی ہی اور معنی من کے دیتی ہی جیسے مشفقی و کرمی و قبلہ گاہی تیرھوین یاے استمراری بعد صیغہ ماضی مطلق کے آتی ہی جیسے کردی و کردمی و گفتی و گفتمی چودھوین یاے زائد جیسے مصرع ز بیم تخت زبین زہم خامے ❊ پندرھوین یاے فعلیت بعد اس لفظ کے کہ آخر اسکے ہاے مختفی ہو آتی ہی اور ہا اور گاف سے بدل جاتی ہی جیسے بندگی و زندگی و تشنگی و گویندگی اور کبھی آخر اس لفظ صفت کے کہ بعد موصوف آوے معنی فاعل کے دیتی ہی جیسے روشنی و درستی سولھوین یاے متکلم مع الغیر وہ ہی کہ بعد صیغہ جمع متکلم کے آتی ہی جیسے گوییم و گفتیم سترھوین یاے اضافت آخر اس لفظ کے آتی ہی کہ الف و یا واو ساکن ہو ان پیچ حالت اضافت کے آتی ہی جیسے ثناے خدا و وفاے عاشق اٹھارھوین یاے ندا بعد اسم منادی کے آتی ہی اور معنی یا دیتی ہی جیسے مصرع الٰہی غنچہ امید بکشا ❊ یعنی اے اللہ غنچہ امید کا کھلا اور اے ندا کا

فارسی مین خاص نام اللہ کے واسطے آتا ہی

برگ دوم حروف مرکب مین

واضح ہو کہ یہ حروف مرکب بسبب شراکت کلمون کے اور کئی معنی کے آتے ہین جو اس نسخہ فارسیہ مین یہ حروف کم تھے اسواسطے اور کتابون سے یعنی جواہر الحروف و مصدر فیوض و مخزن الفوائد و غیاث اللغات و رسالہ عبد الواسع سے اخذ کرکے درج کیے اگر کسی صاحب کو کسی جا پر شک واقع ہو ان نسخون سے رفع اشتباہ کرلین کلمہ با خاص حروف مفرد کے کئی معنی رکھتا ہی اول معیت یعنی ہمراہی جیسے آمدم بازید دوسرا اطلاق

مصرع نو بستاو با او بیسے گنج و بال ❊ تیسرا سبب مصرع چو من بار کا بی کہ بر دا شستم یعنی مین
بسبب ایک پیالہ شراب کہ اختیار کر دم چوتھا مقابلہ مصرع عقابی کہ با پشہ گیر بستیز یعنی
مقابل پشہ کے لڑائی پکڑے پانچوان عوض مصرع فرہاد کوہ عمر را با جان شیرین فروختہ یعنی با وجود
جیسے با آنکہ ساتوان عطف مصرع پری چہرہ با آن پری پیکران ❊ یعنی پری چہرہ اک پری
پیکران آٹھوان استعانت مصرع با صیقل ہمہ چون عکس آئینہ ❊ یعنی بمدد صیقل نویمہ
نوان با معنی در کے جیسے با خانہ آمدم یعنی در خانہ آمدم دسوان بمعنی از جیسے مصرع بیچ بیچیا
تراست زلف تو با گفتہاے من ❊ یعنی از گفتہاے من ماخوذہ جواہر الحروف کلمہ بار
معنی در جیسے شمشیر بار نیام نشد یعنی در نیام نشد دیگر بمعنی من بعد جیسے بار نگو یعنی
دیگر بار نگو ماخوذہ جواہر الحروف کلمہ بر الصاق جیسے دوش بر دوش و کمر بر کمر و پوست
بر پوست و زبان بر زبان دیگر بمعنی طرف کے جیسے مصرع نہ بے روشنی غضب بابد برآب یعنی
یعنی طرف آب کے دیگر مخصوص مصرع فقر جامہ ایست کہ بر قد من بریدہ خدا است ❊ یعنی
خاص بر قد من بریدہ است دیگر زائد بھی آتا ہی اور بمعنی میوہ درخت اور سینہ اور آغوش اور
بغل اور زان جوان اور پستان زن جوان اور بیابان کے ہین ماخوذہ جواہر الحروف
کلمہ از بمعنی ابتدا و علت تجرید و برا سے جیسے مصرع گلچینان باغش فصل خزاد ❊
یعنی براے گلچینان اور بمعنی بعضے مثال مصرع یکے را تپ آمد ز صاحب دلان ❊ اور بیانیہ
مثال مصرع نگرش ز پیکان و باران ز تیغ ❊ اور بمعنی را کے آتا ہی جیسے مصرع
ز دولت بنیکی کن یاد با ❊ یعنی دولت را براے امورات نیکی یاد بکنید و بمعنی در کے
آتا ہی مثال مصرع کہ ہم از چہل روز گرد تمام ❊ یعنی در چہل روز تمام گردد اور بمعنی بر کے آتا ہی
مثال مصرع عروس ہبا ز افشاند از بر ش ❊ یعنی بر بالاے او اور بمعنی مع مثال مصرع
و لبستگی از سنبل گلپوش تو وارہ ❊ یعنی با سنبل گل اور زائد بھی آتا ہی جیسے از براے
و از پسکہ و از ناگاہ وغیرہ ماخوذہ غیاث اللغات کلمہ در بمعنی ظرف جیسے در خانہ اور
بمعنی طرف مثال چون کنم در تو نگاہ یعنی طرف تیرے نگاہ اور بمعنی پیش مثلاً مصرع
زمین گشت در آسمان روسیاہ ❊ یعنی زمین پیش آسمان کے روسیاہ ہوئی اور

بمعنی قریب مثلاً مصرع در تو رسم گر برسانی مرا ٭ یعنی قریب تو رسم اگر رساند اور بمعنی تعیین
کلام کے مثلاً در خواستن و در رسیدن و در دادن اور بمعنی برآمدن مثلاً از عہدہ این درآید
یعنی از عہدہ این برآید اور بمعنی اتصال مثلاً شنا در شنا اور کثرت جیسے صحرا در صحرا لشکر در لشکر دشت در دشت فوج در فوج آمد
اور بمعنی ضرب حساب جیسے کہتے ہین کہ درین حساب یکین ماخوذہ جواہر الحروف کلمہ را بمعنی مفعول جیسے زید را زدم
اور بمعنی نشان اضافت جیسے زید را غلام اور بمعنی برائے جیسے خدا را ببخشا اور بمعنی از جیسے قضا را یعنی از قضا ماخوذ
مصدر فیوض کلمہ تا بمعنی ابتدا جیسے تا عشق آمد عقل رفت اور بمعنی انتہا جیسے از صبح
تا شام اور بمعنی مدام جیسے تا جہان باشد تو باشی اور بمعنی کہ جیسے بینم تا چہ پیش آید یعنی
بینم کہ چہ پیش آید اور بمعنی حتی جیسے آنقدر زدم تا شمشیر گلگون شود یعنی حتی کہ شمشیر گلگون
شود اور بمعنی زینہار جیسے چنان نویسم تا نپنداری کہ چیست یعنی ہرگز نپنداری اور بمعنی
بسبب جیسے مصرع از سنانش مئے بگو تا ترک ہشیاری کند ٭ یعنی بسبب مئے ترک ہشیاری کند
ماخوذہ مصدر فیوض و جواہر الحروف کلمہ دگر بمعنی شک جیسے گر آمدہ باشد بمعنی استثنا جیسے ہمہ یاران
آمدند مگر زید کلمہ اگر بمعنی شرط کے آتا ہے جیسے مصرع اگر شہ روز را گوید شب است این ٭
اور اسکا مخفف ار بھی شرط کے معنی مین آتا ہے جیسے مصرع در چشم وجود ار نہ ہم جاے
عدم را اور بجاے اسکے وار اور چون اور چو وغیرہ بھی آتے ہین کلمہ نا واسطے نفی مشتق و صفت کے
آتا ہے جیسے اسم فاعل و اسم مفعول و صفت مشبہ کے مثلاً نابالغ و نامسموع و ناخلف و ناعقل
و ناخردمند کلمہ بے واسطے نفی اسمون غیر مشتق و صفت کے آتا ہے جیسے اسم مصدر و اسم
جامد کے مثلاً بے شعور و بے ہنر و بے زر وغیرہ جو کہ عوام مین مشہور ہے کہ شخص نوکری پیشہ کو
کہ کسی جگہ نوکر نہ ہو بے نوکر کہتے ہین محض غلط ہے اسکو نا نوکر کہنا چاہیے اور بے نوکر
تو اسکو کہتے ہین کہ جسکے پاس کوئی نوکر نہو علے ہذا القیاس ماخوذہ غیاث اللغات

گل چوتھا اسم مرکب کے بیان مین

پوشیدہ نرہے کہ اسم فارسی مین آٹھ قسم پر آتا ہے اول اسم ذات وہ ہے کہ نام رکھتا ہے اور
جسم نہین رکھتا مثلاً خشم و غضب و عشق و حلم وغیرہ اسکا ذکر مفصل بیچ علم بیان کے نہال
اول و شاخ دوم مین آویگا دوسرا صفات وہ ہے کہ جسم مع روح ہو جیسے حیوان

و چرند و پرند و مور و مگس تیسرا اسم اعداد وہ ایک سے دس تک اور دس سے سو تک اور سو سے ہزار
تک کو علی ہذا القیاس کہتے ہین چوتھا اسم جمع وہ ہی کہ واحد حکم جمع اور جمع حکم واحد کا رکھے جیسے کہین
کہ فوج آئی ہی معلوم ہوا کہ فوج مین آدمی و اسپ و فیل و شتر وغیرہ ہونگے پس یہ اسم واحد
حکم جمع کا رکھتا ہی علی ہذا القیاس مثل جہان و عالم وغیرہ محاورہ مین مستعمل ہین پانچوان
اسم جنس وہ ہی کہ اوپر جزو کل کے اطلاق کرے جیسے قلم و دوات و اجناس و پارچہ و آلات
چھٹا اسم ظرف اگرچہ بمعنی حوصلہ کے آتا ہی جیسے تنک ظرف و کم ظرف اور عربی مین مانند
مسجد و مجلس و مطلع و مرجع کے ہی لیکن فارسی مین چھ قسم پر آتا ہی قسم اول دان جیسے
قلمدان و پاندان و جزودان قسم دوسری کدہ جیسے میکدہ و بتکدہ و آتشکدہ قسم تیسری
ستان جیسے گلستان و بوستان و نیستان و ادبستان قسم چوتھی زار جیسے گلزار و نمکزار
و لالہ زار قسم پانچوین گاہ جیسے خوابگاہ و آرامگاہ و رزمگاہ قسم چھٹی خانہ جیسے فیلخانہ و کارخانہ
قسم ساتوین اسم مصدر وہ بھی دو قسم پر ہی قسم اول مصدر اصلی کہ آخر اسکے دن یا تن ہو جیسے
آمدن و رفتن قسم دوسری اسم مصدر ترکیبی وہ کئی طریقہ پر ہی طریقہ اول صیغہ ماضی و امر
مشتق ایک ہی مصدر کے مل کے معنی مصدری دیوے جیسے گفتگو و جستجو طریقہ دوسرا دو صیغہ
ماضی مشتق دو مصدرون کے مل کے مصدر کے معنی دین جیسے آمد و رفت و نشست و برخاست
آٹھوان اسم فاعل وہ دو قسم پر ہی قسم اول اصلی کہ مصدر سے مشتق ہو جیسے گوینده
و رونده و خورنده قسم دوسری اسم فاعل ترکیبی وہ اوپر کئی طریقہ کے ہی طریقہ اول اسم صیغہ امر کے
ساتھ ترکیب پاتا ہی اور چار طرح کے معنی دیتا ہی طرح اول فاعل کے معنی دیتا ہو جیسے دستگیر
و پوزش پذیر یعنی ہاتھ کا پکڑنے والا اور عذر کا قبول کرنے والا طرح دوسری مفعول کے معنی
جیسے نازپرور یعنی پلا ہوا ناز کا طرح تیسری ظرف کے معنی جیسے دلنشین و جانشین
یعنی نشستہ دل و نشستہ جا طرح چوتھی آلہ کے معنی جیسے جاروب و قطزن یعنے آلہ روبیدن
و آلہ قطزدن طریقہ دوسرا گار جیسے خدمتگار و پرہیزگار طریقہ تیسرا گر اور ور جیسے ستمگر و سخنور
مگر ان دونون مین فرق یہ ہی کہ فاعل جس فعل مین دست قدرت رکھتا ہو یعنی اپنی طبیعت سے ایجاد کرے
وہان تو گر لاوینگے اور جہان فاعل کو عقل مین کچھ دخل نہو وہان ور لاوینگے آخر کلمہ کے

اور کبھی بسبب فصاحت یا کثرت استعمال کے واو کو ساکن اور حرف ماقبل اسکے کو مضموم
پڑھتے ہیں جیسے مزدور و رنجور کہ اصل میں مزدور اور رنجور تھا طریقہ چوتھا مند جیسے
دولتمند و خردمند طریقہ پانچواں گین جیسے شرمگین و اندوہگین اور کبھی آخر لفظ کے
فقط یاے ساکن و نون وقوف واسطے نسبت کے آتا ہے مگر اس صورت میں کہ منسوب الیہ
بیچ منسوب کے مشترک ہو جیسے کلاہ زرین و زمردین اور لیکن منسوب الیہ
بیچ منسوب کے اشتراک شدید رکھتا ہو جیسے دست نگارین و جامہ رنگین کہ جدا کرنا اسکا مشکل
ہو طریقہ چھٹا ناک جیسے ستمناک و غمناک طریقہ ساتواں الف آخر صیغہ امر کے جیسے گویا
و جویا طریقہ آٹھواں الف و نون آخر صیغہ امر کے جیسے تابان و درخشان طریقہ نواں اسم
یا ہم اسکے فاعل کے معنی دیں جیسے ماہ رخ اور نرگس چشم یعنی ایسی رخ دارندہ مانند ماہ کے اور
ایسی چشم دارندہ مانند نرگس کے طریقہ دسواں آر فاعل کے معنی دیتا ہے جیسے خریدار و فروختار
یعنی خریندہ و فروشندہ اور کبھی زائد بھی آتا ہے جیسے گفتار و دیدار یعنی گفت و دید نوان
اسم مرکب جیسے آسمان و دیوار و شمشیر و پادشاہ و دستور و بازار قسم اول آسمان کہ مرکب ہے
لفظ آس و مان مخفف مانند کا یعنی آس آسیا کو کہتے ہیں یعنی مانند آسیا کے پھرنے والا
قسم دوسری دیوار مرکب ہے دیو و ار کلمہ نسبت سے یعنی مانند دیو کے قسم تیسرے شمشیر کہ مرکب ہے
لفظ شم و شیر سے اور شم کے معنی ناخن اور شیر کے ہیں چونکہ تلوار بھی مانند ناخن شیر کے خم
خمیدہ ہوتی ہے اسواسطے اسکا نام شمشیر رکھا چوتھے پادشاہ پاد بمعنی تخت و شاہ بمعنی
مالک پس تخت مالک کو پادشاہ کہتے ہیں پانچویں دستور دست بمعنی گاڑی اور ور بمعنی صاحب
پس دستور یعنی صاحب گاڑی کو کہتے ہیں چھٹے بازار اصل میں آبازار تھا آبا بمعنی آبادی
اور زار کلمہ ظرف کا یعنی جاے فروختن اشیا کو آبازار کہتے تھے بسبب کثرت استعمال سے الف
ترک کیا اور بازار یعنی جاے خرید و فروخت عام کو کہتے ہیں **ترخیم** اسکو
کہتے ہیں کہ کلمہ کے اول یا آخر کے حرف کو گرا دیں جیسے شب کا شب اور کلاہ کا
کلہ امالہ وہ ہے کہ حرف علت واسطے ضرورت کے آپس میں بدل دیں جیسے کتاب کا
کتیب اور حساب کا حسیب اختصار اسکو کہتے ہیں کہ کلمہ کو مخفف کرلیں جیسے ماہ کا مہ

اور شاد کا شدہ کوہ کا کُہ و فراموش کا فرامش و خاموش کا خامش آتا ہے

باغ دوسرا علم نحو مین

علم نحو فارسی مین اُسکو کہتے ہین کہ ایک کلمہ کو دوسرے کلمہ کے ساتھ ایسی نسبت ہو کہ اُس سے سننے والے کو فائدہ تمام حاصل ہو جاوے لیس نسبت دینا ایک کلمہ کو دوسرے کلمہ کے ساتھ منحصر ہے اوپر معلوم کر لینے **فعل** و **فاعل** و **مفعول** کے چنانچہ ذکر فعل کا تو بیچ علم صرف کے گذر چکا مگر فعل سے فاعل اور مفعول کا دریافت کرنا بہت ضرور ہے کس واسطے کہ اکثر ترکیب مین بحث فعل ع فاعل کے ساتھ کیجاتی ہے پوشیدہ نہ رہے کہ فعل کے چھ صیغہ ہوتے ہین اور ہر صیغہ مین ایک ضمیر بھی ہوتی ہے تپس بموجب قاعدہ فارسی کے تین ضمیرین یعنی ضمیر غائب و ضمیر حاضر و ضمیر متکلم ہین اور اُنکو اگر جمع کریں تو چھ ضمیرین ہو جاتی ہین چنانچہ ضمیر واحد غائب **او** کہ اُسکو مستتر یعنی پوشیدہ کہتے ہین اور ضمیر جمع غائب **اند** اور ضمیر واحد حاضر **اي** اور ضمیر جمع حاضر **اید** اور ضمیر واحد متکلم **ام** اور ضمیر جمع متکلم **ایم** ہے اور یہ تین قسم پر آتی ہے **مرفوع** اور **منصوب** اور **مجرور** مرفوع ضمیر فاعل کی ہے اور منصوب ضمیر مفعول کی ہے اور مجرور مضاف الیہ کی ہے اور یہ تینون قسمین دو طرح پر آتی ہین **متصل** اور **منفصل** متصل وہ ہے کہ کسی کلمہ سے ملی ہو اور منفصل بذات خود علیحدہ ہو مگر یاد رہے کہ ضمیر منصوب و مجرور ہرگز فاعل نہ ہو گی اور حال اس جدول سے بخوبی معلوم ہوگا

قسمیں	نام ضمائر	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
متصل	مرفوع	د سازد	ند سازند	ی سازی	ید سازید	م سازم	یم سازیم
	منصوب	ش دہندش	شان دہندشان	ت دہندت	تان دہندتان	م دہندم	مان دہندمان
	مجرور	ش غلامش	شان غلامشان	ت غلامت	تان غلامتان	م غلامم	مان غلامان
منفصل	مرفوع	او اوی آن آمد او	اوشان ایشان آنہا آمدند اوشان	تو آمدی تو	شما آمدید شما	من آمدم من	ما آمدیم ما
	منصوب	اورا اویرا آنرا دیدند اورا	اوشانرا دیدند اوشانرا	ترا دیدند ترا	شمارا دیدند شمارا	مرا دیدند مرا	مارا دیدند مارا
	مجرور	او وی آن غلام او	اوشان غلام اوشان	تو غلام تو	شما غلام شما	من غلام من	ما غلام ما

اور بعد اسم کے ضمیر واحد غائب متصل کی جگہ لفظ است کا بھی لاتے ہین جیسے زید نیک است
اب معلوم کرنا چاہیے کہ سبب ان ضمیرون کے یہ چھون صیغہ فعل با فاعل ہین مگر فاعل چارون
صیغہ فعل حاضر و متکلم کے ظاہر ہین اور غائب کے دونون فعلون کے فاعل پوشیدہ ہین اور ان ضمیرون کو
فاعل بواسطے کہتے ہین کہ یہ بتاتی ہین اُس فعل کے فاعل اصلی کو جیسے زید آمد یعنی زید فاعل اور آمد فعل
اور او ضمیر مستتر پھرتی ہے طرف زید کے پس ضمیر جسکی طرف پھرے اُسکو مرجع اُس ضمیر کا کہتے ہین اور اسیطرح سے
کہ فعل معروف کا فاعل معلوم کیا اسی طور سے فعل مجہول کا فاعل بھی معلوم کرلو اور یاد رکھو کہ فاعل اسم ہوتا ہے فعل یا
حرف فاعل نہین ہوتا اور کبھی فاعل مرکب بھی ہوتا ہے جیسے رفت غلام زید یعنی رفت فعل اور غلام زید فاعل مرکب ہے
واضح ہو کہ جسطرح فعلون کی ضمیرون سے فاعل معلوم ہوتے ہین اسی طرح فعل متعدی سے مفعول بھی
معلوم ہوتے ہین جیسے زد زید بکر را زد فعل متعدی زید فاعل بکر مفعول را علامت مفعول کی اور ضمیر مستتر
پھرتی ہے طرف فاعل اور مفعول کے کسواسطے کہ فعل متعدی چاہتا ہے اپنے فاعل اور مفعول کو
اور اس مفعول کو عربی مین مفعول به کہتے ہین کہ فعل اُسپر واقع ہوتا ہے اور را علامت مفعول کی کبھی لاتے
ہین اور کبھی نہین الا انسان مفعول ہوتا ہے تو اکثر لاتے ہین اور بعضے فعلون کے دو مفعول
ہوتے ہین اول کو مفعول به اور دوسرے کو مفعول ثانی کہتے ہین اور اُنکے کئی مصدر ہین مثلاً
دانستن و انگاشتن و نگریستن و بخشیدن اور کبھی بجاے اُنکے کردن و ساختن بھی لاتے ہین
جیسے دانستم زید را دانا پس دانستم فعل با فاعل زید مفعول به دانا مفعول ثانی اور گفتن کے صیغون کے
بھی دو مفعول ہوتے ہین اول کو مفعول به اور دوسرے کو مقوله کہتے ہین مگر مقوله اکثر جملہ ہوتا ہے جیسے
گفتمش در چشم نشین گفتم فعل با فاعل ش مین ضمیر مفعول به در چشم نشین جملہ مقوله گفتم کا ہے اور کبھی تنہا بھی آتا ہے
جیسے شنا سے تو گفتم مخفی نہ رہے کہ سواے ان مفعولون کے چار مفعول اور بھی ہوتے ہین یعنی
مفعول فیه و مفعول معه و مفعول له و مفعول مطلق جو کہ فعل نام کام کرنے کا ہے پس
جس مکان مین یا جس وقت مین اُس کام کو کیا اُس مکان اور اُس وقت کو مفعول فیه کہتے ہین کہ
فیه کے معنی ظرف کے ہین پس مکان کو ظرف مکان اور وقت کو ظرف زمان کہتے ہین اگر مفعول فیه کے
[illegible] یا اکثر لاتے ہین جیسے خفتم بر تخت یا در شب اور مفعول له اُسکو کہتے ہین کہ مفعول
جسکے واسطے ہو جیسے زدم زید را براے ادب یعنی واسطے ادب کے زید کو مارا مفعول معه

اسکو کہتے ہین کہ مفعول بہ کے بعد واقع ہو اور لفظ با کا اسپر ہو جیسے زدم زید را با شمشیر یعنی زید کو مع شمشیر کے مارا اور مفعول مطلق اسکو کہتے ہین کہ اسی فعل کا وہ مصدر ہوتا ہے اور یا سے معروف بھی زیادہ کردیتے ہین جیسے زدم زید را زدنی اور مفعول مطلق واسطے شمار کے بھی آتا ہے جیسے نشستم یک نشست پس مفعول بہ تو اصلی ہے اور پنجم مفعول یعنی مفعول ثانی و مقولہ و مفعول فیہ و مفعول معہ و مفعول لہ و مفعول مطلق اسکے متعلق ہین پس انکا یاد رکھنا بہت ضرور ہے

بیان مفعول مطلق

جاننا چاہیے کہ افعال ناقصہ فارسی مین دو ہین بودن اور شدن اور انکو افعال ناقصہ اسواسطے کہتے ہین کہ انکے فاعل اور مفعول نہین ہین مگر یہ اسم اور خبر کو چاہتے ہین پس لازم ہے کہ فاعل کے پہچاننے کے قاعدہ سے اسم کو اور مفعول کے پہچاننے کے قاعدے سے خبر کو معلوم کرو اور مرادف انکے گشتن اور گردیدن اور ہست اور نیست کو بھی افعال ناقصہ کہتے ہین کسواسطے کہ انکے معنے بھی ہونے کے آتے ہین اور کبھی است کو ہست کے معنی مین استعمال کرتے ہین چنانچہ اسکی گردان یہ ہست ہستند ہستی ہستید ہستم ہستیم

بیان افعال ناقصہ

اور حال اس اسم کو کہتے ہین کہ جس سے ہیئت فاعل یا مفعول کی واضح ہو جیسے زدم زید را ایستادہ زدم فعل یا فاعل زید را مفعول ایستادہ حال ہے زید کا یعنی زید کو مارا مین نے بحالت ایستادگی اور کبھی حال مرکب بھی آتا ہے جیسے زدم زید را و پیرہنش استادہ بود پوشیدہ نرہے کہ ترکیب نام دو کلمون کے ملانے کا ہے اور جو دو کلمہ کہ ملتے ہین انکو کلام کہتے ہین پس کلام اوپر دو قسم کے ہے اول کلام تام دوسرا کلام ناقص چنانچہ ان دونون کا حال ثمر و شجر مین لکھا جاتا ہے

بیان حال

ثمرہ پہلا کلام تام مین

کلام تام ان دو کلمون کو کہتے ہین کہ انکے ملنے سے بات پوری ہو جاوے اور سننے والے کو بھی اس سے پورا فائدہ حاصل ہو اور یہ بھی اوپر دو قسم کے ہے ایک جملہ فعلیہ دوسرا جملہ اسمیہ انکا حال دو تخم مین لکھا جاتا ہے

تخم پہلا جملہ فعلیہ مین

واضح ہو کہ جملہ فعلیہ اسم و فعل کے ساتھ ملکر پیدا ہوتا ہے اگر وہ فعل لازمی ہے تو فعل فاعل

ملکر جملہ پورا ہوگا جیسے رفت زید پس رفت فعل لازمی زید فاعل فعل اپنے فاعل کے ساتھ ملکے جملۂ فعلیہ ہوا اور اگر فعل متعدی ہے تو جملۂ فعل و فاعل و مفعول کے ساتھ ملکر پورا ہوگا جیسے زد زید بکر را زد فعل متعدی زید فاعل بکر را مفعول بہ پس فعل ساتھ فاعل اور مفعول کے ملکے جملۂ فعلیہ ہوا غرض کہ جس جملہ میں ماضی یا مضارع یا مستقبل یا حال ہوگا اس جملہ کو جملۂ فعلیہ خبریہ کہتے ہیں اور جس جملہ میں صیغۂ امر یا نہی ہو اسکو جملۂ فعلیہ انشائیہ کہتے ہیں جیسے بزن زید را اور فقط فعل بیا و مبا کو بھی جملہ انشائیہ کہتے ہیں کس واسطے کہ یہ دونوں بھی فعل با فاعل ہیں مگر تقدیری کہ فاعل اسکا مقدر ہیں پڑا ہے اور گفتن کے افعال بھی اپنے فعل و فاعل و مفعول و مقولہ کے ساتھ ملکے جملہ ہوتے ہیں جیسے گفتمش در چشم بنشین گفتم فعل با فاعل ش ضمیر مفعول بہ در چشم بنشین جملہ فعلیہ مقولہ گفتم کا پس فعل با فاعل ساتھ مفعول بہ و مقولہ کے ملکر جملۂ فعلیہ خبریہ ہوا اور کبھی مقولہ پر کاف بیانیہ بھی آتا ہے جیسے مصرع گفتم کہ گلی بچینم از باغ ٭ گفتم فعل با فاعل این سخن مفعول بہ محذوف کہ گلی بچینم از باغ جملہ مقولہ بیانیہ پس فعل با فاعل ساتھ مفعول بہ محذوف و جملہ مقولہ بیانیہ کے ملکے جملۂ فعلیہ خبریہ ہوا اور فارسی میں فاعل فعل پر اکثر مقدم آتا ہے جیسے زید آمد زید فاعل آمد فعل پس فاعل ساتھ فعل کے ملکے جملۂ فعلیہ ہوا اور اگر بموجب عربی کے فعل فاعل پر مقدم کیا جاوے جیسے آمد زید تو اسکی ترکیب یوں کی جاویگی کہ زید مبتدا آمد فعل ضمیر مستتر اسکی پھری ہے طرف زید کے پس او فاعل ہے آمد کا فعل ساتھ فاعل کے ملکے جملۂ فعلیہ ہوکے خبر ہوا مبتدا کا مبتدا ساتھ خبر کے ملکے جملۂ اسمیہ ہوا اور کبھی تمام جملہ محذوف بھی ہوتا ہے جیسے مصرع بنام جہاندار جان آفرین ٭ یعنی آغاز میکنم این کتاب را بنام جہاندار جان آفرین

جملۂ ندائیہ فعلیہ اسکو کہتے ہیں کہ اسمیں لفظ ندا کا ہو اور یہ جملہ دو جملے کے ساتھ تمام ہوتا ہے جیسے ای کریم کرم کن ای حرف ندا کریم منادی ندا منادی سے مل کر قائم مقام جملۂ فعلیہ کے ہوا کن فعل با فاعل کرم اسکا مفعول فعل با فاعل ساتھ مفعول کے ملکے جملۂ فعلیہ ہوکر جواب ہوا ندا کا ندا ساتھ جواب کے ملکے جملۂ ندائیہ فعلیہ ہوا اور کبھی منادی اور کبھی ندا محذوف بھی آتا ہے جملۂ قسمیہ اسکو کہتے ہیں کہ اسمیں لفظ قسم کا ہووے

جملۂ فعلیہ خبریہ و انشائیہ

جملۂ ندائیہ

جملۂ قسمیہ

اور یہ جملہ بھی دو جملے کے ساتھ تمام ہوتا ہے جیسے قسم بخورم ایزد عجب ارزان خریدم غلام را
ترکیب اسکی یون ہوگی کہ بخورم فعل با فاعل قسم مفعول ایزد متعلق فعل کا فعل با فاعل ساتھ مفعول
اور متعلق کے ملکے قسم ہوا خریدم فعل با فاعل غلام را مفعول عجب ارزان حال سب فعل با فاعل ساتھ
مفعول اور حال کے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جواب ہوا قسم کا قسم ساتھ جواب اپنے کے ملکر جملہ
فعلیہ قسمیہ ہوا اور کبھی جملہ قسم محذوف بھی آتا ہے مثال مصرع بنام ایزد عجب ارزان خریدم +

جملہ دعائیہ ایک ہی جملہ ہوتا ہے جیسے چشم بد دور باد ترکیب اسکی یہ ہے چشم بد اسم
باد مخفف ہو باد کا اور بواد اصل مین بود تھا فعل ناقصہ کہ اسمین الف دعا کا ملاکر باد کیا
اور دور اسکی خبر ہے پس فعل ناقصہ اپنے اسم و خبر کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ ہوا اور بعضے اسکو
جملہ اسمیہ کہتے ہین **جملہ شرطیہ** بھی دو جملون سے تمام ہوتا ہے اول جملہ کو فعل شرط
کہتے ہین اور دوسرے جملہ کو جزا شرط کی جیسے اگر رفتی جان بسلامت بردی ترکیب
اسکی یہ ہے اگر حرف شرط کا رفتی فعل با فاعل پس جملہ فعلیہ ہوکر فعل شرط ہوا بردی فعل
با فاعل جان مفعول بسلامت متعلق فعل کا فعل با فاعل ساتھ مفعول و متعلق کے ملکر جزا ہوئی شرط کی
شرط ساتھ جزا کے ملکر جملہ شرطیہ ہوا اور کبھی جزا شرط کی محذوف بھی آتی ہے مثال
شعر مرا خود وسعت اندیشہ تنگ ست + اگر با تو نبا یار است سنگ ست
اور ضرور ہے کہ جملہ شرطیہ مین حروف شرط سے ایک حرف ہو اور حرف شرط کے
یہ ہین اگر اور گر اور ار اور چون اور چو وغیرہ یاد رکھو کہ جملہ فعلیہ چھ قسم پر آتا ہے
ازانجملہ تین جملہ یعنی خبریہ التماسیہ دعائیہ ایک ایک جملہ کے ساتھ بنتے ہین اور
تین جملہ یعنی ندائیہ قسمیہ شرطیہ دو دو جملہ کے ساتھ بنتے ہین

قسم دوسرا جملہ اسمیہ مین

پوشیدہ نرہے کہ جملہ اسمیہ دو اسم کے ساتھ ملکر پورا ہوتا ہے اول اسم کو مبتدا
اور دوسرے اسم کو خبر کہتے ہین اسواسطے کہ اول اسم کلام کی ابتدا کرتا ہے اور دوسرا
اسم اسکے حال کی خبر دیتا ہے پس مبتدا ساتھ خبر کے ملکر جملہ تمام ہوتا ہے مگر ضرور ہے
کہ جملہ اسمیہ مین ایک حرف ربط کا لفظ مین یا معنی مین ہو جیسے زید نیک است یا عمرو بد

ترکیب اسکی یہ ہی کہ زید مبتدا اور نیک خبر ہی زید کے حال کی اور ست حرف ربط کا ہی
پس مبتدا ساتھ خبر کے ملکے جملہ اسمیہ ہوا اور اسی طرح عمر مبتدا بد اسکی خبر
لفظ است محذوف مگر معنی مین پایا جاتا ہی باعتبار جملہ اول کے پس مبتدا
ساتھ خبر کے ملکر جملہ اسمیہ ہوا یاد رہے کہ حرف نہ مبتدا ہوتا ہی نہ خبر اور نہ
فعل مبتدا ہوتا ہی الا فعل جملہ ہوکر خبر ہو جاتا ہی اور وہ بھی بجاے اسم کے ہی
مگر اُس جملہ خبریہ مین ضرور ہی کہ ایک ضمیر ایسی ہو کہ مبتدا کی طرف پھرے جیسے
زید پدرش نیک ست ترکیب اسکی یہ ہی کہ زید پہلا مبتدا اور پدر دوسرا
مبتدا مضاف اور شین مضاف الیہ کہ ضمیر اسکی پھرتی ہی مبتدا اول کی
طرف نیک خبر ہی است حرف رابطہ پس دوسرا مبتدا خبر کے ساتھ ملکر
جملہ اسمیہ ہوکے خبر ہوا اول مبتدا کا اول مبتدا ساتھ خبر کے ملکر جملہ
اسمیہ ہوا۔ اب جاننا چاہیے کہ مبتدا ان چھہ قسم سے باہر نہین ہوتا
واحد غائب جمع غائب۔ واحد حاضر۔ جمع حاضر۔ واحد متکلم۔ جمع متکلم
اور ان چھون قسم کی چھہ ضمیرین مرفوع متصل ہین یعنی۔ است
واند۔ وای۔ واید۔ وام۔ وایم۔ ضرور ہی کہ ایک ضمیر ان مین
مبتدا یا خبر کے آخر مین ہووے واسطے اظہار حال مبتدا کے اور جب اسم کے آخر مین
ہاے مختفی ہو تو لفظ ضمیر کو الف کے ساتھ لکھنا چاہیے چنانچہ اسکا حال اس جدول سے بخوبی واضح ہوتا ہی

نام مبتدا	مبتدا خبر بے ہاے مختفی	مبتدا خبر مع ہاے مختفی	علامت ضمیر
واحد غائب	خدا کریم ست	خدا بخشندہ است	است
جمع غائب	جوانان خردمند	جوانان سادہ اند	اند
واحد حاضر	تو سروری	تو پسندۂ	ای
جمع حاضر	شما سرورید	شما پسندیدہ اید	اید
واحد متکلم	من گنہگارم	من بندہ ام	ام
جمع متکلم	ما گنہگاریم	ما بندہ ایم	ایم

جملۂ معترضہ

جملۂ معترضہ اُس جملہ کو کہتے ہین کہ درمیان ایک جملہ کے واقع ہو جیسے یار من چشم بد دور خوب ست ۔ یار من مبتدا خوب ست خبر پس مبتدا ساتھ خبر کے ملکر جملۂ اسمیہ ہوا اور چشم بد دور جملۂ معترضہ ہے کہ اس جملہ مین واقع ہوا ہے اور اگر کوئی قرینہ ہوتا ہے تو مبتدا کو حذف بھی کرتے ہین جیسے پسر زال ست یعنی رستم پسر زال ست پس رستم مبتدا پسر زال خبر و است علامت جملۂ اسمیہ اور کبھی خبر بھی حذف کرتے ہین جیسے زید در خانہ است یعنی زید در خانہ موجود ست زید مبتدا موجود خبر محذوف در خانہ متعلق خبر کا

جملۂ بیانیہ

جملۂ بیانیہ اُس جملہ کو کہتے ہین کہ کسی اسم کا بیان واقع ہوا اور اس جملہ پر اوّل کاف بیانیہ لاتے ہین اور اُس اسم کو مبیَّن کہتے ہین کہ جسکا یہ بیان واقع ہوا ہے مگر یہ دو طرح پر آتا ہے اول یہ کہ بیان مبیَّن کے متعلق کا ہو تو اُس جملہ مین ایک ضمیر لاتے ہین کہ پھرتی ہے مبین کی طرف جیسے رفیق من سوارے ست کہ اسپش کمیت ست ترکیب اسکی یہ ہے اسپ مبتدا مضاف ضمیر شین کہ پھرتی ہے سوار کی طرف مضاف الیہ کمیت خبر ست علامت جملۂ اسمیہ پس مبتدا خبر کے ساتھ ملکر بیان ہوا سوار کا سوار مبین اپنے بیان کے ساتھ ملکے خبر ہوا رفیق من کا رفیق من مبتدا ساتھ خبر کے ملکے جملۂ اسمیہ ہوا غرض کہ اس جملہ مین اسپ کا بیان ہے اور اسپ متعلق سوار کا ہے کچھ سوار کی ذات کا بیان نہین ہے دوسرا یہ کہ اگر جملۂ اسمیہ مبین کی ذات کا بیان ہو تو اُس جملہ مین مبتدا کا حذف کرنا بہتر ہے جیسے مصرع کجا رفت یارے کہ جان من ست ؂ یعنی کجا رفت یارے کہ او جان من ست پس لفظ او اس جملۂ بیان کا کہ مبتدا ہے حذف ہے ترکیب اسکی بموجب اول کے ہے جاننا چاہیے کہ جملۂ بیانیہ جملۂ اسمیہ جملۂ فعلیہ دونون آتا ہے مثلاً مصرع شنیدم کہ شاپور دم درکشید ؂ یعنی شنیدم این سخن کہ شاپور دم درکشید ترکیب اسکی یہ ہے کہ کشید فعل در زائد شاپور فاعل دم مفعول فعل ساتھ فاعل اور مفعول کے ملکر جملۂ فعلیہ ہو

بیان ہوا این سخن محذوف شنید ہم فعل با فاعل این سخن مفعول بسبب فعل با فاعل ساتھ مفعول کے ملکے جملہ فعلیہ ہوا یہان تک تمام ہوا کلام تام

ثمرہ دوسرا کلام ناقص مین

کلام ناقص اُن دو کلمون کو کہتے ہین کہ اُسکے سننے والے کو پورا فائدہ حاصل نہو اور جب تک کلام تام سے نملے وہ بات پوری نہو سبب یہ اوپر نو قسم کے ہے سو انکا حال نو قاش مین باعتبار ثمرہ کے لکھا جاتا ہے

قاش اول اضافت مین

اضافت فارسی مین اُسے کہتے ہین کہ ایک اسم کو دوسرے اسم کے ساتھ نسبت دین جس اسم کو نسبت دیتے ہین دوسرے اسم کے ساتھ اُسکو مضاف کہتے ہین اور جسکی طرف نسبت دیتے ہین اُسکو مضاف الیہ کہتے ہین اور مضاف ہمیشہ مضاف الیہ پر مقدم آتا ہے اور فارسی مین مضاف کے آخر کے حرف کو کسرہ یعنی زیر دیتے ہین اور فائدہ اضافت سے یہ ہے کہ مضاف عام سے خاص ہو جاتا ہے اور ترکیب مین مضاف و مضاف الیہ ملکے حکم ایک کلمہ کا رکھتے ہین اور اگر مضاف پر مضاف الیہ مقدم ہو جاوے تو اُسوقت مضاف کے آخر کے حرف کو کسرہ نہین دیتے ہین اور اُسکو محمول بر قلب یا فک اضافت کہتے ہین پس اضافت فارسی مین اوپر چار قسم کے آتی ہے اضافت بیانی اور اضافت تشبیہی اور اضافت استعارہ اور اضافت موصوفی اول اضافت بیانی وہ ہے کہ مضاف الیہ بیان مضاف کا ہو جیسے تیغ آہن و انگشتری زر یعنی مضاف و مضاف الیہ ایک جنس کے ہون مگر یہ اوپر آٹھ قسم آتی ہے قسم اول اضافت بیانی استفہام جیسے وقت خوردن و ہنگام نشستن و نوبت شام و رواج عام قسم دوسری بیانی مشارالیہ جیسے پدر او و پسر او قسم تیسری تخصیصی جیسے درخت انار و بیت سعدی و غلام زید و اسپ عمرو قسم چوتھی تمثیلی جیسے قصر شاہ و مال امیر و باغ وزیر قسم پانچوین بادنا ملابست یعنی ہنگا

کرنا ایک کو ساتھ دوسرے کے کتنی مناسبت ہین جیسے ایران یا توران شہا چھٹی قسم
اقتران یعنی مضاف الیہ حال ہو مضاف کا جیسے یہ عبارت ہو نامہ عنایت رسید
بدست ادب گرفتم و بہ سر ارادت نہادم یعنی نامہ کہ مقرون عنایت بود رسید و
بدستے کہ از ادب مقرون بود گرفتم و بسرے کہ مقرون ارادت بود نہادم ساتوین
ظرفی یا ظرف مکان یا ظرف زمان جیسے آب دریا و سردی زمستان آٹھوین
ابنی جیسے عباس علی و عبد الصمد و افضل محمد دوم اضافت تشبیہی وہ ہے
کہ مشبہ کو مضاف اور مشبہ بہ کو مضاف الیہ کرین جیسے بحر علم و کوہ حلم یعنی علم مانند بحر
اور حلم مانند کوہ کے سوم اضافت استعارہ وہ ہے کہ بعد استعارہ کے
ذکر مستعار منہ کا کرین جیسے سر ہوش و پاے فکر یعنی ہوش و فکر کو انسان گردانا
لازم آیا اسکو سر و پا کا ہونا اور اس تشبیہ اور استعارہ کا علم بیان مین بخوبی واضح ہوویگا
چہارم اضافت موصوفی کئی طرح پر آتی ہے پہلے موصوفی محض جیسے سخن درشت
و قول درست و زہر قاتل و مردم قابل دوسرے موصوفی تشبیہی جیسے
معشوق گلعذار و یار آتش مزاج تیسرے موصوفی صفتان یعنی بعد موصوف کے
چند صفت واقع ہون مگر کسرہ صفت اول پر کفایت کرتا ہے جیسے خداوند مردم
شناس روشن قیاس اور درویش حق گزین حق بین چوتھے اضافت ترکیبی
وہ تین قسم پر ہے قسم اول مرکب اسم و صیغہ امر جیسے مردم سخن چین و چشم عیب
بین و یار دلنشین و صاحب غریب پرور قسم دوسری مرکب اضافی یعنی صفت
مضاف و مضاف الیہ کے ساتھ ترکیب پائی ہوئی ہو جیسے مردم دانائے
زمان قسم تیسری موصوفی جملہ اسمیہ اسکو کہتے ہین کہ بعد موصوف کے صفت جملہ
اسمیہ ہوکر بطور محمول بر قلب کے واقع ہو اور کاف بیانیہ و علامت جملہ اسمیہ و ضمیر
او محذوف ہون جیسے شہید تبسم دیت یعنی شہید کہ دیت او تبسم است
ترکیب اسکی یون ہوگی شہید موصوف کاف سر جملہ محذوف و دیت مبتدا او ضمیر غائب
پھرتی ہو طرف شہید کے تبسم خبر است علامت جملہ اسمیہ پس مبتدا ساتھ خبر اپنی کے

ملاکے بطور محمول بر قاسب کے جملہ اسمیہ ہوکر صفت ہوئی موصوف کی ؛

فک اضافت

گیارہ جگہ ہوتی ہے اول صاحب کے لفظ مین جیسے صاحب دل دوسرے لفظ سر جیسے سر خیل و سر دفتر تیسرے لفظ مالک جیسے مالک رقاب چوتھے قائم مقام و نائب مناب پانچوین جیسے بنام ایزد اور ایزد تعالی چھٹے اس کلمہ مین کہ ضمیر شان اسمین ملے جیسے کل شان ساتوین وہ لفظ کہ جسکے آخر مین ہاے مختفی ہو جیسے قطرۂ آب و چشمۂ آب آٹھوین جیسے معنی روشن نوین لفظ این جیسے این حرکت و این کتاب دسوین وہ مضاف و مضاف الیہ کہ درمیان مین حرف باے موحدہ یا یاے تحتانی واقع ہو جیسے زلیخا از زلیخا و شب بشب گیارھوین جیسے گلنار مین انکو یاد رکھنا بہت ضروری

فائدہ دوسری بدل و مبدل منہ مین

مبدل منہ وہ اسم ہے کہ اسکے بعد ایک اسم اسکا بدل واقع ہو اور جو مقصد مبدل منہ سے ہو وہی مقصد بدل سے ہو اور ترکیب مین بدل و مبدل منہ ملکے حکم ایک کلمہ کا رکھتے ہین جیسے آمد زید برادر تو یعنی زید مبدل منہ ہوا اور برادر تو بدل ہین بدل ساتھ مبدل منہ کے ملکر فاعل ہوا آمد کا آمد فعل اپنے فعل ساتھ فاعل کے ملکے جملہ فعلیہ ہوا اور موصوف صفت و بدل و مبدل منہ مین فرق یہ ہے کہ موصوف کو کسرہ یعنی اضافت دیتے ہین اور مبدل منہ کو اضافت نہین دیتے ہین اور بدل مین و عطف بیان مین یہ فرق ہے کہ بدل و مبدل منہ مین مقصود فقط بدل سے ہوتا ہے اور عطف بیان مین دونون سے مقصود ہوتا ہے جیسے امام من علی یعنی اسد اللہ ہست اسد اللہ عطف بیان ہے علی کا اور مقصود علی کے لفظ سے بھی اور اسد اللہ کے معنے سے بھی ہے یعنی امام میرا علی ہے کہ لقب اسکا اسد اللہ ہے؛

فائدہ تیسری مستثنی و مستثنی منہ مین

مستثنی وہ اسم ہے کہ بعد لفظ استثنا کے واقع ہو فارسی مین استثنا کا لفظ مگر اور جز ہے اور استثنا کے معنی علیحدہ کرنا ایک چیز کا کئی مین سے اور یہ بھی ملکر حکم ایک کلمہ کا رکھتے ہین آمد نہ ہمہ دوستان مگر زید ترکیب اسکی یہ ہے آمد نہ فعل مگر لفظ استثنا زید

مستثنیٰ اور ہمہ دوستان مستثنیٰ منہ پس مستثنیٰ اور مستثنیٰ منہ ملکے مجموعہ فاعل ہوا آمدند کا پس فعل ساتھ فاعل کے ملکر جملہ فعلیہ ہوا مثال دوسری مفعول کی جیسے زدم ہمہ دشمنان را مگر زید ترکیب یہ ہے زدم فعل بافاعل مگر لفظ استثنا زید مستثنیٰ ہمہ دشمنان مستثنیٰ منہ پس مستثنیٰ و مستثنیٰ منہ ملکے مجموعہ مفعول بہٖ ہوا فعل کا پس فعل بافاعل ساتھ مفعول کے ملکے جملہ فعلیہ ہوا اور کبھی مستثنیٰ منہ محذوف بھی آتا ہے جیسے نہ آمد بجز زید یعنی نہ آمد کسے بجز زید یا نزدم جز زید یعنی

نزدم کسی را جز زید کسے مستثنیٰ منہ محذوف ہے

قاش چوتھی اسماء اشارات مین

اسماء اشارات وہ اسم ہے کہ انکے وسیلہ سے اعضا کے ساتھ انسان کی طرف اشارہ کرتے ہین پس جس کی طرف اشارہ کرتے ہین اسکو مشار الیہ یعنی اشارہ کیا گیا کہتے ہین اور وہ حرف اشارہ فارسی مین آن و این ہے آن واسطے بعید کے اور این واسطے قریب کے جیسے آن کس آن اسم اشارہ اور کس مشار الیہ و این مرد این اسم اشارت و مرد مشار الیہ اور یہ بھی ترکیب مین دونون ملکر حکم ایک کلمہ کا رکھتے ہین جیسے بزند این دزد را ترکیب اسکی یہ ہے بزن فعل بافاعل این اسم اشارت دزد مشار الیہ را علامت مفعول کی اشارت ساتھ مشار الیہ کے ملکر مفعول ہوئی پس فعل بافاعل ساتھ مفعول کے ملکر جملہ فعلیہ ہوا اور چنان و چنین اصل مین چون آن و چون این ہے چونکہ چون کلمہ تشبیہ کا ہے تو اکثر بعد انکے جملہ بیانیہ ہوتا ہے

قاش پانچوین جارہ مجرور مین

جار عربی مین وہ حرف ہین کہ جس اسم پر آتے ہین اوس اسم کو جر یعنی زیر دیتے ہین اور جس حرف کو جر دیتے ہین اسکو مجرور کہتے ہین پس اون حروف جارہ کے فارسی ترجمہ کو بھی جار کہتے ہین اور وہ یہ حروف ہین ۱ براے ۲ بہر ۳ پی بمعنی براے اور تینون حرفون پر از بھی زیادہ آتا ہے جیسے از براے خدا و از بہر من و از پی تو ۴ بجز اس حرف پر کبھی باے موحدہ زیادہ ہوتی ہے جیسے بجز تو ۵ چو و چون ۶ باے موحدہ ۷ در و اندر ۸ بر ۹ از ۱۰ تا ۱۱ را کہ معنی براے کے دیتا اور جار مجرور کو تعلق رکھتے ہین فعل سے

یا فعل کے مشبہ سے فعل کے شبہ یہ ہین مصدر و اسم فاعل و اسم مفعول و صفت مثال اسکی یہ ہے جیسے آمدم براے تو ترکیب اسکی یہ ہے آمدم فعل با فاعل براے حرف جار و تو مجرور پس جار و مجرور ملکر متعلق فعل کے ہوے فعل با فاعل ساتھ متعلق ملکر جملہ فعلیہ ہوا امثال ندیدم جز تو ترکیب ندیدم فعل با فاعل جز حرف جار تو مجرور جار مجرور ملکر متعلق فعل کے ہوے پس فعل با فاعل ساتھ متعلق کے ملکر جملہ فعلیہ ہوا اسی طرح پر یہ ہے کار سے دارم بود رفتم در بازار و نشستم بر تخت و رفتم از بریلی دہلی و خدا ارحم مسکین بخشنا ترکیب یہ ہے بخشنا فعل با فاعل را جار خدا مجرور اور بر جار من موصوف مسکین صفت پس صفت و موصوف ملکے مجرور ہوے جار کے جار ساتھ مجرور کے ملکے متعلق ہوے فعل کے فعل با فاعل ساتھ مفعول اور متعلق کے ملکر جملہ فعلیہ ہوا او زید نویسندہ است بقلم ترکیب یہ ہے زید مبتدا نویسندہ خبر است علامت جملہ اسمیہ بائے موحدہ حرف جار قلم مجرور متعلق نویسندہ کے کہ شبہ فعل کا ہے پس مبتدا و خبر ملکے جملہ اسمیہ ہوا اور واضح ہو کہ جار و مجرور ملکر حکم ایک حرف کا رکھتے ہین اور فاعل و مفعول و مضاف الیہ و مبتدا و خبر نہین ہو سکتے اور اگر کسی جا فقط جار و مجرور ہون تو وہان ایک جملہ کو پیدا کرین جیسے مصرع بنام جہاندار جان آفرین ٭ چونکہ اسمین بائے موحدہ حرف جار و باقی مجرور ہین لیکن متعلق کسکے کیا جاوے اسواسطے ابتدا میکنم مقدر رکھکر اسکو متعلق اسکے کیا کرتے ہین اور یاد رکھو کہ جار مجرور جسکے متعلق ہوتے ہین وہ اُس سے معنی مین ربط رکھتے ہین اور اگر کسی جگہ ربط نہین رکھین تو معلوم کرو کہ اسکا متعلق رکھنے والا مقدر ہے پس اسکو معلوم کرکے اسکو اُسکے ساتھ متعلق کرو تا کہ جملہ بنے

قاعدہ چھٹی موصول صلہ مین

موصول وہ اسم ہے ناتمام کہ جب تک اُسکے بعد ایک جملہ مذکور نہ ہو اس قابل نہین ہے کہ فعل و فاعل و مبتدا و خبر و مضاف الیہ بنے اور جو جملہ کہ بعد اسکے واقع ہو

اُس سے ملتا ہی اُسکو مہملہ کہتے ہین مگر اُس جملہ صلہ کے سرے پر ایک کاف مثل کاف بیانیہ کے یا لفظ چہ ضرور ہوتا ہی کہ اُسکو کاف صلہ کا یا کاف سر جملہ کا کہتے ہین اور اسم موصول یہ ہین آنکہ و آنانکہ و ہرکہ و ہرآنکہ یہ چارون کلمے انسان کے واسطے آتے ہین اور آنچہ و ہرآنچہ و ہرچہ اور اشیاء کے واسطے آتے ہین اور اگر یاے مجہول آخر اسم نکرہ کے ہو اور بعد اُسکے کاف صلہ کا ہووے جیسے کسیکہ و کسانیکہ و شخصیکہ و امریکہ و چیزیکہ اُسکو بھی موصول جانو یا لفظ آن کا اسی طور پر آوے اُسکو بھی موصول جانو جیسے یہ مصرع آن کس کہ مرا گشت باز آمد ببین ؀ اور صلہ مین ایک ضمیر بھی ہوتی ہی کہ موصول کی طرف پھرتی ہی جیسے یہ شعر آنکہ در آدم دمیدہ روح را ؀ داد از طوفان نجاتے نوح را ؀ ترکیب اسکی یہ ہی آن موصول کاف صلہ کا دمیدہ فعل ماضی قریب ضمیر اسمین پھرتی ہی موصول کی طرف فاعل ہی فعل کا روح مفعول لفظ را علامت مفعول در حرف جار آدم مجرور یہ متعلق ہوے فعل کے فعل ساتھ فاعل اور مفعول و متعلق کے ملکے جملۂ فعلیہ ہوکے صلہ پڑا موصول کا موصول ساتھ صلہ کے ملکے مبتدا ہوا دوسرا مصرع جملہ ہوکر خبر ہوا مبتدا کا مبتدا ساتھ خبر کے ملکے جملۂ اسمیہ ہوا اسی طور پر ترکیب اسکی بھی یہ ہی شعر آنانکہ خاک را بنظر کیمیا کنند ؀ آیا بود کہ گوشۂ چشمی بما کنند ؀ آنان موصول کاف صلہ کا کنند فعل ضمیر پھرتی ہی موصول کی طرف فاعل ہی خاک را مفعول با جار نظر مجرور متعلق فاعل کیمیا حال پس فعل ساتھ فاعل و مفعول و متعلق و حال کے ملکر جملہ فعلیہ ہوکے صلہ پڑا موصول کا موصول ساتھ صلہ کے ملکے مبتدا ہوا مصرع ثانی جملہ ہوکر خبر ہوا خبر ساتھ مبتدا کے ملکے جملۂ اسمیہ ہوا یاد رہے کہ صلہ مین ضمیر کبھی فاعل و کبھی مفعول و کبھی مضاف الیہ و کبھی مبتدا کی ہوتی ہی مگر ان سب مین ضمیر فاعل کی محذوف نہین ہوتی ہی اور ضمیرون کو حذف کرکے موصول کو اُنکی جگہ قائم کرتے ہین مثال ضمیر صلہ مبتدا محذوف کی آنکہ ستمگار ست گنہگار ست یعنی آنکہ او ستمگار ست گنہگار ست لفظ او مبتدا ہی کہ حذف کیا اور موصول کو اُسکے قائم مقام رکھا اور ستمگار خبر ہوکے جملۂ صلہ ہوا اور موصول ساتھ صلہ کے ملکے مبتدا اور گنہگار خبر

مثال مفعول محذوف کی مصرع آنرا کہ فلک بمسند عشق نشاند یعنی آنکہ اورا فلک بر مسند عشق نشاند آن موصول کاف صلہ کا نشاند فعل فلک فاعل اور ضمیر او مفعول محذوف لفظ را علامت مفعول لفظ او کو حذف کرکے موصول کو اسکے قائم مقام کیا با جار مسند مضاف عشق مضاف الیہ پس مضاف و مضاف الیہ ملکے مجرور جار کے ہوئے اور مجرور جار متعلق فعل کے ہوئے فعل ساتھ فاعل و مفعول محذوف و متعلق کے ملکے جملہ ہوکر صلہ ہوا موصول کا موصول ساتھ صلہ کے ملکے مبتدا ہوا دوسرا مصرع جملہ ہو خبر ہوا مثال مضاف الیہ محذوف کی مصرع کسے را کہ اقبال باشد غلام یعنی کسیکہ اقبال غلام او باشد کسے موصول کاف صلہ باشد افعال ناقصہ چاہتا ہے اپنے اسم و خبر کو اقبال اسم غلام مضاف او ضمیر مضاف الیہ ملکر خبر اور او محذوف کے قائم مقام موصول ہے کسو اسطے کہ را علامت مفعول کی اسمین ملی ہوئی ہے پس مبتدا ساتھ خبر کے ملکے جملہ اسمیہ ہوکے صلہ ہوا موصول کا موصول ساتھ صلہ کے ملکے مبتدا ہوا مصرع ثانی جملہ ہوکر خبر ہوا یاد رہے کہ موصول صلہ ملکر حکم ایک کلمہ کا رکھتے ہین اور موصول فاعل بھی آتا ہے جیسے آمد آنکہ دوست من ست ترکیب یہ ہے آمد فعل آن موصول کاف صلہ کا او دوست من ست صلہ ہے موصول و صلہ ملکر فاعل ہوئے فعل کے اور کبھی موصول مفعول بھی ہوتا ہے جیسے یافتم آنرا کہ می جستم ترکیب یہ ہے یافتم فعل با فاعل آن موصول کاف صلہ می جستم صلہ موصول کا پس صلہ موصول ملکے مفعول ہوا یافتم کا دیگر آمد غلام آنکہ نامش زید است پس موصول صلہ ملکے مضاف الیہ ہوئے غلام مضاف کے اور مضاف ساتھ مضاف الیہ کے ملکے فاعل ہوا فعل کا

قاش ساتوین عدد معدود مین

عدد گنتی کو کہتے ہین اور جس چیز کو گنتے ہین اُسکو معدود کہتے ہین جیسے صد روپیہ صد تو عدد ہین اور روپیہ معدود ہے پس عدد و معدود ملکر حکم ایک کلمہ کا رکھتے ہین مثلاً ہزار روپیہ فرستادم ترکیب یہ ہے فرستادم فعل با فاعل ہزار عدد روپیہ معدود پس معدود ساتھ عدد کے ملکے مفعول واقع ہوئے فعل با فاعل ساتھ مفعول کے ملکے جملہ فعلیہ ہوا حقیقت مین عدد صفت ہوتا ہے معدود کا اور اکثر مقدم معدود آتا ہے

قاعدہ آٹھوین معطوف و معطوف علیہ میں

عطف فارسی مین واو ہی جو کلمہ یا کلام قبل واو کے آتا ہی اسکو معطوف علیہ اور جو کلمہ و کلام واو کے بعد آتا ہی اسکو معطوف کہتے ہین اور یاد رکھو کہ کلمہ کا کلمہ [illegible] ہی اور کلام کا کلام پر جیسے آمد زید و بکر آمد فعل زید اسکا فاعل معطوف علیہ واو عطف کا بکر معطوف پس معطوف و معطوف علیہ ملکر فاعل ہوے اور جانو کہ معطوف معطوف علیہ کے حال کا شریک ہوا کرتا ہی مثال کلام کی آنکہ ذاتش کریم ست ولطفش عمیم خداوند ماست ترکیب یہ ہی آنکہ موصول ذاتش کریم جملہ اسمیہ صلہ موصول کا اور واو عطف کا لطفش عمیم بھی جملہ اسمیہ بسبب عطف کے صلہ ہوا موصول کا موصول ساتھ صلون کے ملکے مبتدا ہوا خداوند ماست اسکی خبر مبتدا ساتھ خبر کے ملکے جملہ اسمیہ ہوا پس ترکیب مین جو حال معطوف علیہ کا ہوتا ہی وہی حال معطوف کا ہوتا ہی اور لفظ ہم و نیز و یا و ایضا و لیکن بھی حرف عطف کے ہین جیسے آمد زید عمر نیز بکر ہم اور جیسے آمد زید یا عمر اور جیسے نہ زید آمد نہ عمر اور جیسے درینجا کسے نیامد نہ زید نہ عمر جیسے زید و عمر آمدند و طعام خوردند ایضا

تمام ہوا کلام ناقص اب واسطے تعلیم کے ترکیب تین شعر کی لکھتا ہون فقط

طریقہ ترکیب نحو عبارت فارسی

شعر مثالیہ شب عید آمدی بربام و برگردون نظر کردی ٭ کواکب ہمچو ماہ نو تہی کردند قالبہا ٭ ترکیب اسکی یہ ہی آمدی فعل با فاعل بر حرف جار بام مجرور پس جار و مجرور ملکے مع ظرف زمان کے متعلق ہوے فعل کے فعل ساتھ فاعل اور متعلقات اپنے کے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ ہوا واو حرف عطف بر جار گردون مجرور نظر مفعول مقدم کردی فعل با فاعل پس جار و مجرور ملکے متعلق ہوے فعل کے فعل با فاعل و مفعول و متعلقات اپنے کے ملکے جملہ فعلیہ ہو کر معطوف ہوا جملہ فعلیہ اول کا کواکب فاعل مقدم کردند فعل جمع تہی مفعول ثانی مقدم قالبہا مفعول اول ہمچو حرف تشبیہ ماہ موصوف نو صفت موصوف ساتھ صفت و حرف تشبیہ کے ملکر متعلق فعل کا ہوا پس فعل با فاعل و دونون متعلق اپنے کے ملکر جملہ فعلیہ ہوا شعر مثالیہ آمد آن شمع شبی بر سر و سامانم

سوخت ✤ جستم از جاے چنان گرم کہ وا مانم سوخت ✤ ترکیب اسکی یہ ہے آید فعل آن اسم اشارہ شمع مشار الیہ اشارہ ساتھ مشار الیہ کے ملکے فاعل ہوا فعل کا شبی ظرف زمان بہ حرف جار سحر مجرور پس جار و مجرور ملکے متعلق ہوے فعل کے فعل با فاعل و متعلقہ اپنے کے ملکے جملہ فعلیہ ہوا اسا مان مضاف ہے طرف میم متکلم مفعول کے سوخت فعل اور فاعل اسکا ضمیر مستتر کہ راجع ہوتی ہے طرف شمع کے پس فعل با فاعل و مفعول ملکے جملہ فعلیہ ہوکر معطوف ہوا اور یہ جملہ اول کے جستم فعل با فاعل از جار جاے مجرور گرم موصوف چنان مع صول و امان مضاف طرف میم فاعل سوخت فعل آن حرف او ضمیر غائب کہ راجع ہوتی ہے طرف گرمی کے کہ لفظ گرم سے پائی جاتی ہے مقدر ہے پس فعل با فاعل و متعلق مقدر مع کاف ربط کے صلہ موصول کا ہوا اور موصول مع صلہ کے صفت گرم کا ہوا اور گرم موصوف مع صفت اپنی کے حال ہوا اور ضمیر متکلم جستم مین ہے پس جستم فعل با فاعل و متعلق وحال اپنے کے ملکے جملہ فعلیہ ہوا شعر مثالیہ تو تا آئینہ را رو وادی ای خورشید فا ورا ✤ برنگ ذرہ روزن بہر واز خود جوہر ها ✤ ترکیب اسکی یہ ہے تو ضمیر مخاطب منفصل واسطے تاکید ضمیر متصل کے کہ بیچ فعل دادی کے ہے کہ فاعل اسکا ہے اور تا حرف ابتدا بمعنی شرط آئینہ اور رو ہر دو مفعول فعل مذکور کے ہین اور فعل با فاعل و دونون مفعول ملکے جملہ ہوکے شرط ہوا ای حرف ندا خورشید خاور منادی با سے موحدہ جار رنگ مجرور و مضاف طرف ذرہ کے ذرہ مضاف الیہ طرف روزن کے اور جار و مجرور متعلق ہوے فعل کے کہ ابتدا ہے اور با سے موحدہ جار بہر واز مجرور یہ متعلق ثابت ہوکر خبر مقدم ہوئی اور اند فعل جمع افعال ناقصہ سے ہے اور جو ہر اسم اسکا پس فعل ساتھ اسم و خبر و متعلق اپنے کے ملکے جملہ فعلیہ ہوکر جزا ہوا شرط کا فقط تمام ہوا علم نحو بفضل خدا

باغ تیسرا علم بیان مین

علم بیان وہ علم ہے کہ اگر چند قاعدہ اسکے کوئی شخص اپنے ذہن مین حاضر رکھے تو ایک معنی کو کئی عبارت مختلفۃ الدلالت مین بیان کرے کہ بعضے اسمین بہت ظاہر ہون اور بعضے کم ظاہر ہون اور دلالت اسکو کہتے ہین کہ اگر ایک چیز کو جان لین تو اس سے

دوسری چیز کا جاننا لازم آجاوے مثلاً دھوان کہ اُسکے معلوم ہونے سے آگ کا ہونا وہان پر معلوم ہوتا ہی اِس صورت مین دھوان کو دال اور آگ کو مدلول کہتے ہین یعنی دھوان دلالت کرنے والا اور آگ دلالت کی گئی اگرچہ دلالت کئی قسم پر ہی الا حسب ضرورت تین قسم کو لکھتا ہون دلالت مطابقی دلالت تضمنی دلالت التزامی دلالت مطابقی اُس لفظ کو کہتے ہین کہ بنانے والے نے اُس لفظ کو خاص اُسی معنی کے واسطے بنایا ہو پس وہ لفظ اوپر کل اُس معنی کے مطابق ہو جیسے کہ لفظ انسان کا اوپر معنی حیوان وناطق کے یعنی انسان اُسکو کہتے ہین کہ جسمین حیوان ہونا اور ناطق ہونا جمع ہوا و ناطق معنی اس چیز کے ہین کہ کلیات کو معلوم کرے اور حیوان جسم حساس متحرک بالارادہ کو کہتے ہین دلالت تضمنی اُس لفظ کو کہتے ہین کہ جز معنی پر دلالت کرے مثلاً انسان سے حیوان کے معنی سمجھے جاوین دلالت التزامی اُس لفظ کو کہتے ہین کہ وہ ایسے معنی پر دلالت کرے کہ وہ اِسکے معنی کو خارج سے لازم ہو گئے ہون جیسے معنی انسان کو ہنسنا و لکھنا لازم ہی اور کچھ ذات مین نہین ہی چونکہ دلالت مطابقی کا کام علم بیان مین بسبب مطابق ہونے لفظ و معنی کے نہین پڑتا ہی اسلیے متروک الاستعمال جانکر ترک کیا اور دلالت التزامی مین ملزوم کے ساتھ لوازم کو لزوم ہوا کرتا ہی اور اسی طرح پر تضمنی مین کُل کے ساتھ اجزا کو لزوم ہوتا ہی پس ایک ملزوم کے کئی لوازم ہووے جو لوازم کہ ملزوم کے ساتھ واسطہ کم رکھتا ہوگا وہ بہت واضح ہوگا اور جو لوازم کہ واسطہ زیادہ رکھتا ہوگا وہ کم واضح ہوگا مثلاً لنبے قد والے کو کہین طویل النجاد یعنی لنبے پرتلہ والا یہ بہت واضح ہوگا کہ اسمین ایک ہی واسطہ ہی اور سخی کو کثیر الرماد کہین یعنی بہت راکھ والا یہ کم واضح ہوگا کسواسطے کہ بہت راکھ دلالت کرتی ہی بہت لکڑی جلنے پر اور بہت لکڑی جلنا دلالت کرتا ہی بہت کھانا پکنے پر اور بہت کھانا پکنا دلالت کرتا ہی زیادتی مہمانون پر اور زیادتی مہمانون کی دلالت کرتی ہی سخاوت پر اور اسی طرح پر ایک لازم کے کئی ملزوم ہوتے ہین مثلاً سفیدی برف و عاج و گچ و بط مین اور دلالت تضمنی مین بھی اسی طرح جز کا جز ہوا کرتا ہی مثلاً انسان کا جز حیوان ہی اور حیوان کا جز جسم ہی پس انسان کے کہنے سے جسطرح کہ حیوان واضح ہوگا اُس طرح جسم واضح نہوگا کسواسطے کہ جسم انسان کے جز کا جز ہی

دلالت مطابقی

دلالت تضمنی

دلالت التزامی

غرض کہ انسان سے حیوان کو ایک واسطہ ہے اور جسم سے دو واسطے ہین اس تقریر سے واضح ہوا کہ علم بیان مین معنی کے لازمون اور جزون کو اعتبار کیا کرتے ہین اب معلوم کرنا چاہیے کہ لفظ جس معنی کے واسطے بنایا گیا ہے اگر اُس لفظ سے سوائے اُس معنی کے دوسرے معنی مراد رکھین تو یہ دو حال سے خالی نہین ہے یا تو وہ شے اُس معنی کے دور کرنے والی ہوگی یا دور کرنے والی نہ ہوگی پس قسم اوّل یعنی دور کرنے والی ہے اگر اسمین علاقہ تشبیہ ہے تو اُسکو استعارہ کہتے ہین اور اگر اور کوئی علاقہ ہے اُسکو مجاز کہتے ہین قسم دوسری یعنی دور کرنے والی نہ ہو پس اسمین اگر علاقہ مشابہت کا ہے اُسکو تشبیہ کہتے ہین اور اگر اور کوئی علاقہ ہے اُسکو کنایہ کہتے ہین پس اس صورت مین تشبیہ و کنایہ بمنزل کل کے اور استعارہ و مجاز بمنزل جز کے ہوے جو کہ جز اوپر کل کے مقدم ہوتا ہے اسلیے استعارہ و مجاز کو کنایہ سے مقدم رکھا اور جو کہ استعارہ مین اکثر تشبیہ کی بحث کیجاتی ہے تو بنظر آگہی کے اگلے ہی سے تشبیہ کو لکھا اور ان چارون اصولون کو چار نہال مین قلمبند کیا

نہال اول تشبیہ کے بیان مین

تشبیہ علم بیان کی اصطلاح مین دلالت ہے دو چیز کے ایک معنی مین شریک ہونے پر اس طرح سے کہ بطور استعارہ کے نہو و نہ بطور تجرید کے تجرید علم بدیع کی اصطلاح مین یہ ہے کہ ایک شے کی یہان تک صفت کرنا کہ اُسی صفت کا اور کوئی موصوف کامل ہو وہ حاصل ہو جاوے مثال شعر آتش غم ایسی کچھ بھڑکی کہ دل بین ہوگیا ❊ داغ دل سے آفتاب روز محشر آشکار ❊ داغ دل سوزش مین اس مرتبہ کو پہونچا کہ آفتاب محشر حاصل ہوگیا اور یہ تشبیہ نہین ہے تجرید ہے غرض کہ تشبیہ کے بیان مین پانچ چیز سے بحث کیجاتی ہے اول مشبہ و مشبہ بہ کہ اُسکو طرفین تشبیہ کہتے ہین دوسری وجہ شبہ تیسری حرف تشبیہ چوتھی غرض تشبیہ کہ ان چارون کو ارکان تشبیہ بھی کہتے ہین پانچوین اقسام تشبیہ کے کہ اُس سے تشبیہ کا غریب ہونا و بعید ہونا و مقبول و مردود ہونا معلوم ہو پس ان پانچون کا حال پانچ شاخ مین لکھا جاتا ہے

شاخ اول طرفین تشبیہ مین

طرفین تشبیہ اُن دو شیئوں کو کہتے ہین کہ ایک معنی مین شریک ہون شی اول کو مشبہ کہتے ہین یعنی مانند کیا گیا۔ اور دوسری شی کو مشبہ بہ یعنی اسکے ساتھ مانند کیا گیا اور وہ معنی کہ جسمین یہ دونون شریک ہین اُسکو وجہ شبہ کہتے ہین پس مشبہ و مشبہ بہ یا تو ایسے ہونگے کہ کسی حس کے ساتھ حواس خمسہ ظاہرہ سے کہ مراد باصرہ و سامعہ و شامہ و ذائقہ و لامسہ ہے معلوم کر سکین یا دونون کو عقل سے یا مشبہ کو عقل سے و مشبہ بہ کو حس سے یا مشبہ کو حس سے و مشبہ بہ کو عقل سے دریافت کرین پس مشبہ و مشبہ بہ باعتبار حسی و عقلی ہونے کے چار قسم ہوے قسم اول مشبہ و مشبہ بہ حسی ہین اول مثال دیکھنے کی شعر سودا کا شعر سنکے یہ مژدہ جان بخش جو مین کھولی آنکھ ✣ اشعہ نور کی ہی جابجا نظر آئی جھلک ✣ حسن معشوق روشنی سے تشبیہ ہی۔ دوسری مثال سننے کی شعر سودا کا شعر بلبل خوش نغمہ ہون لیک اس گلستان مین جہان ✣ نالہ مرغ چمن سے کم نہین فریاد زاغ ✣ تشبیہ نغمہ بلبل کی فریاد زاغ سے تیسری مثال سونگھنے کی شعر سودا کا شعر چمن مین کسکی مدارات ہی بتا تو نسیم ✣ کہ صبح غنچہ کے سب عطردان کھولدیئے ✣ بوے غنچہ کی تشبیہ عطر سے ہی چوتھی مثال چکھنے کی شعر سودا کا شعر خون جگر شراب ترشح ہی چشم تر ✣ ساغر مرا گرو نہین ابر بہار کا ✣ خون جگر کی مزہ سے تشبیہ شراب سے مزہ تو ہی پانچوین مثال چھونے کی شعر میر کا شعر جس کف پا کو برگ گل ہی خار ✣ حیف ہی گر وہ خار سے وہ فگار ✣ ملائمت برگ گل کی تشبیہ سختی خار سے قسم دوم مشبہ و مشبہ بہ عقلی ہین مثلاً علم کو زندگی و جہل کو موت سے تشبیہ دین قسم سوم مشبہ عقلی و مشبہ بہ حسی ہی مثال شعر سودا کا شعر نہین ہی بحث کا طوطی تر ادہن مجھسے ✣ سخن ہی حسن سے تو رنگین تر از چمن مجھسے ✣ سخن کو چمن سے رنگینی مین تشبیہ ہی قسم چہارم مشبہ حسی و مشبہ بہ عقلی مثلاً زلف کو سیاہی سے یا آہ کو گنہگارون کے نامۂ اعمال سے یا چوٹی کو مصرعہ پیچیدہ سے مشابہت دین اب معلوم کیا چاہیے کہ جیسے پانچ حواس ظاہر کے ہین اسی طرح پانچ حواس باطن کے بھی ہین حس مشترک اور حس خیال اور حس متخیلہ اور حس وہم اور حس حافظہ اول حس مشترک کا یہ کام ہی کہ جو چیز حواس خمسہ ظاہر سے محسوس ہوتی ہی وہ لیلیتی ہی وہ ...

حسِ خیال کہ خزانہ حسِ مشترک کا ہے جو صورتین لیتی ہے وہ اسمین رکھتی ہے تیسری حسِ متخیلہ وہ اُن صورتون کو مرکب و علیحدہ کرتی ہے اور اپنی طرف سے اختراع بھی کرتی ہے چنانچہ اسکی تشریح آگے لکھتا ہون چوتھی حسِ وہم اُسکا یہ کام ہے کہ خاص صورتون مین سے خاص معنی لیتی ہے پانچوین حسِ حافظہ وہ خزانہ حسِ وہم کا ہے جیسے حسِ خیال حسِ مشترک کا خزانہ ہے غرض کہ وہ اُس معنی کو اسمین رکھتی ہے واضح ہو کہ تیسرے حسِ متخیلہ جن صورتون کو مرکب یا علیحدہ کرتی ہے مثل دو تین سر کا آدمی یا بے سر کا آدمی کی اُسکو خیالی کہتے ہین جو کہ اجزا اُسکے بواسطہ حواسِ ظاہری کے حسِ خیال مین آتے ہین اور خارج مین موجود ہین اسیلیے اُسکو بھی حواسِ ظاہری مین داخل کیا ہے اور متخیلہ جن چیزون کو اپنی طرف سے اختراع کرتی ہے کہ اُنکی کچھ اصل نہین ہے مثلاً سنا جاتا ہے کہ غول آدمیون کو راہ مین ہلاک کرتا ہے متخیلہ نے اُسکو ایک جانور درندہ اختراع کیا اور اُسکے دانت بھی تجویز کر لیے اسکو وہمی کہتے ہین جو کہ اجزا اُسکے خارج مین نہین ہین اسواسطے اُسکو عقلی مین شامل کیا ہے پس یہی فرق ہے وہمی اور خیالی مین یعنی اجزاے وہمی مبصرات سے تعلق نہین رکھتے ہین اور خیالی مبصرات سے تعلق رکھتے ہین اگر کسی صاحب کو شک ہو تو مطول کے حاشیہ مین دیکھ لے اور جو صورتین کہ حسِ خیالی مین بوسیلہ حسِ مشترک کے جمع ہوتی ہین یا جو معنی خاص حسِ وہم کے ذریعہ سے حافظہ مین آتے ہین اُنکو خیالی و وہمی نہین کہتے ہین اور بعضی چیزین ایسی ہین کہ اُسکو انسان دل مین پاتا ہے مثل شیرینی کھانے سے و خوشبو سونگھنے سے و راگ سننے سے یعنی اُنسے ایک مزہ و لذت دل کو حاصل ہوتا ہے اُسکو وجدان یعنی جاننا کہتے ہین اُسکو بھی مثل وہمی کے عقلی مین داخل کیا ہے جیسے اِس شعر مین شعر زاہد کو کیا ہے نعمت جنت کے ذکر سے ٭ جو لطف ہے شراب مین کوثر مین ہے کہان ٭ پس مشبہ و مشبہ بہ کے اقسام کا حال سن چکے دل سے بخوبی واضح ہو گا

نام حواس	مشبہ و مشبہ بہ حسی		مشبہ و مشبہ بہ عقلی		مشبہ عقلی و مشبہ بہ حسی		مشبہ حسی و مشبہ بہ عقلی	
حس باصرہ	رخسار	گل	علم (عقلی)	زندگی	آہ	کمند	جعد بافتہ	مصرع پیچیدہ
حس سامعہ	نالۂ بلبل	فریاد زاغ	(وہمی) کوئلے سیاہ و سرخ	دریائے مشک با موج طلا	سخن رنگین	چمن	بانگ صبح	آواز صور
حس شامہ	زلف	مشک	(وجدانی) لطف شراب	لطف کوثر	خلق	عطر	نکہت گل	بوئے پیراہن یوسف
حس ذائقہ	خون جگر	شراب	.	.	جان شیرین	نبات	شراب	کوثر
حس لامسہ	جسم	حریر	.	.	نرمی	پنبہ	آتش	غضب
حس خیالی	[illegible]	[illegible]	.	.	.	.	.	.

شاخ دوسری وجہ شبہ مین

وجہ شبہ وہ معنی ہے کہ مشبہ و مشبہ بہ سے خصوصیت رکھتی ہو اور ان دونون کے شریک ہونیکا انمین قصد کیا جاوے پس وجہ شبہ اوپر دو طرح کے ہوتی ہے یا تحقیقی یا تخییلی تحقیقی مثلاً دو انسان کالے و گورے کی اور صفتی مثلاً رخ و گل کی کہ انسان ذات مین شریک ہین الا وصف کالے و گورے مین جدا اور رخ و گل ذات مین علٰحدہ ہین مگر صفت رنگین مین شریک چونکہ اکثر حاجت وجہ شبہ صفتی کی پڑتی ہے اسلیے ان صفتون کو کہ جو وجہ شبہ ہوتی ہین تحریر کرتا ہون واضح ہو کہ صفت اوپر تین قسم کے ہے **صفت حقیقی** اور **صفت اضافی** اور **صفت اعتباری** **صفت حقیقی** اوپر دو قسم کے ہے ایک حسی و ایک عقلی صفت حسی مثل کیفیات جسمانیہ کے ہے اور کیفیتین باعتبار حواس کے پانچ ہین اول مدرک بہ بصر مثلاً رنگ و شکل و مقدار و حرکت و سیدھا پن و ٹیڑھا پن وغیرہ دوسرے مدرک بہ سامعہ مثلاً آواز قوی و ضعیف تیسرے مدرک بہ ذائقہ مثلاً ترشی و شیرینی و تلخی و پھیکاپن و سیٹھاپن و نمکین وغیرہ چوتھی مدرک بہ شامہ مثلاً خوشبو و بدبو پانچوین مدرک بہ لامسہ مثلاً نرمی و سختی و سردی و گرمی و خشکی و تری **صفت عقلی** مانند کیفیات نفسانیہ کے مثلاً علم و ذکا و معرفت و قدرت و کرم و سخاوت و حلم و غضب وغیرہ **صفت اضافی** کہ ذات مین پائی نجاوے اور دو چیز سے متعلق ہو مثلاً دلیل کو آفتاب سے تشبیہ دین پس یہ صفت ازالہ حجاب کی دونون کی ذات مین نہین ہے **صفت اعتباری** کہ اسکا مفہوم واقع مین نہو عقل نے اعتبار کر لیا ہو جیسے دندان غول بہرصورت وجہ شبہ تین قسم پر آتی ہے واحد یا مرکب یا متعدد قسم اول واحد یا حسی ہوتی ہے یا عقلی اگر طرفین تشبیہ حسی ہین تو وجہ شبہ اسکی حسی و عقلی دونون ہوتی ہین اور اگر طرفین تشبیہ عقلی ہے تو وجہ شبہ اسکی بجز عقلی کے حسی نہین ہوتی ہے کسواسطے کہ حس عقلی چیزون کو معلوم نہین کر سکتی ہے اور عقل حسی چیزون کو دریافت کر سکتی ہے پس وجہ شبہ واحد حسی مثلاً سرخی رخسار و گل کی تشبیہ مین و آواز صوت ضعیف و قوی کی تشبیہ مین و خوشبو سے زلف و عنبر کی تشبیہ مین و حلاوت شراب و کوثر کی تشبیہ مین و نرمی جلد جسم و حریر کی تشبیہ مین اور وجہ شبہ

صفت حقیقی

صفت اضافی / صفت اعتباری

واحد عقلی مثلاً جرات شجاع و شیر کی تشبیہ مین و ہدایت علم و نور کی تشبیہ
مین جو خوشی طبیعت عطر و خلق کی تشبیہ مین قسم دوسری مرکب کی وہ بھی حسی
ہوتی ہو یا عقلی مگر حسی اوپر چار طریقہ سے ہو طریقہ اول طرفین تشبیہ مفرد
جیسے اخگر کو چشم خروس کے ساتھ تشبیہ دین گول ہونے و سرخ و
مقدار مین مثال شعر سودا کا شعر رنجک ہو بہر مشق اور ڈا ایک سے کچھ
برق ❊ گولی بھی ڈھالتا ہو سحاب تگرگ باز ❊ رنجک و برق مفرد وجہ شبہ
روشنی دفعتہً چمکنا اور آنکھون کا جھپکنا دوسرے گولی و تگرگ مفرد وجہ
شبہ مدوری و مقدار طریقہ دوسرا طرفین تشبیہ مرکب جیسے
شعر استاد کا شعر رقص مین وہ مہروش ہو اسطرح سے جلوہ گر
جیسے آب موج زن مین عکس ہو خورشید کا ❊ معشوق کا رقص کرنا
اور اسکا کبھی آگے بڑھنا اور کبھی پیچھے ہٹنا اور چکپھیری لینا و سمٹ کر بیٹھ جانا شبہ اور
آفتاب کے عکس کا دریا مین پانی کی حرکت سے مضطرب ہونا اور کبھی
آگے آنا اور کبھی پیچھے جانا وغیرہ مشبہ بہ اور ایک شی روشن کا کسی صاف
شی مین نمودار ہونا حرکت مختلفہ کے ساتھ وجہ شبہ ہو طریقہ تیسرا
مشبہ مفرد حسی و مشبہ بہ مرکب حسی مثال شعر ہو چشم اسکی یا گل نرگس ہو
باغ مین ❊ ہو زلف اسکی یا کہین آتش پہ ہو دھوان ❊ چشم و زلف
مفرد مشبہ و نرگس باغ مین و آتش پہ دھوان مرکب مشبہ بہ و ہونا ایک
شی مدور کا بیچ جاے تر و تازہ و شگفتہ کے اور ایک شی پیچیدہ و سیاہ کا ہونا
روشن شی پر وجہ شبہ ہو طریقہ چوتھا مشبہ مرکب و مشبہ بہ مفرد
مثال شعر شاخ مین گل کی نزاکت یہ بہم پہونچی ہو ❊ شمع سان گرمی نظارہ سے
جاتی ہو پگھل ❊ گل یا شاخ مرکب مشبہ شمع مفرد مشبہ بہ اور ایک شی راست
و دراز پر سرخ شی کا ہونا وجہ شبہ ہو وجہ شبہ مرکب عقلی جیسے فائدہ مند ہونا
بڑی نفع کرنے والی چیز سے باوجود متحمل ہونے سختیون کے عالم بے عمل کی تشبیہ مین

ایسے گڈھے سے کہ اُسے گنتا ہین لادا کرین قسم تیسری متعدد وی
تین طرح پر آتی ہے اول متعدد حسی مثلاً سرخی و ملائمت رخ گل ہین اور
شاخ کی درازی و باریکی و پیچیدگی زلف و سنبل ہین دوسرے متعدد
عقلی مثال ہین شعر سودا کا شعر لب بان دانہ ردیدہ ایک بار گرہ * کھلے
جو کام سے میرے پڑے ہزار گرہ * وجہ شبہ اول قدرے آسان ہونا
بعدہ دشوار ہو جانا کسواسطے کہ ایک دانہ کے دونون حال کو عقدہ اور دو چیز سے
تشبیہ دی ہے تیسرے متعدد حسی و عقلی مثال شعر سودا کا شعر بادہ
معجون مبہی کی ہین ڈبیان دونون * آتی ہے جان مین جسے جنھین روح
ملک پابستان کو معجون مبہی کی ڈبیا سے تشبیہ دی ہے وجہ شبہ مدور ہونا حسی
ور غبت دلانا مرد کو عورت سے عقلی جبکہ عادت اہل بلاغت کی اسپر جاری ہے
کہ کبھی دو شی ضد ہون اسمین بھی تشبیہ دیتے ہین بطور مذاق کے مثلاً نامرد کو کہین
کہ شیر ہے یا رستم ہے اور بخیل کو کہین کہ حاتم ہے اسمین وجہ شبہ صفت مشبہ بہ کو اعتبار
کرتے ہین جیسے بہادری و سخاوت کو چنانچہ حال انکا اس جدول سے بخوبی واضح ہوگا

	واحد					
نام ارکان	حس باصرہ	حس سامعہ	حس شامہ	حس ذائقہ	حس لامسہ	عقلی
مشبہ	رخسار	صوت ضعیف	زلف	شراب	جسم	خلق
مشبہ بہ	گل	صوت قوی	مشک	کوثر	حریر	عطر
وجہ شبہ	سرخی	آواز	خوشبو	حلاوت	نرمی جلد	خوشی طبع

مرکب

نام	ہر دو مفرد حسی	ہر دو مرکب حسی	مشبہ مفرد حسی مشبہ بہ مرکب	مشبہ مرکب مشبہ بہ مفرد حسی	مرکب عقلی
مشبہ	اخگر	رقص میں آگے بڑھنا و پیچھے ہٹنا و چکر دیکے لینا وغیرہ	زلف	گل بارخ	عالم بے عمل
مشبہ بہ	چشم خروس	عکس آفتاب کا پانی میں حرکت مضطرب ہونا	دھوئیں کا آتش ہونا	شمع	گدھے پر کتابوں کا لدا ہونا
وجہ شبہ	مدور سرخی و مقدار	روشن چیز کا صاف شے میں حرکت مختلفہ کرنا	شے پیچیدہ و سیاہ کا ہونا روشن شے پر	شے راست و دراز پر سرخ چیز کا ہونا	فائدہ مند شے نا پڑی دفع کرنے کے والی چیز کا باوجود محنت کشی سے

متعدد

نام	کل وجہ شبہ حسی	کل وجہ شبہ عقلی	وجہ شبہ بعض حسی بعض عقلی
مشبہ	زلف	دانۂ روئیدہ	پستان
مشبہ بہ	سنبل	اناگ یہ دکھلی ہزار گرہ پڑی	ڈبیا معجون مبہی
وجہ شبہ	درازی و باریکی و پیچیدگی	اول قدرے آسان بعدہ دشوار ہونا	مدور ہونا و بڑا ہونا حسی / رغبت دلانا مرد کو عورت کے عقلی

شاخ تیسری حروف تشبیہ میں

حروف تشبیہ کئی ہیں جیسے مانند و مثل و ہمچو و چون اور ہندی میں جوں و جیسے و سوا اسکے

شاخ چوتھی غرض تشبیہ میں

غرض تشبیہ سے یہ ہوتی ہے کہ مشبہ کا حسن یا قبح یا اور امر بیان کیا جاوے اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ غرض مشبہ بہ کی طرف راجع ہوتی ہے پس غرض تشبیہ اوپر دو قسم کے ہے قسم اول راجع مشبہ بہ طریقہ پر دو اول مشبہ کا وجود ممکن ہو مگر ممتنع ہونے کے دعوے کو ثابت کریں مثال شعر ابراہیم ذوق کا شعر تجھ سے دیکھا سکو اور تجھکو نہ دیکھا جوں گا * تو رہا آنکھوں میں اور آنکھوں سے پنہاں ہی رہا * یہ دعوی کیا ہے کہ معشوق باوجود آنکھوں میں آنے کے پوشیدہ ہے اور یہ امر ممتنع ہے جب اسکے تشبیہ دی ہے دعوی ثابت ہوگیا دوسرے مشبہ کا حال بیان کرنا منظور ہو مثال شعر سودا کا شعر رکھتا ہے یہ غرور کو جوں غنچہ

سر بلند ٭ جون جادہ خاکسار کو دے ہر زمین پہ ڈال ٭ یہ غرور کی سر بلندی اور خاکساری کی
پستی نیزہ و جادہ سے واضح ہوئی تیسرے مشبہ کے حال کی مقدار کا بیان مقصود
ہو جیسے سیاہ کپڑے کی تشبیہ زاغ سے اور زلف کی درازی کی تشبیہ خضر سے
معلوم ہوئی چوتھے مشبہ کا حال دلنشین سننے والے کے ہو مثلاً شعر سودا کا شعر
نہین ہوا طالب رزق آسمان سے کہ مجھے ٭ یقین ہے کاسہ وارون مین کچھ نہین ہوتا ٭
کاسہ وارون کی تشبیہ دینے سے نہ دینا رزق آسمان کا دلنشین ہو گیا پانچوین شے کی
زینت منظور ہو مثلاً گوہر کی تشبیہ سے دانتون کی رونق اور دیو کی تشبیہ سے بدرونقی
ظاہر ہو چھٹے مشبہ کا نادر ہونا یہ دو قسم پر ہے ایک یہ کہ مشبہ بہ کہ جسکے واسطے سے
مشبہ نادر ہو جاتا ہے بذاتہ نادر ہو یا بذاتہ نادر نہ ہو مشبہ کے ملنے سے
نادر ہو جاوے مثال دونون قسم کی یہ دو شعر سودا کے ہین شعر فندق پا
لگی کہنے کہ نہ دیکھا ہوگا ٭ سرو کے بیچ سے پھولا گل اور رنگ اتنا ٭ دیگر
زلف یون بکھری ہوئی چہرہ پہ ملتی ہو دل ٭ جسطرح ایک کھلونے پہ ہٹین دو بالکے ٭
سرو کی بیچ سے گل اور رنگ کا کھلنا فی نفسہ نادر ہے اور دو لڑکونکا ایک کھلونے پہ ہٹ کرنا
فی نفسہ نادر نہین ہے قسم دوسری راجع بمشبہ بہ دو طرح پر ہے اول یہ کہ جس چیز مین وجہ شبہ
ناقص ہو اسکو مشبہ بہ کرین اور ادعا کرین کہ وہ ناقص کامل ہے مثال شعر سودا کا شعر آئینہ خانہ
انہین ہوا ایسا کہ ایک بیت ٭ موزون نہ اس صفا سے گلستان مین ہو کبھو ٭ صفائی
بیت کتاب گلستان کی اس مرتبہ مین ہے کہ آئینہ خانہ کو اس سے تشبیہ دی ہے دوسری جسکی طرف
اہتمام ہوا جسے مشبہ بہ کرین اور غرض تشبیہ کی اس اہتمام سے ہو مثال شعر سودا کا شعر اک لب
نان کے لیے حیران ہے تمام شہر بشہر ٭ مثل ماہ نو پھرتے ہین عالی ہمتان ٭ اس شعر مین عالی
ہمتون کے لب نان کے واسطے شہر بشہر پھرنے کو ماہ نو کی تشبیہ سے ثابت کرتا ہے اور کچھ ماہ نو روٹی
واسطے گردش نہین کرتا ہے فقط گردش اور مدوری سے ادعا ہے اور شکل مشبہ و مشبہ بہ کی برابری کا قصد ہو تو اسکو
اتنا کچھ ہین ایسی تشبیہ کو کہتے ہین جیسے شعر تیرے روے عرق آلودہ اور کانون کے
موتی کا بیان کیا ہے اس لطافت دونون ہین برابر کا ٭ اس جدول سے معلوم ہوگا

نام	ممتنع وجود ممکنہ	اظہار حال مشبہ	اظہار مقدار حال	دلنشین حال	زینت مشبہ	ندرت مشبہ: فی نفسہ ہو	ندرت مشبہ: فی نفسہ نہ ہو	اثبات رونق مشبہ بہ	اثبات اہتمام مشبہ بہ	تشابہ
	غرض راجع بہ مشبہ							غرض راجع بہ مشبہ بہ		
مشبہ	وجود معشوق	پرغرور + خاکسار	زلف	آسمان	دندان	فندق پا	زلف بکھری کا دل اپنانا	آئینہ خانہ	عالی ہمت نبات	روی عرق آلودہ
مشبہ بہ	نگاہ	نیزہ + جادہ	عمر خضر	کاسۂ واژون	گوہر	تیغ سرزمین گل از رنگ کا ہونا	دو لڑکوں کا ایک کھلونے پر جھگڑا کرنا	بیت گلستان	ماہ نو	گوہر
وجہ شبہ	ایک شی موجود ہو مگر دکھائی نہیں دیتی	سربلندی × پامالی	درازی	مدوری و جوف	چمک	سرخ شی کا ہونا اور زرد شی کے پیچھے	دو شی کا ایک شی پر تکرار کرنا	صفا	بلندی مدوری	آب و تاب
غرض تشبیہ	پوشیدگی	بہتری + بدتری	لا انتہا	عام منفعت	رونق	نادر	طرفگی	کمال خوبی	گردش	برابری

شاخ پانچوین تقسیم تشبیہ مین

واضح ہو کہ تشبیہ باعتبار مشبہ و مشبہ بہ و وجہ شبہ و غرض تشبیہ کے انسیس انواع پر ہی پس وہ چار شعبون مین بیان کیجاتی ہین

شعبہ پہلا

باعتبار مشبہ و مشبہ بہ کے ساتھ قسم ہی اول مشبہ و مشبہ بہ مفرد بے قید جیسے تشبیہ رخسار کی گل سے اور شجاع کی شیر سے اور علم کی نور سے دوسرے مشبہ مشبہ بہ مفرد باقید مثلاً سعی بفائدہ کی تشبیہ نقش روے آب سے مشبہ مین بفائدہ اور مشبہ بہ مین روے آب کی قید ہی تیسرے ایک اُن دونون مین سے مفرد مقید ہوا اور دوسرا مفرد غیر مقید مثال شراحبتہ کی شمشیر سے چوتھے دونون مرکب ہون مثال شعر سودا کا شعر رقص مین وہ مہروش ہی اسطرح سے جاوہ گر ٭ جیسے آب موج زن مین عکس ہو خورشید کا ٭ چنانچہ اسکی تشریح اوپر گذر چکی پانچوین ایک مفرد اور دوسرا مرکب مثال شعر نکر ساقی مجھے مائل کہ مینا میری نظرون مین یون لگے ہی مثل خاکستر کہ جسمین آگ پنہان ہی ٭ مینا مفرد اور آگ خاکستر آلودہ مرکب چھٹے دونون متعدد ہون مگر یہ دو طرح پر ہی ایک یہ کہ کئی مشبہ ایک جا ہون وبعدہ کئی مشبہ بہ ہون مثال شعر ہنسے ہی کوٹھے پہ یوسف اپنے مین زیر دیوار رو رہا ہون ٭ عزیزو دیکھو مری نظر سے فلک پہ بجلی زمین پہ باران ٭ دوسرے ایک مشبہ مشبہ بہ باہم ذکر کرین وبعدہ اور ایک مشبہ مشبہ بہ ذکر کرین علی ہذا القیاس مثال شعر زلف سنبل رخ ہی گل اور چشم بادام سیاہ ٭ قد ہی سرو بوستان و لب ہی یاقوت یمن ٭ ساتوین ایک واحد دوسرا متعدد مگر یہ بھی دو طرح پر ایک مشبہ واحد و مشبہ بہ متعدد مثال شعر سمور و قاقم و سنجاب ہو سراپا مین منعم کو ٭ رکھے ہین آسرا اسکی قیچ کنج ولنگ آتش کا ٭ آتش کی ان چند چیزون سے تشبیہ ہی دوسرے مشبہ متعدد و مشبہ بہ واحد مثال شعر دل کو میان خط و زلف تو جو رکھے ہی عدل ہی ٭ ایک مرغ ناتوان جسکے لیے ہین دام دو ٭ مشبہ خط و زلف و مشبہ بہ دام ہی

شعبہ دوسرا

باعتبار وجہ شبہ کے چھ قسم ہے تمثیل غیر تمثیل - مجمل مفصل قریب - بعید اول تمثیل وہ ہی کہ وجہ شبہ کئی چیز سے مرکب ہووے مثلاً شعر دلا یہ وُہ کہا دے مانگ اُس شوخ سیحا کی ÷ مجھے ناگن نظر آوے ہیر اُسکے بال مین سنگ موتی کی ÷ وجہ شبہ سیاہ چیز مین سفید چیزون کا ہونا دوسرے غیر تمثیل وہ ہی کہ مفرد ہووے مثال شعر ناسخ کا شعر کیا ہی دھوکا مجھے مستی کی ادواہٹ نے دیا ÷ وہن یار کو مین غنچۂ سوسن سمجھا ÷ وجہ شبہ ادواہٹ ہی تیسرے مجمل وہ ہی کہ جسمین وجہ شبہ مذکور نہ ہو مثال شعر ابراہیم ذوق کا شعر نگہ کیا اور مژہ کیا ہم تو دونون کو بلا سمجھے ÷ اِسے تیر قضا اُسکو سپہ تیر قضا سمجھے ÷ وجہ شبہ اسمین درازی پر چوڑی شی کا ہونا چوتھے مفصل وہ تشبیہ ہی کہ وجہ شبہ یا وہ چیز کہ وجہ شبہ اُسکو لازم ہو بیان کیجاوے مثال شعر رکھتا ہی پُر غرور کو جون نیزہ سر بلند ÷ جون جادہ خاکسار کو دیتے ہین نیچے ڈال ÷ پُر غرور و خاکسار مشبہ نیزہ و جادہ مشبہ بہ سر بلند و نیچے ڈالنا وجہ شبہ ہی پانچوین قریب مبتذل وہ ہی کہ وجہ شبہ اُسکی بہت ظاہر ہووے اور جلدی سمجھ مین آوے مثال شعر نہین ہی شبانہ سرمہ کا قریب چشم نگر وہی ÷ زبان باہر نکالے حسن کی گرمی سے آہو کر چھٹے بعید غریب وہ تشبیہ ہو کہ مشبہ سے مشبہ بہ کی طرف ذہن بعد فکر منتقل ہو مثال شعر کب اُسکو گوش کرتے تھا جہان مین اہل کمال ÷ یہ سنگریزہ ہوا ہی در عدن مجھ سے ÷
سنگریزہ سے مراد یہان سخن ہے تشبیہ سخن سے دُر عدن کی تشبیہ واضح ہوگی

شعبہ تیسرا

باعتبار غرض تشبیہ کی تقسیم دو قسم پر ہے اول مقبول دوسرے مردود مقبول یہ کہ غرض اُس سے اچھی طرح سے ظاہر ہوا اور تشبیہ مردود وہ ہی کہ غرض تشبیہ بخوبی واضح نہو چنانچہ یہ دونون مثالون کے دو شعر ابراہیم ذوق کے ہین شعر دوزخ بھی جا سے نالۂ دل سن مریہ پھول ÷ لادین جو آہ کو شرارے فشانیون مین ہم ÷ شعر اُس خال رخ
پہ جمع ہوئے قطرہ عرق ÷ ہندو اسیر دیکھے ہین دریائیون مین ہم ÷

شعبہ چوتھا

تقسیم تشبیہ باعتبار ذات کے دو قسم پر ہے موکد۔ مرسل۔ موکد اسکو کہتے ہین کہ حرف تشبیہ نہو فقط مشبہ بہ کی طرف اضافت کرین اور مرسل مین حرف تشبیہ بیان کیا جاوے چنانچہ یہ شعر مثال ہر شعر مری زبان ہے ملک سخن مین اک خیاط ٭ عروس معنی کا ہو ٹھیک پیرہن مجھسے ٭ شعر ساقی مجھے وہ فاتل کہ بینا میری نظرون مین ٭ گئے ہو شش خاک کہ اسمین آگ پنہان ہے ٭ اسکا حال اس جدول سے بخوبی واضح ہوگا

تقسیم تشبیہ باعتبار مشبہ و مشبہ بہ

	نام قسم تشبیہ	شعر مثال	مشبہ	مشبہ بہ	[illegible]	وجہ شبہ	[illegible]	غرض تشبیہ	[illegible]	قسم ذات تشبیہ
۱	[illegible]	چمن مین کس کی مدارات ہے یہ تو نسیم کہ صبح غنچے کے سب عطردان کھولدیے	غنچہ	عطردان	[illegible]	خوشبو	[illegible]	مدارات	[illegible]	موکد
۲	[illegible]	بخشتی ہے گل نو رستہ کی رنگ آمیزی پوشش چھینٹ قلمکار بہر دشت و جبل	گل نو رستہ	چھینٹ قلمکار	[illegible]	رنگ آمیزی	[illegible]	رونق دشت و جبل	[illegible]	ایضاً
۳	[illegible]	تار بارش مین پروتے ہین گہر تاکہ گرے ہار پہنانے کو اشجار کے ہر سو بادل	تگرگ با تار بارش	گوہر	ایضاً	شکل مدور و سفید و براق و مسلسل	[illegible]	آراستگی اشجار	ایضاً	ایضاً
۴	[illegible]	رقص مین وہ مہوش ہے اسطرح جلوہ گر جیسے آب موج زن مین عکس مہ خورشید کا	[illegible]	[illegible]	ایضاً	[illegible]	[illegible]	خوبی حرکت رقص	[illegible]	مرسل

مرسل	[illegible]	حقارت	[illegible]	سرخ شی کا سفید چیز مین ہونا	ایضاً	آگ خاکستر آلودہ	مینا	مگر ساقی مجھے مائل کہ مینا میری نظروں مین لگے ہی مثل خاکستر کہ اسمین آگ پنہان ہی	[illegible]	۵
مؤکد	[illegible]	ندرت	حسی حسی	بلندی پر روشنی پستی مین پانی	ایضاً	باران و برق	رونا و ہنسنا	ہنسے ہی کو ٹھے پہ یوسف اپنے مین [illegible] عزیزو دیکھو مری نظر سے فلک پہ بجلی زمین پہ باران	[illegible]	۶
ایضاً	[illegible]	زیبائش	ایضاً	سیاہ + سرخ + مدور دراز × سرخ	ایضاً	سنبل + گل + بادام سرو + یاقوت	زلف + رخ + چشم قد × لب	زلف سنبل رخ ہی گل اور چشم بادام سیاہ قد ہی سرو بوستان و لب ہی یاقوت یمن	[illegible]	
ایضاً	[illegible]	درجۂ مساوات	[illegible]	اشیاء گرم سرما کے	ایضاً	سمور + قاقم + سنجاب	آتش	سمور و قاقم و سنجاب ہی سرما مین منعم کو رکھے ہین آئے سر امسکین شیخ لنگ آتش کا	[illegible]	۷
ایضاً	[illegible]	ناتوانی دل	[illegible]	دو شی مین ایک شی کا گرفتار ہونا	ایضاً	دام	خط + زلف	دل کو میان (خط و زلف) جو رکھے ہی عدل ہی ایک مرغ ناتوان جسکے لیے ہین دام دو	[illegible]	۸

تقسیم تشبیہ باعتبار وجہ شبہ

۸	تمثیل	دلا پہ ڈر کہا دے مانگ اُس شنگ مسیحا کی / جیسے باگھونٹ دے ہیرا کھرل مین سنگ موسیٰ کی	مانگ پہ ڈر	ہیرا کھرل مین سنگ موسیٰ کی	ایضاً	شو سفید براق کا سیاہ چیز مین ہونا	مرکب حسی	رونق سیاہ و سفید	زینت	موکد
۹	غیر تمثیل	کیا ہی دھو کا دیا ستی کی اور دابٹ نے مجھے / دہن یار کو مین غنچہ سوسن سمجھا	دہن سی مالیدہ	غنچہ سوسن	ایضاً	اور ادہن	واحد حسی / [illegible]	زیبائش تنگی دہن	تزئین و اظہار حال	ایضاً
۱۰	مجمل	نگہ کیا اور مژہ کیا ہمتو دونوں کو بلا سمجھے / اسے تیر قضا اُسکو پر تیر قضا سمجھے	نگہ و مژہ	تیر و پر تیر	عقلی و حسی	شے دراز پر چوڑی شے کا ہونا	مرکب حسی / [illegible]	ضرر	اظہار حال	ایضاً
۱۱	مفصل	رکھتا ہے پرغرور کو جون نیزہ سربلند / جون جادہ خاکسار کو دے ہے زمین پہ ڈال	پرغرور + خاکسار	نیزہ + جادہ	ایضاً	بلندی + پستی	متعدد حسی	بہتری + خرابی	ایضاً	مرسل
۱۲	قریب	بہنین و نبالہ سرمہ کا قریب چشم کے گرد ہے / زبان باہر نکالے حسن کی گرمی سے آہو ہے	چشم و نبالہ و سرمہ	آہو زبان نکالا ہوا	ہر دو حسی	سیاہی درازی	واحد حسی / [illegible]	زیبائش چشم	زینت	موکد
۱۳	بعید	کب اُسکو گوش کرے تھا جہان میں اہل کمال / یہ سنگریزہ ہوا ہے در عدن مجھ سے	سنگریزہ	در عدن	ایضاً	آب و تاب سخن	مرکب حسی / [illegible]	زیبائش کلام	ایضاً	ایضاً

		تقسیم تشبیہ باعتبار غرض تشبیہ								
۱۴	مقبول	دوزخ بھی جائے نالۂ دل من مزید بھول لائیں جو آہ کو شرر افشانیوں میں ہم	آہ شرربار	دوزخ	[illegible] عقلی	حرارت	واحد عقلی	سوز و گداز	اظہار حال	موکد
۱۵	مردود	اس خال رخ پہ جمع ہوئے قطرۂ عرق ہندو اسیر دیکھے ہیں دریا ئیوں میں ہم	خال با قطرۂ عرق	ہندو و دریائی	[illegible] حسی	سیاہ چیز درمیان شئ سفید	مرکب حسی	ندرت	ندرت یا قلت نظیر	ایضاً
		تقسیم تشبیہ باعتبار ذات تشبیہ								
۱۶	موکد	مری زبان ہر ملک سخن میں اک خیاط عروس معنی کا ہو ٹھیک پیرہن مجھ سے	معنی	عروس	[illegible] عقلی بہ حسی	آراستگی	واحد عقلی	خوبی زبان	اظہار حال	ایضاً
۱۷	مرسل	نکر ساقی مجھے مائل کہ شیشہ مری نظروں میں لگے ہے مثل خاکستر کہ اس میں آگ پنہاں ہے	مینا	آگ خاکستر آلودہ	[illegible] حسی	سرخ شئ کا سفید چیز میں ہونا	مرکب حسی	حقارت	تقبیح	مرسل

نہال دوسرا استعارہ کے بیان مین

استعارہ مجاز کی قسمون مین ایک قسم ہی اور مجاز اُس لفظ کو کہتے ہین کہ معنی حقیقی کے خلاف دوسرے معنی مین استعمال کیا جاوے کسواسطے کہ علم بیان مین مقصد اصلی بحث مجاز کی ہی کہ ایک معنی کا مختلف طریقون مین ادا کرنا مجاز کا ممکن ہی نہ حقیقت کا پس حقیقت و مجاز کو معلوم کرنا ضرور ہی واضح ہو کہ حقیقت وہ کلمہ ہی کہ جس معنی کے واسطے وضع کیا گیا ہی اُسی معنی مین اُسکو استعمال کرین اور اگر اُسی کلمہ کو اُس معنی کے خلاف یعنی دوسرے معنی مین استعمال کرین اُسکو مجاز کہتے ہین کسواسطے کہ حقیقت کے معنی ثابت ہونے والے کے ہین اور اُس کلمہ کو کہ جو اپنے معنی اصلی مین مستعمل ہو حقیقت اسواسطے کہتے ہین کہ وہ اپنے مکان اصلی مین ثابت ہی اور مکان اصلی کلمہ کا وہ معنی ہی کہ جسکے واسطے وہ لفظ بنایا گیا ہی اور مجاز کے معنی گذرنے والے کے ہین اور اُس کلمہ کو کہ جو اپنے معنی اصلی کے غیر مین استعمال کیا گیا ہی مجاز اسواسطے کہتے ہین کہ اسنے مکان اصلی کو چھوڑ دیا ہی غرض کہ لفظ کو معنی مجازی مین استعمال کرنے کے واسطے ایک علاقہ ضرور ہی کیونکہ اگر معنی حقیقی اور معنی مجازی مین کوئی علاقہ نہ ہوگا تو اس لفظ کا اُس معنی غیر مین استعمال کرنا غلط ہوگا مثلاً کسی کو کتاب کی طرف اشارہ کرکے کہین کہ لے تو اس گھوڑے کو لے یہ استعمال غلط ہی کسواسطے کہ کتاب اور گھوڑے مین کچھ علاقہ نہین ہی اگر حقیقت و مجاز مین علاقہ سوا تشبیہ کے اور کوئی چیز کا ہو تو اُسکو مجاز مرسل کہتے ہین جیسے لفظ دست کہ معنی قدرت کے ہین کیونکہ دست و قدرت مین علاقہ سبب و مسبب کا ہی یعنی دست قدرت کا سبب ہی اسواسطے دست کے لفظ کو قدرت کے معنی مین مستعمل کر لیا ہو اگر علاقہ مشابہت کا ہو تو اُسکو استعارہ کہتے ہین پس اگر مشبہ بہ کو ذکر کرین اور مشبہ کو ترک اُسکو استعارہ بالتصریح کہتے ہین مثلاً ماہ یا آفتاب کہین اور اُس سے رخسارہ یا معشوق مراد ہو یا نرگس اور بادام اور صاد کہین اور اُس سے چشم مراد ہو علی ہذا القیاس چنانچہ اس شعر مین

شعر صنم بنا تو خدائی مین کیا نہ تجھکو ہوا ٭ ہزار حیف کہ تو بت ہوا خدا نہ ہوا ٭

صنم معنی بت کے ہین اور یہان مراد مشبہ ہی یعنی معشوق اسکو استعارہ بالتصریح اسواسطے کہتے ہین کہ مانند ایسی لفظ صنم کا مثلاً واسطے معشوق کے صریح ہی اور اگر مشبہ بہ کو ترک کرین

اور مشبہ کو مذکور اُسکو استعارہ بالکنایہ کہتے ہین جیسے اس شعر مین شعر جو سوے جیسے ہین ہم نگرون سبب یہہ ہو کہ دل کے زخم کو مژگان سے ہین رفو کرتے ظاہر ہو کہ مژگان کو حقیقت مین اسقدر سختی نہین ہوتی ہو کہ رفو کرے پس معلوم ہوا کہ اُسکو سوزن سے تشبیہ دی ہو لیکن مشبہ بہ یعنی سوزن کو ترک کیا ہو اور مشبہ یعنی مژگان کو مذکور کیا اور اُسکو استعارہ بالکنایہ اسواسطے کہتے ہین کہ اُسکو استعارہ ہونا صریح نہین معلوم ہوتا اور تصریح نکرنے کا نام کنایہ ہو پس یہ استعارہ بطور کنایہ کے ہوا چنانچہ ان دونون کا حال دو شگوفون مین لکھا جاتا ہو

شگوفہ پہلا استعارہ بالتصریح مین

استعارہ مین مشبہ کو بعینہ مشبہ بہ ہونے کا ادعا کرتے ہین خواہ مشبہ بہ مذکور ہو جیسے استعارہ بالتصریح مین خواہ مشبہ بہ مذکور نہو جیسے استعارہ بالکنایہ مین مگر ان دونون صورت مین مشبہ بہ کو مستعار منہ کہتے ہین اور اُس لفظ کو جو مشبہ بہ کے معنی پر دلالت کرے مستعار کہتے ہین اور مشبہ کے معنی کو مستعار لہ کہتے ہین حاصل یہ ہو کہ معنی شیر کے یعنی جانور درندہ معروف مستعار منہ ہو یعنی مانگا گیا اس سے اور فقط لفظ شیر کا مستعار یعنی مانگا ہوا اور معنی شجاع کے یعنی شخص خاص مستعار لہ ہو یعنی مانگا ہوا واسطے اُسکے اور اگر مشبہ کو بعینہ مشبہ بہ نہ ٹھہرایا جاوے تو بعضے مقام پر تعجب کرنا صحیح نہوگا مثلاً معشوق شب کو عاشق کے یہان آجاوے تو عاشق از روے تعجب کے کہے کہ رات کو میرے یہان آفتاب آیا ہو پس اگر معشوق کو بعینہ آفتاب نہ ٹھہرایا ہوتا تو اس جاے مین تعجب کرنا بے معنی تھا اب معلوم کرنا چاہیے کہ استعارہ مین دو امر ہوتے ہین ایک یہ کہ مشبہ کو مشبہ بہ کے جنس سے ٹھہرا لیتے ہین بطریق تاویل کے اور دوسرے یہ کہ ایک ایسا قرینہ قائم ہوتا ہو کہ اُس سے ثابت ہوتا ہو کہ اس لفظ سے شی معروف مراد نہین ہو بلکہ خلاف اُسکے مراد ہو اول مشبہ کو مشبہ بہ کی جنس سے اسطرح قرار دیتے ہین کہ مثلاً لفظ شیر استعارہ کے دو معنی ٹھہرا کے ایک معنی مشہور کہ جسمین جسم و بہادری و پنجہ و دُم و درندگی ہو اور دوسرے معنی کہ جسمین انسان کی اور بہادری ہو پس لفظ شیر کو ایک دوسرے معنی مین استعمال کرنے کا نام استعارہ ہو چنانچہ استعارہ و کذب مین یہی فرق ہو دوسرے قرینہ استعارہ کا کبھی ایک

چیز ہوتی ہی اور کبھی کئی چیزین مثال اول کی شعر آفتاب روز سشتاقان ہو یارب جلوہ گر شام تنہائی بسر ہوتی ہی کیونکر دیکھیے ✤ روز مشتاقان کے قرینہ سے معلوم ہوا کہ آفتاب سے یہان مراد معشوق ہی مثال دوسری شعر بزم مین خورشید اپنا محو مدہوشی رہا ✤ شام سے تا صبح گرم شغل مے نوشی رہا ✤ بزم اور مدہوشی اور شام سے صبح تک گرم مے نوشی رہنے سے معلوم ہوا کہ خورشید سے مراد معشوق ہی پوشیدہ نرہے کہ جیسے تشبیہ باعتبار ارکان کے کئی نوع ہوگئی تھی اسی طرح سے استعارہ بھی کئی قسم ہوتا ہی اول باعتبار مستعار منہ و مستعار لہ کے دوسری باعتبار وجہ شبہ کے کہ اسکو استعارہ کی بحث مین وجہ جامع کہتے ہین تیسری باعتبار ان تینون کے چوتھی باعتبار اُن چیزون کے کہ سوا ان تینون کے ہین پس ان چارون کو چار پوست مین بیان کیا جاتا ہی

پوست پہلا تقسیم استعارہ مین باعتبار طرفین کے

یہ اوپر دو قسم کے ہی اول یہ کہ مستعار منہ و مستعار لہ ایک شے مین اکٹھا ہون جیسے لفظ زندگی سے مراد ہدایت ہو اور آنکھ والا مراد صاحب علم ہو کیونکہ زندگی اور ہدایت اور آنکھین و علم ایک شخص مین اکٹھا ہو سکتے ہین یعنی جائز ہی کہ ایک شخص زندہ ہو اور ہدایت بھی رکھتا ہو علی ہذا القیاس پس اس استعارہ کو وفاقیہ کہتے ہین اسواسطے کہ یہ دونون چیزین ایک شے مین موافقت رکھتی ہین دوسری یہ کہ مستعار منہ و مستعار لہ ایک شے مین اکٹھا نہو مثلاً شخص مرے ہوے کو بسبب نام نیک کے زندہ کہین اسکو عنادیہ کہتے ہین اسواسطے کہ یہ دونون چیزین آپس مین دشمنی رکھتی ہین اور ایک شے مین اکٹھا نہین ہو سکتی ہین اور بخیل کو حاتم کہین یا نامرد کو رستم کو بطریق ظرافت کے یہ بھی عنادیہ کی قسم سے ہی

پوست دوسرا تقسیم استعارہ مین باعتبار وجہ جامع کے

یہ اوپر چار قسم کے ہی اول یہ کہ وجہ جامع مستعار منہ و مستعار لہ کے معنی کا جز ہو مثلاً دوڑنے کو استعارہ اُڑنے کے ساتھ کہ فلانا قاصد اوڑگیا یعنی دوڑگیا وجہ جامع اسمین قطع مسافت ہی پس دوڑنا مستعار لہ اور اوڑنا مستعار منہ مین یہ حرکت قطع مسافت کی شریک ہی اگرچہ

دونون مین کم اور اونسے بہت زیادہ ہو دوسرے یہ کہ وجہ جامع طرفین کے معنی سے خارج ہو مثلاً استعارہ شیر کا مرد بہادر کے واسطے کیونکہ بہادری شیر و انسان کے لیے وصف ہو ذات مین داخل نہین ہو پس وجہ جامع کہ بہادری ہو دونون سے خارج ہو اور اسی قبیل سے ہو گل کہنا رخسار کو اور لعل و یاقوت لب کو اور سرو قد کو اور زنگی زلف اور خال کو علی ہذا القیاس کہ اسمین سرخی و راستی و سیاہی وجہ جامع ہو تیسرے یہ ہو کہ وجہ جامع ابتدا سے نظر مین معلوم ہو جاوے بغیر فکر اور غور کے جیسے تشبیہ مین گذرا مثلاً ماہ اور آفتاب سے استعارہ کرین رخسار و گل سے علی ہذا القیاس یہ بات ظاہر ہو کہ روشنی اور رنگینی وجہ جامع ہو اور اسکو استعارہ عامیہ کہتے ہین اسواسطے کہ وجہ جامع اسکی سب پر ظاہر ہو چوتھے یہ کہ وجہ جامع اسکی بجز خاص لوگون کے اور کوئی نہین دریافت کر سکتا جیسے اس مصرع مین مصرع

تری محفل مین شیشہ ہچکیان لے لے کے روتا ہو ۞ وجہ جامع اسمین ہو آواز کا اچھی طرح سے نکلنا اور بند ہو جانا اسکو استعارہ غریبہ کہتے ہین اور یہ شعر سودا کا بھی اسی قسم کا ہو شعر جسکی آواز سے ہون رونگٹے سو ہان کھڑے ۞ وہ صحبت نے دیا سلسلہ پاہو کو ۞ سوہن کے دندانون کی تشبیہ رونگٹون کے ساتھ دی ہے

پوست تیسرا تقسیم استعارہ مین باعتبار مستعار لہ و مستعار منہ و وجہ جامع

معلوم کیا چاہیے کہ مستعار لہ و مستعار منہ اور وجہ جامع یا حسی ہون یا عقلی یعنی ایک حسی ہو دوسرا عقلی یا وجہ جامع حسی ہو یا عقلی ہو انکی تقسیم کے سبب سے ۞ استعارہ چھ قسم پہ آتا ہو قسم اول یہ کہ مستعار منہ و مستعار لہ و وجہ جامع تینون حسی ہون جیسے گل آفتاب سے رخ کا اور شراب سے لعاب دہن معشوق کا اور آواز سے صدائے ہیبت ناک کا اور مشک سے زلف کا اور برگ گل سے جسم معشوق کا استعارہ ہو مثال شعر سودا کا شعر تمہین بن مجکو آتے دیکھ باد سحر یہ گھبرائی ۞ ساغر جب تک لاوین تورے سبو کو جام کیا ۞ غنچہ کا استعارہ سبو سے اور گل کا جام سے ہو مثال شعر ابراہیم ذوق کا شعر کر نیشہ سے فریادیون کے نامہ پیچیدہ کو ۞ لب پہ رکھ کر پھونکیے اپنا ہو نالہ عشق کا ۞ دہن کی آواز کو صور کے نالہ کے ساتھ استعارہ کیا ہو قسم دوسری یعنی دونون طرف

حسّی ہون اور وجہ جامع عقلی جیسے استعارہ انسانِ بہادر کا شیر سے کہ وجہ جامع بہادری عقلی قسم تیسری یعنی مستعار منہ حسّی اور مستعار لہ و وجہ جامع عقلی ہون مثلاً کوئی شخص بعد کوشش بہت کے عاجز ہوکر باز رہے تو اُسکو کہین کہ فلان شخص بیٹھ رہا پس بیٹھنا حسّی ہے اور باز رہنا عقلی اور وجہ جامع سکونت و اطمینان ہے مثال **شعر** مجھے جنت سے ساقی کم نہین ہے بزم خوبان کی ✲ کہ یان حورون کے ہاتھون سے ملے ہے جام کوثر کا ✲ کوثر مستعار لہ عقلی اور شراب مستعار منہ حسّی ہے تعلق ذائقہ سے رکھتی ہے **قسم چوتھی** یعنی مستعار لہ حسّی اور مستعار منہ وجہ جامع عقلی ہو جیسے قد معشوق کو استعارہ کرین قیامت سے **قسم پانچوین** یعنی تینون عقلی ہون مثلاً خواب کو موت سے استعارہ کرین **قسم چھٹی** یعنی طرفین حسّی ہوا اور وجہ جامع مرکب حسّی و عقلی ہو جیسے شخص جلیل القدر کو آفتاب سے استعارہ کرین حسن اور بزرگی نشان ہین ✣

پوست چوتھا تقسیم استعارہ مین باعتبار انکے جو کہ ان تینون سے زیادہ ہین

واضح ہو کہ استعارہ باعتبار لفظ مستعار کے دو قسم ہے اصلیہ اور تبعیہ **اول اصلیہ** وہ ہے کہ لفظ مستعار یعنی جسکے معنی مستعار منہ ہوتے ہین وہ اسم جنس ہو اور اسم جنس اُسکو کہتے ہین کہ وہ اسم ایسی شی پر دلالت کرے کہ اُسکو بہت چیزین لازم ہون باعتبار وصف کے جیسے شیر اور گل اور سرو اور انسان اور بعضے اسم خاص ہین مگر بسبب کسی وصف کے اسم جنس مین داخل ہوگئے ہین جیسے حاتم سخاوت مین اور رستم شجاعت مین اور اصلیہ اسکو اسواسطے کہتے ہین کہ وہ وصف کہ جسکے ساتھ تشبیہ دیتے ہین اُنکی ذات مین پڑے ہین اور ذات کو اصل کہتے ہین اسواسطے اس استعارہ کا نام اصلیہ رکھا **دوسرے تبعیہ** وہ ہے کہ لفظ مستعار فعل ہو یا شبہ فعل کا کہ مراد فاعل و مفعول سے ہے یا حرف ہو کہ جسکا ذکر علم صرف مین گذرا اور اسکو تبعیہ اسواسطے کہتے ہین کہ فعل اور حرف کے معنی بذاتہ تشبیہ کے وصف سے موصوف نہین ہوسکتے ہین الا فعل کا مصدر اور حرف کے معنی کا متعلق مشبہ ہوتا ہے مثال فعل کی مثلاً کہین کہ فلانے شخص نے اُسکو مار ڈالا اور مراد یہ ہو کہ اُسکو اذیت اسے شدید پہونچائی یا یہ کہین کہ ہمنے اُسکو بھگا دیا یعنی الزام دیا پس مار ڈالا اور بھگا دیا

فعل ماضی ہی مگر مستعار لہ انکا مصدر یعنی مار ڈالنا اور سمجھا دینا ہی اور حرف کا متعلق وہ شی ہی کہ
جیسے حرف از کا ترجمہ ہندی مین سے ہی اور مثل مشہور ہی کہ ہمنے اپنے مطلب سے ہاتھ دھویا
یعنی ہمنے اپنے مطلب کو دور کیا پس حرف سے کا متعلق اس جگہ مطلب کا دور کرنا مستعار لہ
واقع ہوا ہی اور ہاتھ دھونا مستعار منہ اب معلوم کرنا چاہیے کہ سوا اسکے اسکے تین قسم
استعارہ اور ہی قسم اول مطلقہ اسکو کہتے ہین کہ مستعار لہ و مستعار منہ کی مناسبات مذکور
نہو مثلاً کہین کہ ہمنے ایک شیر دیکھا تھا اور مراد شیر سے بہادر ہو قسم دوسری مجردہ
اسکو کہتے ہین کہ فقط مستعار لہ کے مناسبات مذکور کرین جیسے یہ شعر سودا کا شعر
گل نے شبنم سے نے الماس تو کھایا لیکن ۞ گرہ مین غنچۂ لالہ کے ابھی افیون ہی ۞ یعنی
داغ کو افیون سے استعارہ کیا ہی اور داغ مستعار لہ کا مناسب لالہ مذکور ہی قسم تیسری
مرشحہ اسکو کہتے ہین کہ فقط مستعار منہ کے مناسبات مذکور کرین جیسے یہ شعر سودا کا شعر دکھلانے
بھی جا کر تو تجھے مصر کا بازار ۞ پر وان کوئی خواہان نہین اس جنس گران کا ۞ بازار
و گران مناسبات جنس مستعار منہ کا مذکور ہی اور کبھی تجرید و ترشیح یعنی مناسبات مستعار لہ
و مستعار منہ کے مذکور بھی ہوتے ہین چنانچہ اس شعر سودا مین شعر تیرا ہی بہ زر
مہر خریدار فلک پر ۞ یوسف کی نہ تھی گرمی بازار فلک پر ۞ یعنی مستعار لہ شعاع
آفتاب ہی اور مستعار منہ زر پس مناسب مستعار لہ کے فلک و مہر ہی اور مناسب
مستعار منہ کے خریدار گرمی بازار ہی اور ایک قسم استعارہ کی ضرب المثل ہی کہ ذکر مستعار منہ کا
اور ارادہ مستعار لہ کا ہوتا ہی مگر وجہ جامع کسی چیز سے حاصل ہو مثل مشہور ہی
کہ انگلی پکڑتے پہونچا پکڑا یعنی ایک چیز حاصل ہو گئی بعدہ زیادہ چیز کی خواہش کی اور جیسے
اسکا چراغ گل ہو گیا یعنی اقبال جاتا رہا اور جیسے سنگ آمد و سخت آمد یعنی بہت
مشکل در پیش آئی چنانچہ شعر میر کا شعر تھی لاگ اسکی تیغ کو ہمسے سو عشق نے
دونون کو معرکہ مین گلے سے ملا دیا ۞ یعنی تلوار کے گلے پر رکھنے کو گلے ملنے سے
استعارہ کیا ہی اور استعارہ بالتصریح کی قسمون کا حال اس جدول سے بخوبی واضح ہوگا

باعتبار	نمبر	قسم استعارہ	مثال	مستعار لہ	مستعار منہ	وجہ جامع	نمبر
باعتبار طرفین	١	وفاقیہ	فلانا شخص آنکھیں رکھتا ہی	علم	آنکھیں	آگہی	١
	٢	عنادیہ	نوشیروان زندہ ہی	موت	زندگی	نصیحت و ہمت	٢
باعتبار وجہ جامع	١	جز معنی	فلانا قاصد اوڑ گیا	دوڑنا	اوڑنا	قطع مسافت	٣
	٢	خارج معنی	فلانا شخص شیر ہی	زید	شیر	بہادری	٤
	٣	عامیہ	ہمارا خورشید آیا	معشوق	خورشید	حسن	٥
	٤	غریبہ	شیشہ ہچکیاں لیکر روتا ہی	قلقل مینا	ہچکیاں لینا	رک رک کر آواز نکلنا	٦
باعتبار [illegible]	١	ہر سہ حسی	نامۂ پیچیدہ فریادی کے پھوکنے سے نالۂ صور پیدا ہی	آواز دہن	نالۂ صور	فریاد	٧
	٢	طرفین حسی جامع عقلی	فلانا شیر ہی	زید	شیر	بہادری	٨
	٣	مستعار منہ حسی مستعار لہ وجامع عقلی	فلانا بیٹھ رہا	باز رہنا	بیٹھ رہنا	اطمینان	٩
	٤	مستعار لہ حسی مستعار منہ وجامع عقلی	فلانا تو قیامت کا بھرا ہوا ہی	قد	قیامت	آفت	١٠
	٥	ہر سہ عقلی	تمام شب مرے پڑے رہتے ہیں	خواب	موت	غفلت	١١
	٦	طرفین حسی جامع عقلی و حسی	فلانا شخص آفتاب زمانہ کا ہی	جلیل القدر	آفتاب	بزرگ شان	١٢
	١	اصلیہ	فلانا شخص حاتم زمانہ کا ہی	زید	حاتم	سخاوت	١٣
باعتبار [illegible]	٢	تبعیہ	ہمنے اسکو بھگا دیا	الزام دینا	بھگا دینا	عاجز	١٤
	٣	مطلقہ	ہمنے ایک شیر دیکھا	زید	شیر	بہادری	١٥
	٤	مجردہ	گرہ میں غنچۂ لالہ کے افیون ہی	داغ	افیون	سیاہی	١٦
	٥	مرشحہ	بازار میں جوانان نہیں اس جنس گران کا	معشوق	جنس گران	بے مانند	١٧
	٦	تجرید ترشیح	آفتاب زر سے تیرا خریدا ہی	شعاع	زر	رنگ زرد	١٨
	٧	ضرب المثل	اسکا چراغ گل ہو گیا	آفتاب	چراغ	بے رونقی	١٩

شگوفہ دوسرا استعارہ بالکنایہ میں

استعارہ بالکنایہ اُسکو کہتے ہین کہ مشبہ بہ کو ترک کرین اور مشبہ کو ذکر کرین اور وہ شی کہ مشبہ بہ سے خصوصیت رکھتی ہی اُسکو مشبہ کے ساتھ بیان کرین تاکہ اُسکے قرینہ سے مشبہ بہ بخوبی واضح ہوجاوے جیسے کہین کہ موت کے چنگل سے بچنا محال ہی یعنی موت کی تشبیہ منظور ہی جانور درندہ سے اور چنگل درندہ کے واسطے لازم ہی پس چنگل کو موت کے واسطے ثابت کیا تاکہ چنگل کے سبب سے مشبہ بہ یعنی درندہ جلد معلوم ہوجاوے کسواسطے کہ مشبہ بہ متروک ہے ساتھ دل مین تشبیہ دینے کو استعارہ بالکنایہ کہتے ہین یعنی استعارہ ہی کنایہ کے ساتھ اسواسطے کہ مشبہ بہ کی تصریح نہین کی اور اسپر اُسکے لازم نے دلالت کی ہی اور بتصریح نکرنے کا نام کنایہ ہی اور استعارہ کہنا اسکا مناسبت سے خالی ہی اور مشبہ بہ کے خواص کو مشبہ کے واسطے ثابت کرنے کا نام استعارۂ تخیلیہ ہی اسکو استعارہ اسواسطے کہتے ہین کہ وہ مشبہ بہ کے خواص سے تھا مانگا گیا ہی مشبہ کے واسطے اور تخییلہ اسواسطے ہی کہ وہ مانگا گیا ہی بسبب اس تخیل کے کہ مشبہ بعینہ مشبہ بہ کی جنس سے ہی جب یہ خیال مین ٹھہرا کہ موت جنس سے درندہ کی ہی پس چنگل کہ خصوصیت درندہ سے رکھتا ہی بالضرورت اسکے واسطے ثابت ہوا اسی قبیل سے ہی یہ شعر اُستاد کا شعر نہ جانے دل مین تیرے کیون نہین اثر ورنہ ✤ یہ آہ وہ ہی کہ چھیدکر پار ہوتی ہی ✤ آہ کو تیر سے تشبیہ دی ہی واضح ہو کہ جو لوازم مشبہ بہ کے واسطے مشبہ کے ثابت کیے جاتے ہین تین طرح پر ہوتے ہین اول یہ کہ بغیر ان لوازم کے وجہ شبہ مشبہ بہ مین کامل نہین ہوسکتی جیسے چنگل واسطے درندہ کے مثال مذکور مین گذرا کسواسطے کہ جب تک چنگل درندہ کا نہو درندگی یعنی شکار مارنا کیونکر ہوسکے دوسرے یہ کہ بغیر اُن لوازم کے وجہ شبہ مشبہ بہ مین قائم نہین ہوسکتی مثلاً کہین کہ اسکا چہرہ کہے دیتا ہی پس چہرہ مشبہ ہوا اور شخص بولنے والا مشبہ بہ اور کہنا بولنے والے کے لوازم سے ہی کہ وجہ شبہ کو مشبہ بہ مین قائم رکھتا ہی کسواسطے کہ وجہ شبہ دلالت کرتا ہی اور دلالت قائم ہوتی ہی بولنے تیسرے یہ کہ اُن لوازم کو وجہ شبہ کے کامل کرنے مین کچھ دخل ہی نہ قائم کرنے مین جیسے اس شعر مین شعر جیسا زلف خود آرایان بزم حسن مین جاکر ✤ بنایا شاخ طوبیٰ پر بھی دل نے آشیان اپنا ✤ دل کو شاعر نے اپنے نزدیک مرغ سے تشبیہ دی ہی

اور اسکے واسطے آشیانہ ثابت کیا اور آشیانہ کو وجہ شبہ کے تکمیل و قوائم مین کچھ دخل نہین کسواسطے کہ وجہ شبہ یہان بیقراری اور جلدی پہونچنا ہے اس جدول سے حال معلوم ہوگا

جدول فہرست استعارہ بالکنایہ کی

نام اقسام	مثال	مستعار له	مستعار منہ	وجہ جامع	لوازم مشبہ بہ
وجہ شبہ بغیر ان لوازم کے کہ مشبہ بہ کیلئے ہو	موت کے چنگل سے بچنا محال ہے	موت	درندہ	ہلاکت	چنگل
وجہ شبہ بغیر ان لوازم کے مشبہ بہ مین قائم نہو	اسکا چہرہ کہے دیتا ہے	چہرہ	بولنے والا	اظہار حال	کہنا
وجہ شبہ بغیر اسکے نہ کامل ہو نہ قائم ہو	بنایا شاخ طوبی پہ دل نے آشیان اپنا	دل	مرغ	بیقراری	آشیانہ

نہال تیسرا مجاز مرسل کے بیان مین

مجاز مرسل اس لفظ کو کہتے ہین کہ بیچ معنی حقیقی کے استعمال نہین کیا جاوے چنانچہ اسکا حال مفصل استعارہ مین گذرا اگر معنی حقیقی و مجازی مین سواے مشابہت کے اور بھی علاقہ ہوتا ہے مثلاً کہین کہ اسکا ہاتھ نہین پہونچتا ہے یعنی مقدور نہین پہونچتا ظاہر ہے کہ لفظ ہاتھ کا بنایا گیا ہے واسطے ایک عضو کے اور قدرت کے معنی مین استعمال کیا گیا ہے ان دونون معنی مین علاقہ سبب و مسبب کا ہے کسواسطے کہ ہاتھ سبب ہے قدرت کا اور قدرت مسبب ہے یعنی ہاتھ سے ایسے فعل صادر ہوتے ہین کہ قدرت پر دلالت کرتے ہین اسواسطے مجاز مرسل کا یہ علاقہ کئی قسم پر ہے اول علاقہ جزو کل کا یعنی جو لفظ جزو کے واسطے بنایا گیا ہے کل پر اطلاق کرے مثلاً لفظ بارود کا بنایا گیا ہے یعنی شورہ کے اور اب اس معنی پر استعمال کرتے ہین کہ شورہ اسکا جزو ہے یعنی گندھک و شورہ وکوئلہ مرکب کو بارود کہتے ہین دوسرا علاقہ کل و جزو کا یعنی جو لفظ کہ کل کے واسطے بنایا گیا ہے

جزو پر اطلاق کرتے مثلاً کہتے ہین کہ فلانے نے رعد کی آواز سے کان مین انگلی دی ہی باوجودیکہ کان مین ایک جزو انگلی کا دیتے ہین نہ تمام انگلی پس اس لفظ کل کو جزو کے معنی مین استعمال کیا ہی تیسرا علاقہ سبب و مسبب کا یعنی سبب کا ذکر کرین اور مسبب مراد لین جیسے کہتے ہین کہ ابر خوب برسا پس برسنا شان سے پانی کے ہی نہ ابر کے اور ابر پانی کے برسنے کا سبب ہی چوتھا علاقہ مسبب و سبب کا یعنی مسبب کا ذکر کرین اور سبب مراد لین جیسے روزمرہ مین بوقت بارش کے کہتے ہین کہ آج ناج برستا ہی پس ناج سبب ہی اور پانی مسبب ہی پانچوان علاقہ اسم قدیم کا یعنی زمانہ قدیم مین جو نام کہ تھا اب بھی اسی نام کے ساتھ موسوم کرین مثلاً کوئی شخص عربستان کا اگر مدت تک ہندوستان مین رہے اور اسکو عرب کہین چھٹا علاقہ اسم آئندہ کا یعنے زمانہ آئندہ مین وہ نام اسپر صادق آجاویگا مثلاً کوئی شخص سونے کی کان کھودتا ہوا اور منگام دریافت کسی کے کہے کہ سونا نکالتا ہون اگرچہ اسوقت تو خاک نکلتی ہی مگر بعد عمل مقرری کے جو حاصل ہوگا اسکا نام سونا رکھا جاویگا ساتوان علاقہ ظرف و مظروف کا یعنی ظرف کہین برتن کے اور مظروف جو اسمین رکھا جاوے مثلاً کہتے ہین کہ یہ نہر خوب رواں ہی یعنی پانی رواں ہی نہر ظرف اور پانی مظروف ہی آٹھوان علاقہ حال و محل کا حال اس چیز کو کہتے ہین کہ کسی جا مین ہوا اور اس جا کو محل کہتے ہین جیسے کہتے ہین کہ فلانا شخص نشہ پیے ہوئے ہی یعنے شراب پیے ہوئے ہی پس نشہ حال ہی اور شراب محل نوان علاقہ واسطہ یا آلہ یعنی کسی چیز کو مذکور کرین اور مراد اسکی واسطہ یا آلہ سے ہو جیسے کہتے ہین کہ ولایتیون کی زبان پشتو ہی یعنی بولی پشتو ہی اور زبان بولنے کا آلہ یا واسطہ ہی علیٰ ہذا القیاس

نام اقسام	مثال	حقیقت		مجاز	
جزو و کل	بارود ہندوق مین بھرو	شورہ	[illegible]	بارود	[illegible]
کل و جزو	رعد کی آواز کے صدمے سے کان مین انگلی دی ہی	انگلی	[illegible]	پوروہ	[illegible]
سبب و مسبب	ابر خوب برسا	ابر	[illegible]	پانی	[illegible]
مسبب و سبب	آج ناج برستا ہی	ناج	[illegible]	پانی	[illegible]
اسم قدیم و حال	فلانا شخص عرب ہی اگرچہ ہندوستان مین رہتا ہی	عربی	[illegible]	ہندوستانی	[illegible]
اسم آئندہ و حال	کھودنے کان سونے سے خاک نکلے اور کہین کہ سونا نکلتا ہی	خاک	[illegible]	سونا	[illegible]
ظرف و مظروف	یہ نہر خوب رواں ہی	نہر	[illegible]	پانی	[illegible]
حال و محل	یہ تو نشہ پیے ہوئے ہی	نشہ	[illegible]	شراب	[illegible]
آلہ و کام	ولایتیون کی زبان پشتو ہی	زبان	[illegible]	بولی	[illegible]

نہال چوتھا کنایہ کے بیان مین

واضح ہو کہ کنایہ لغت مین گول بات کرنے کو کہتے ہین اور علم بیان کی اصطلاح مین دو چیز کو کہتے ہین **اول** وہ معنی کہ لازم کو ذکر کرین اور ملزوم سے مراد رکھین مگر اُسمین لازم کا بھی ارادہ جائز ہی **دوسرے** وہ لفظ کہ اُسکے معنی سے سے نہو بلکہ وہ چیز مراد ہو کہ اُسکے معنی کو لازم ہو اور اگر اُسکے معنی بھی مراد رکھین تو جائز ہی جیسے لفظ طویل النجاد سے مراد لمبے قد والے کی ہی چنانچہ ابتداءً اس عالم مین گذرا اب معلوم کرنا چاہیے کہ کنایہ تین قسم پر ہے **قسم اول** یہ کہ کنایہ سے ذات موصوف کی مطلوب ہو اور یہ دو طریقہ پر ہی قریب و بعید **قریب** یہ ہی کہ ایک صفت کسی موصوف کی خاص ہو کہ اُس سے موصوف اُسکا جلد معلوم ہو جاوے جیسے مشہور ہی کالے سر کا یعنی آدمی **بعید** یہ ہی کہ کئی صفتین آپس مین ملکر ایک موصوف کے ساتھ مختص ہون اور بعد تامل کے اُسکا موصوف پایا جاوے مثلاً انسان کو کہین ایسا حیوان کہ قد اُسکا سیدھا اور ناخن اُسکے چوڑے ہین ظاہر ہی کہ یہ سب چیزین اکٹھا انسان مین ہین اگرچہ علیحدہ علیحدہ اور شی مین بھی پائی جاتی ہین مثال اول کی یہ شعر ہی **شعر** نیر النظیر وہ ہی جسکو تو آئنہ مین ٭ کہتا ہی دیکھ اللہ ایسے بھی آدمی ہین ٭ یعنی معشوق جسکو آئینہ مین دیکھ کر یہ بات کہتا ہی وہ آپ ہی ہی مثال دوسرے کی یہ شعر ہی **شعر** ساقی وہ دے ہمین کہ ہون جسکے سبب بہم ٭ محفل مین آب و آتش و خورشید ایکجا ٭ یعنی آب و آتش و خورشید اکٹھا شراب مین ہوتے ہین باعتبار سرخی رنگ و مدوری جام شراب کے **قسم دوسری** یہ ہی کہ کنایہ سے فقط صفت مطلوب ہو جیسے بخشش و کرم و شجاعت و درازی قد اور یہ بھی دو طریقہ پر ہی قریب و بعید **قریب** وہ ہی کہ لازم و ملزوم مین کچھ واسطہ نہو جیسے یہ شعر مثال کا **شعر** دیکھ جو آئنہ کہتا ہی کہ اللہ رے مین ٭ اُسکا مین چاہنے والا ہون لقا وارے مین ٭ یعنی آئینہ دیکھ کر یہ لفظ کہنا ہی کمال غرور پر دلالت کرتا ہی **بعید** وہ ہی کہ لازم و ملزوم مین واسطہ ہو جیسے کثیر الرماد یعنی بہت راکھ والے سے مراد سخی ہو چنانچہ ابتدا سے اس علم مین گذرا **قسم تیسری** یہ ہی کہ کسی امر کا اثبات یا نفی مطلوب ہو **اول** مثال اثبات کی جیسے ایک کی برائی دوسرے مین ثابت کرنا ہو

تو کہین کہ یہ دونون ایک سانچہ سے ڈھلے ہوے ہین یا کہین کہ فقیر کا جامہ شیر کا ہے یعنے فقیر و نمین صفت شیر کی ہے چنانچہ یہ شعر میر کا شعر ابکی جنون مین فاصلہ شاید نہ کچھ رہے ٭ دامن کے چاک اور گریبان کے چاک مین ٭ یعنی گریبان بہت پھٹ جاوے دوسری مثال نفی کی یہ مثل مشہور ہے کہ کنوین بھانگ پڑی ہے ٭ ایسے محل پر کہتے ہین کہ جس جگہہ سب لوگ ایک امر نالائق مین متفق ہون اور اوسکی برائی کسیکے ذہن مین نہ آوے اور مراد اس سے یہ ہے کہ سب بے عقل ہین کسواسطے کہ بھنگ کے نشہ مین کسیکی عقل درست نہین ہوتی ہے اور جبکہ کنوین مین بھنگ پڑیگی تو سب اوسکا پانی پی جاوینگے اور سب کی عقل زائل ہوگی جاننا چاہیے کہ جس کنایہ مین ملزوم تک واسطے بہت ہین اوسکو تلویح کہتے ہین اور اگر واسطے کم ہین مگر پوشیدگی ہے اوسکو رمز کہتے ہین اور اگر نہ کچھ پوشیدگی ہے اور نہ کثرت واسطونکی اوسکو ایما کہتے ہین چنانچہ ان اقسام کا حال اس جدول سے بخوبی واضح ہوگا

نام اقسام		مثال	ملزوم یعنی موصوف	لازم یعنی صفت
مطلوب موصوف	قریب	کالے سر کا	آدمی	کالا سر
	بعید	ساقی وہ دے کہ آب و آتش و خورشید ایک جا ہون	شراب	آب آتش و خورشید
مطلوب صفت	قریب	دیکہ آئینہ کہتا ہے کہ اللہ رے مین	اللہ رے مین	غرور
	بعید	بہت راکھ والا	راکھ والا	سخی
مطلوب اثبات و نفی	قریب	دونون ایک سانچہ کے ڈھلے ہوے ہین	ایک سانچہ کے ڈھلے ہوے	شدید
	بعید	کنوین بھانگ پڑی ہے	بھنگ پینے والے	بے عقل

واضح ہو کہ مجاز مین بہ نسبت حقیقت کے اور کنایہ مین بہ نسبت بیان صریح کے اور استعارہ مین بہ نسبت تشبیہ کے بلاغت زیادہ ہوتی ہے کسواسطے کہ مجاز مین معنے حقیقی مراد نہین ہوتے ہین بلکہ اوسکا لازم مراد ہوتا ہے اور حقیقت مین معنے اصلی مثلاً کوئی کہے کہ مین نے سرو دیکھا تھا یعنے قد معشوق کا اور ایک کہے کہ مین نے قد معشوق کا دیکھا پس اول بہ نسبت دوسرے کے بلیغ زیادہ ہے اور علی ہذا القیاس استعارہ تشبیہ سے بلیغ زیادہ

ہوتا ہی کسواسطے کہ تشبیہ مین ایک چیز کو دوسری شی کے مانند کرتے ہین اور استعارہ مین مشبہ کو بعینہ مشبہ بہ قرار دیتے ہین کسواسطے کہ مشبہ بہ بہ نسبت مشبہ کے اُس صفت مین زیادہ ہوتی ہی تمام ہوا باغ تیسرا علم بیان مین فقط

باغ چوتھا علم بدیع مین

علم بدیع مین چند امور ایسے ہین کہ وہ باعث خوبی کلام کے ہوتے ہین اگر اُنکو کوئی شخص اپنے ذہن مین حاضر رکھے تو بخوبی خوبی کلام کی معلوم کر سکے الا خوبی کلام کی جب ہی کہ اول علم بیان کے قواعد سے اپنے کو آراستہ کرلے ورنہ اُن امور کا کلام مین استعمال کرنا ایسا ہی کہ جیسے بدصورت عورت کو زیور پہنادینا ہی غرضکہ اُن امور کو صنایع و بدایع کہتے ہین پس صنایع و بدایع اوپر دو قسم کے ہی اول کو صنایع معنوی کہتے ہین کہ اُسمین خوبی معنے کی حاصل ہوتی ہی اور دوسری کو صنایع لفظی کہ اوسمین خوبی لفظ کی حاصل ہوتی ہی جو کہ لفظ واسطے معنے کے بنایا گیا ہی اس صورت مین معنی بجاے اصل کے اور لفظ بجاے فرع کے ہی نظر بران صنایع معنوی کو لفظی سے مقدم رکھا اور حال ان دونون کا دو شجبہ مین لکھا ؞

شجبہ پہلا صنایع معنوی مین

پوشیدہ نرہے کہ صنایع معنوی اوپر بنتیس قسم کے ہی قسم اول صنعت طباق اوسکو کہتے ہین کہ ایسے دو لفظ کہ اونکے معنے آپس مین مخالف ہون ایک جاے مین مذکور کرین خواہ وہ دونون لفظ فعل ہون خواہ دونون اسم خواہ ایک اسم دوسرا فعل خواہ دونون حرف اسصورت مین چار قسم پر ہوئے اول طباق دونون فعل مین جیسے شعر میان نصیر کا شعر تو نے اکبار نہ دیکھا شہ خوبان افسوس ؞ ہم ترے مجرے کو سوبار اُٹھے اور بیٹھے ؞ اُٹھے اور بیٹھے دونون فعل ہین دوسرے طباق دونون اسم مین ہو مثلا شعر یا دہین اوسکی گرمدو دیکھے اپنے باپ کو ؞ مان سے کہے تجھے حلال ایک حرام وہ ؞ حلال و حرام اسم ہین تیسرے طباق کہ فعل و اسم مین ہو مثال شعر

بیٹھنے سے ہے وہ بزم سے اُٹھا جلدی ہی * مین ہون ناکام تو اغیار بھی ناکام رہے * بیٹھنا
اسم مصدر اور اُٹھنا فعل ماضی چوتھے طباق دونون حرفون مین ہو جیسے ہندی مین لفظ
سے کا ابتدا کے واسطے ہے اور تک کا انتہا کے واسطے مثال شعر وہ مرغ ناتوان ہون
کہ صحن چمن سے ہین * بے نردبان پہونچ نسکون آشیان تلک * پس یہ چارون قسم اوپر
تین طریقہ کے آتی ہے طباق ایجابی طباق سلبی طباق تدبیج * طریقہ اول ایجابی
اوسکو کہتے ہین کہ باوجود لفظ ضد کے حرف نفی کا نہو مثال شعر ہم آئے گھر مین تو جا بیٹھے بام
پہ تم واہ * لگا جو دل تو بتانے لگے اوتار چڑھاؤ * طریقہ دوسرا سلبی اسکو کہتے ہین کہ دو فعل
ایک مصدر کے ہون ایک اثبات دوسرا نفی یا ایک امر دوسرا نہی ہو مثال شعر نہ مل رقیب سے
اور مجھسے مل ارے نادان * بھلے برے کا سمجھنا ہی آدمیت ہے * مل اور نہ مل اثبات و نفی ہے
طریقہ تیسرا تدبیج اوسکو کہتے ہین کہ بطور کنایہ کے یا بطور ایہام ہو ایہام اوسکو کہتے ہین کہ ایک لفظ
کے دو معنے ہون ایک قریب دوسرے بعید اور اوس مقام مین مراد معنے بعید سے ہو
نہ قریب سے جیسے آسمان و صبح و کوکب کے ذکر مین مہر کے معنے محبت کے مراد ہون
اور آفتاب کے معنے مراد نہون مثال تدبیج بطور کنایہ کے شعر اس سے لیکر جام رنگ اپنا
ہوا سرخ و سفید * اور بزم در بامین منھ ہوئے کتنون کے زرد * منھ کے سرخ و سفید
ہونے سے خوشی اور زرد ہونے سے خوف مراد ہے مثال تدبیج بطور ایہام کے شعر
دیکھنا منھ لال ہو جاوینگے کس کسکے ابھی * سامنے میرے جو برگ سبز پان تونے دیا *
منھ لال ہونے کے دو معنے ہین ایک قریب یعنے سرخ ہونا منھ کا بسبب پان کے اور
دوسرے بعید یعنے منھ کا لال ہونا طمانچون سے اور یہی مراد ہے قسم دوسری صنعت مقابلہ وہ
کہ دو معنے یا زیادہ کہ ایک دوسرے کے ضد اور مخالف نہو ایک جا سے مین ذکر کرین اور بعد
اونکے اور دو معنے اونکے مقابلہ مین بیان کرین کہ وہ اونکی ضد ہون جیسے اس شعر مین ہو دیکھو
شعر چہرہ مہروش ہے ایک سنبل مشک فام وہ * حسن بتان کے دو رخ ہین سحر ایک شام دو *
سحر کے مقابل شام ہے اور ایک کے مقابل دو قسم تیسری مراعاۃ النظیر اوسکو کہتے ہین کہ
چند چیزین ایسی کلام مین مندرج ہون کہ اونکو باہم مناسبت ہو جیسے باغ و گلشن اور بلبل اور گل اور

نرگس اور نسترین اور صبا یا شمس اور قمر اور ستارہ اور فلک علی ہذا القیاس مگر اسکی قسم سے ایک صنعت
ایہام تناسب بھی ہی اور وہ اس طرح پر ہی کہ ایک ایسا لفظ کلام مین بیان کرین کہ اوسکے
دو معنے ہون معنی قریب اگرچہ مناسب مقام نہو مگر معنی بعید مناسبت اوس کلام سے رکھتا ہو
جیسے یہ شعر سودا کا شعر وہ گلشن ہی نہ کچھ مفتون ہی ٭ بید بھی قد کا تیرے مجنون ہی ٭
لفظ مجنون کے معنے یہان مراد شیفتگی سے کچھ مناسبت نہین رکھتے ہین مگر مجنون ایک بید کی
قسم سے بھی ہی کہ جسکو بید مجنون کہتے ہین بید کے ساتھ البتہ مناسبت رکھتا ہی قسم چوتھی
صنعت مشاکلہ وہ ہی کہ دو چیزین ایک جاگہ ذکر کرین اور جن لفظون سے پہلی چیز کو
تعبیر کیا ہی اونھین لفظون سے دوسری چیز کو بھی تعبیر کرین ایک جاگہ مین مذکور رہنے
کی مناسبت سے مثلاً اوس شخص کو کہ بسبب بدکاری کے عذاب مین گرفتار ہو جاوے کہین کہ
بدلہ برے کا برائی ہی یعنی عذاب کو برائی سے تعبیر کیا جیسے یہ شعر زبان سنبھالو یہ منہ زوریان
عبث ہیون ہین ٭ خدا کی سون کوئی تمسا بھی بدلگام نہین ٭ بدلگام کو برا کہنے سے
تعبیر کیا ہی قسم پانچوین صنعت مزاوجہ لغت مین مزاوجہ دو چیز کے ملانے کو کہتے ہین اور اصطلاح
مین وہ ہی کہ ایسے دو معنے شرط و جزا مین واقع ہووین کہ پہلے معنی پر جو امر مترتب ہووے دوسرے
معنی پر بھی وہی مترتب ہو جیسے یہ شعر سعادت یار خان رنگین کا شعر آہ کیجے تو آن جاتی ہی ٭
ورنہ کیجے تو جان جاتی ہی ٭ آہ کا کرنا اور نہ کرنا دو امر ہین اور ان دونون امر پر کسی شی کا
جانا مترتب ہوا ہی یعنی اول پر آن کا جانا اور دوسری پر جان کا جانا قسم چھٹی ٭
صنعت عکس وہ ہی کہ اول ایک چیز کو کسی چیز پر مقدم کرین اور بعدہ پچھلی کو پہلی کر دین
جیسے اس شعر مین شعر اعتبار حسن سے ممتاز ہی خوبون مین تو ٭ اور مین عشاق مین رکھتا ہون
حسن اعتبار ٭ اول مصرع مین اعتبار کو مقدم کیا اور دوسرے مین حسن کو قسم ساتوین
صنعت رجوع وہ ہی کہ اول کلام کو باطل کرکے دوسرے کلام کی طرف مصروف ہووین کسی فائدہ
اور نکتہ کے واسطے شعر قد ہی تیرا ایک صنوبر باغ عالم مین والے ٭ راستی جو ہی ترے قد مین صنوبر
مین کہان قسم آٹھوین صنعت استخدام وہ ہی کہ کسی لفظ کے دو معنی ہون او
اون دونون سے ایک معنی بواسطے اوس لفظ کے مراد رکھین اور پھر ضمیر اوس لفظ کی طرف راجع

صنعت لف و نشر

کرکے دوسرے معنی کا ارادہ کرین جیسے اس شعر مین شعر سایہ فگن ہو مین نے کہا ہم پہ اے پری ❊ بولا
کہ اُسکے سایہ سے پرہیز چاہیے ❊ پری سے مراد معشوق ہی مگر بواسطے ضمیر یعنی لفظ اُسکے پری سے
معنی حقیقی مراد ہین کیسواسطے کہ سایہ سے پری کے پرہیز کرتے ہین **قسم نوین** صنعت لف و نشر
لف یعنی لپیٹنے کے اور نشر یعنی پراگندہ ہونے کے ہین مگر اصطلاح مین وہ ہی کہ اول کئی چیزین مذکور
کرین اور بعد اُسکے ہر ایک کے منسوبات اور متعلقات بغیر تعین کے بیان کرین اور تعین کا نکرنا اس
اعتماد پر ہی کہ سُننے والا ہر منسوب کو اُسکے منسوب الیہ سے متعلق کرلیگا تو اول امر کا نام لف اور
دوسرے کا نام نشر ہی اور یہ صنعت دو قسم پر ہی مرتب اور غیر مرتب اول لف و نشر مرتب ہی
کہ جس ترتیب سے لف ہو اُسی ترتیب سے نشر بھی ہو جیسے یہ شعر سودا کا شعر یار و مہتاب و گل و
شمع ہم چارون ایک ❊ مین گلستان بلبل و پروانہ یہ ہم چارون ایک ❊ اپنے کو یار کے
ساتھ اور گلستان کو مہتاب کے اور بلبل کو گل کے اور پروانہ کو شمع کے ساتھ منسوب کیا علی الترتیب
مگر بہتر قسم اسمین یہ ہی کہ ایک کلام کے لف اور کئی نشر جمع ہون چنانچہ ایک نشر بہ نسبت دوسرے
نشر کے لف بنجاوے مثال شعر کیونکہ چین آوے کہ رہتا ہی ہمیشہ ہجر مین ❊ سوز و نالہ
داغ و غم سے دل کو جان زار کو ❊ سوز بسبب داغ کے دل کو ہی اور نالہ بسبب غم کے جان کو
دوسرے لف و نشر غیر مرتب یہ اور پر دو قسم کے ہی پہلے معکوس یعنی ترتیب نشر اُلٹی ہو
جیسے یہ شعر رو و زلف و قد صنم دیکھو ❊ سرو و شمشاد و گل بہم دیکھو ❊ سرو مناسب
قد کے اور شمشاد مناسب زلف کے اور گل مناسب چہرہ کے ہی اور یہان شمشاد کے

صنعت جمع

معنی مردہ کے ہین اُستادون نے زلف و خط کے ساتھ تشبیہ دی ہی اگر کسی کو شبہ ہو تو
بہار عجم سے معلوم کرلے دوسرے لف و نشر بے ترتیب مثال شعر داغ دل اور قطرۂ اشک
آہ صبحگاہ ❊ شبنم سے مجکو اور گل و سنبل سے کم نہین ❊ **قسم دسوین** صنعت جمع

صنعت تفریق

اُسکو کہتے ہین کہ کئی چیز کو ایک حکم کے تحت مین جمع کرین مثال شعر سودا کا شعر سبزہ و ابر و ہوا
گل نہ سدا ہون یکجا ❊ ساقیا جام کہ ہین یہ کوئی دم چارون ایک ❊ سبزہ اور ابر و ہوا
اور گل کو ہمیشہ ایک جا ہونے کے حکم مین جمع کیا ہی **قسم گیارھوین** صنعت تفریق ایک
طرح کی دو چیزون مین فرق ظاہر کرنے کو کہتے ہین مثال شعر سودا کا شعر اے ابر قسم ہی تجھے

رونی کی ہمارے ⁂ ٹپکا تری آنکھون سے کبھی لخت جگر بھی ⁂ اگرچہ آنکھ اور ابر پانی کے گرانے
مین مشابہ ایک دوسرے کے ہین لیکن باعتبار لخت جگر ٹپکنے کے فرق ظاہر کر دیا قسم بارھوین
صنعت تقسیم وہ ہی کہ اول کئی چیزین ذکر کرین اور پھر جو جو شئ اُنکے ساتھ نسبت رکھتی ہو اُسکو
مذکور کرین بطریق تعین کے اور اِس صنعت مین اور لف و نشر مین یہی فرق ہی کہ لف و نشر
مین ذکر منسوبات کا بطریق تعین کے نہین ہوتا ہی اور اِسمین بطریق تعین کے ہوتا ہی مثال یہہ
قطعہ زلف اُس مہوش کے رخ پر اک دخان ہی آگ پر ⁂ اور رخ اُس مہروش کا شعلۂ زیر
دخان ⁂ ہاے یون ہو اُس کو خان سے تیرہ اپنا روز عیش ⁂ اور اُس شعلہ سے یون
روشن ہو شام دشمنان ⁂ مقصود بالتمثیل اِس قطعہ مین مذکور ہونا دخان اور
آتش کا اور پھر مذکور ہونا تیرہ ہونے روز عیش کا دخان سے اور روشن ہونا شام دشمنون کا
شعلے سے ہی اور ذکر زلف اور رخ اور مہ اور مہر اور دخان اور شعلہ
اور تیرہ اور روشن دو دو چیزون کا مراعاۃ النظیر کے قبیل سے اور روز اور شام طباق کے
قبیل سے ہی اور یہ صنعتین جمع و تفریق و تقسیم آپسمین اکٹھا ہوکر بھی آتی ہین مثال نہ ملا ہر جگہ
قسم تیرھوین صنعت تجرید وہ ہی کہ ایک شئ ذی صفت کی تعریف بطور مبالغہ کے اِس وجہ
کرنا کہ اُس سے ایک اور شئ کہ اُسی صفت مین کامل ہو حاصل ہو جاوے مگر بطریق تشبیہ کے
نہو جیسے اِس شعر مین شعر آتش غم ایسی کچھ بھڑکی کہ پل مین ہو گیا ⁂ داغ دل سے آفتاب
روز محشر آشکار ⁂ اسجگہ دل کے داغ کی سوزش مین مبالغہ منظور ہی یعنی داغ دل کا سوزش
مین اِس مرتبہ کو پہونچا کہ اُس سے آفتاب محشر کہ حرارت کمال رکھتا ہی حاصل ہو گیا ہی قسم
چودھوین صنعت مبالغہ وہ ہی کہ کسی وصف کو شدت یا ضعف مین اِس حد تک پہونچاوین
کہ اُس حد تک اُسکا پہونچنا بعید یا محال ہو تا کہ سننے والے کو یہ گمان نہ رہے کہ اِس وصف کی
شدت یا ضعف کا کوئی مرتبہ باقی ہی پس یہ تین طرح پر ہی اول تبلیغ کہ موافق عقل و عادت کے
ممکن ہو مثال شعر پہونچے ہم آرزوے وصل مین نزدیک مرگ ⁂ سوجھی ہی مشکل ملاقات
بہت دور ہین ⁂ کسی شئ کی آرزو مین مرگ کے نزدیک پہونچنا نہ موافق عقل کے محال ہی
اور نہ باعتبار عادت کے دوسرے اغراق کہ باعتبار عقل کے ممکن ہو اور باعتبار عادت کے

محال جیسے اس شعر مین شعر اب یہ حالت ہو کہ اُسسا بیدرد ✤ میرے بچنے کی دعا مانگے ہو ایسے شخص کا کہ کمال بیدرد ہو وہ ایسے شخص کے حق مین کہ دشمن ہو بچنے کی دعا مانگے باعتبار عادت کے محال مگر باعتبار عقل کے ممکن ہو تیسرے یہ کہ باعتبار عقل کے اور عادت کے محال ہو جیسے اس شعر سودا مین شعر بند و بست ایسا ہو عالم مین کہ تار عنکبوت ✤ گردن کے واسطے رکھتا ہو حکم ریسمان ✤ تار عنکبوت سے گردن کا بندھنا عقل و عادت سے محال ہو

قسم پندرھوین صنعت حسن التعلیل اُسکو کہتے ہین کہ کسی وصف کے واسطے کسی شی کو علت ٹھہراوین اور وہ شی حقیقت مین اُسکی علت نہو یہ اوپر دو طرح کے ہو یا وہ وصف کہ جسکے واسطے کسی شی کو علت ٹھہرایا ہو فی نفسہ ثابت ہو یا فی نفسہ ثابت نہین ہو اول وہ وصف کہ فی نفسہ ثابت ہو تو وہان اُس وصف کے واسطے فقط علت کا ثابت کرنا مقصود ہوتا ہو جیسے اس شعر سودا مین شعر اتنا حسد ہو عاشق و معشوق مین کہ تو ✤ منھ پہ جو ہووے شمع کے تو جل مرے پتنگ ✤ جل مرنا پتنگ کا ایک وصف ثابت ہو اور یہ ظاہر ہو کہ وہ بسبب شعلہ شمع کے ہو لیکن شاعر نے اسکی علت حسد کو ٹھہرایا ہو دوسرے وہ وصف کہ فی نفسہ ثابت نہین ہو اور علت کے بیان کرنے سے ثابت کرنا اُس وصف کا مقصود ہو جیسے اس شعر امام بخش ناسخ مین شعر مرتبہ کم حرص رفعت سے ہمارا ہو گیا ✤ آفتاب اتنا چڑھا اونچا کہ تارا ہو گیا ✤ رفعت کی حرص سے مرتبہ کا کم ہونا وصف غیر ثابت ہو گیا ✤ قسم سولھوین صنعت تاکید المدح بما یشبہ الذم وہ ہو کہ تعریف کرنا ایسے لفظون سے کہ وہ مشابہت ہجو سے رکھتے ہون جیسے اس شعر مین شعر نہین ہو مجھ مین بُرائی کچھ اور اسکے سوا ✤ کہ مین بُرا ہون رقیبون کی چشم بد مین بھلا ✤ کسی کی آنکھون مین بُرا ہونا باعتبار عرف کے ایک امر بد ہو لیکن جب معلوم ہوا کہ یہ شخص رقیبون کی آنکھ مین بُرا ہی ثابت ہو گیا کہ واقع مین اچھا ہو کس واسطے کہ رقیب بنا بر حسد کے بُرا جانا کرتے ہین نہ باعتبار نفس الامر کے

قسم سترھوین صنعت تاکید الذم بما یشبہ المدح وہ ہو کہ ہجو کی تاکید کرنی ایسے لفظون کے ساتھ کہ وہ مشابہت مدح سے رکھتے ہون جیسے اس شعر مین

شعر فلک بے بہرہ آب و خورسے کب رکھے غریبون کو ٭ سدا کھانے کو
غم خون جگر پینے کو دیتا ہے ٭ آب و خورش سے غریبون کو بے بہرہ رکھنا
صفت مدح کی ہے لیکن جب مصرع ثانی مین مذکور ہوا کہ کھانے کو غم اور پینے کو
خون جگر دیتا ہے پس وہ مدح بعینہ ہجو ہوگئی **قسم اٹھارھوین** صنعت
محتمل الضدین وہ ہے کہ اُسمین دو ضد کا احتمال ہوتا ہو یعنی ایک کلام سے
معنی مدح اور ہجو کے دونون نکل سکتے ہون مثلاً کسی کو کسی سے ایسا طرح کا رنج پہونچا ہو
اور وہ دونون ایک محفل مین حاضر ہون تو یہ شخص اُسکے حق مین لپٹا ہوا دعا
کرے اور کہے کہ اس بزم مین تیرا جام لبریز ہو پس اسکے ایک معنی یہ ہین کہ
تیرا جام لبریز ہوا اور دوسرے یہ کہ تو مرجاوے **قسم اُنیسوین**
صنعت تجاہل عارف اُسکو کہتے ہین کہ ایک شے معلوم کو نامعلوم کے
قائم مقام کرنا کسواسطے کہ تجاہل کے معنی ہین جانکر انجان بننا اور عارف کے
معنی جاننے والے کے جیسے اس جرأت کے شعر مین شعر صنم
کہتے ہین تیرے بھی کمر ہے ٭ کہان ہے کسطرف ہے اور کدھر ہے ٭ اسجگہ کمر کے
باریک ہونے مین مبالغہ منظور ہے **قسم بیسوین** صنعت تعجب وہ ہے کہ
کلام مین کسی چیز پر تعجب ظاہر کرین اور اُس سے کوئی غرض منظور ہو
جیسے اس شعر مین شعر یہ نالے وہ ہین کہ پتھر کے پار ہوتے ہین ٭
عجب ہے دل مین ترے کچھ اثر نہین ہوتا ٭ فائدہ تعجب کا اس شعر مین
مبالغہ معشوق کی سنگدلی مین فقط ہے اور اس جدول سے انکا حال
بخوبی متأمل پر واضح ہوگا۔

نقشۂ صنائع معنوی مع اشعار مثالیہ

نام صنعت		مثال	
صنعت طباق	ایجابی	ہم آئے گھر میں تم جا بیٹھے بام پر ہم واہ	لگا جو دل تو ہم پاس نے لگے اُتار چڑھاؤ
	سلبی	نہ ملی رقیب سے اور مجھ سے مل اے ناداں	سمجھے برے کا سمجھنا بھی آدمیت ہے
	تدبیج	اُس سے لیکر جام رنگ اپنا ہوا سرخ و سفید	اور بزم دلربا میں منہ ہوئے کتنوں کے زرد
		دیکھنا سنکر لال ہو جاویگے کس کس کے ابھی	سامنے میرے جو برگ سبز پان توڑ دیا
مقابلہ		چہرۂ مہر درخشاں ہوا ایک سنبل مشک فام در	حسن بتاں کے دور میں ہے سحر اک شام در
مراعاۃ النظیر	تناسب	باغ اور گلشن اور بلبل اور گل	شمس اور قمر اور ستارہ اور فلک
	ایہام تناسب	سرو گلشن ہی نہ کچھ مفتوں ہے	بید بھی قد کا ترے ممنون ہے
مشاکلہ		زبان سنبھالو بہت زور یاں غریبوں پہ	خدا کی سوں کوئی ایسا بھی بد لگام نہیں
مزاوجہ		آہ کیجے تو تپ آن جاتی ہے	اور نہ کیجے تو آن جاتی ہے
عکس		اعتبار حسن سے ممتاز ہے خوبوں میں تو	اور میں عشاق میں رکھتا ہوں حسن اعتبار
رجوع		قد ہے ترا اک صنوبر باغ عالم میں وے	ہماسقتی جو ہے ترے قد میں صنوبر میں کہاں
استخدام		سایہ فگن جو ہیں سے کہا ہم ہمای پری	لو لاکر اُسکے سایہ سے پرہیز چاہیے
لف ونشر	مرتب	یار و مہتاب و گل و شمع ہم چاروں ایک	ہیں کتان بلبل و پروانہ ہم چاروں ایک
	معکوس	رو و زلف و قد صنم دیکھو	سرو و شمشاد و گل بہم دیکھو

لف ونشر مرتب	داغ دل اور قطرۂ اشک آہ صبحگاہ	ہست شبنم سے مجھکو اور گل لالہ سے کم نہین
جمع	سبزۂ و ابر و ہوا گل نہ سدا ہون کجا	ساقیا عالم کہ ہین یہ کوئی دم چار ون یک
تفریق	ای ابر تسم ہو تجھے رونے کی بہار سے	ٹپکا تری آنکھون سے کبھی لخت جگر بھی
تقسیم	زلف اُس مہوش کے رخ پر اک دھوان ہی آگ پہ	اور رخ اُس مہروش کا شعلہ ہی زیر دخان
تجرید	آتش غم ایسی کچھ بھڑکی کہ پل مین ہوگیا	داغ دل سے آفتاب روز محشر آشکار
[illegible] — [illegible]	بہو پہنچے ہم آرزوے وصل مین نزدیک گر	سو بھی ہی مشکل ملاقات بہت دور ہے
[illegible] — [illegible]	اب یہ حالت ہی کہ اُٹھتا ہے درد	مرے بچنے کی دعا مانگے ہے
[illegible] — [illegible]	شدو نسبت ایسا ہی عالم مین کہ تار عنکبوت	گردن کے واسطے رکھتا ہی حکم ریسمان
حسن تعلیل — [illegible]	اتنا حسد ہی عاشق و معشوق مین کہ نور	شمع پہ جو ہوے شمع کے تو جل مرے پتنگ
حسن تعلیل — [illegible]	مرتبہ کم حرص رفعت سے ہمارا ہوگیا	آفتاب ایسا ہوا اونچا کہ تارا ہوگیا
تاکید المدح بما یشبہ الذم	نہین ہی مجھمین برائی کچھ اور اسکے سوا	کہ مین بُرا ہون رقیبون کی چشم بد مین بھلا
تاکید الذم بما یشبہ المدح	فلک بے بہرہ آتی جز رہے کب رکھے غریبون کو	سدا کھانے کو غم خون جگر پینے کو دیتا ہی
محتمل الضدین	اللہ کرے اس بزم مین ترا جام لبریز ہو	
تجاہل عارف	صنم کتنے ہین تیرے بھی کمر ہی	کہان ہی کس طرف ہی اور کدھر ہی
تعجب	یہ نالے وہ ہین کہ پتھر کے پار ہوتے ہین	عجب ہی دل مین ترے کچھ اثر نہین ہوتا

شجر دوسرا صنایع لفظی مین

واضح ہو کہ صنایع لفظی اوپر نو قسم کے ہے قسم اول صنعت تجنیس وہ ہے کہ دو لفظ تلفظ یعنی بولنے مین مشابہ ہون اور معنی مین تخالف ہو اوپر کئی طریقہ کے ہین اول تجنیس تام وہ ہے کہ دو لفظ ایک جنس کے ہون مگر معنی جدا جدا رکھتے ہون جیسے اس شعر مین

شعر
آہنگ نہ تھا یان تلک آنے کا و لے ؛ سنکر آہنگ ساز محفل آئے ؛

اول آہنگ کے معنی ارادہ کے دوسرے معنی آواز کے دوسرے تجنیس مرکب اسکو کہتے ہین کہ ایک لفظ دوسرے لفظ کے جز سے ترکیب پاکر کسی لفظ کے ساتھ مجانست پیدا کرے جیسے اس شعر مین

شعر
پروانہ ہین تمھارے رخ شمع سان پہم ؛ پروا نہین ہے جان کے جانے سے بھی ہمین ؛

لفظ پروا کا نہین کیونکہ نون سے پروانہ کے مشابہ ہوگیا تیسرے تجنیس محرف وہ ہے کہ دونون لفظ ایک ہیئت رکھتے ہون مگر حرکت مین اختلاف ہو جیسے اس مصرع مین

مصرع
جو ترے ہین ہرگز محرم کعبہ نہین ؛

اول مین میم کو زبر ہے اور دوسرے مین میم کو پیش اسی سبب سے دونون لفظ کی ہیئت مختلف ہے چوتھے تجنیس ناقص وہ ہے کہ حرفون کے عدد مین اختلاف ہو یعنی ایک لفظ مین دوسرے کی نسبت کوئی حرف زیادہ ہو مثال

شعر
شکوہ کوہ ہی کو ترے حلم سے نہین کچھ ؛ وجود جود کو بھی ہے تری سخاوت سے ؛

کوہ مین حرف شین اور جود مین حرف واو زیادہ ہے پانچوین تجنیس مضارع اور مضارع یعنی مشابہ کے ہے پس اس تجنیس مین ایک لفظ دوسرے لفظ کی مشابہت رکھتا ہے لفظا مین اور کتابت مین اختلاف جیسے حال اور ہال اور سہر اور سحر اور راہ اور رساج چھٹے تجنیس قلب یہ تین قسم پر ہے مقلوب کل اور مقلوب بعض اور مقلوب مستوی مقلوب کل وہ ہے کہ حرف کلمہ کے علی الترتیب مقلوب ہووین جیسے رام اور مار اور بات و تاب اور سم و مس مقلوب بعض وہ ہے کہ حرف کلمہ کے علی الترتیب مقلوب ہون جیسے حرم اور رحم اور مرحوم اور محروم مقلوب مستوی وہ ہے کہ اگر اس کلمہ کو مقلوب کرین تو وہی کلمہ نکلاوے جیسے آنا جانا اور ناک کان ساتوین تجنیس خطی اسکو کہتے ہین

کہ دو لفظ لکھنے مین مشکل ہون اور تلفظ مین مختلف جیسے تجنیس خطی رحم اور زحم اور زبون
اور زبون اور شاک اور ساک دوسری قسم دوسری صنعت لزوم ما لا یلزم یعنی لزوم ایسی چیز کا
کہ وہ لازم نہین ہے پس یہ صنعت اور پانچ قسم کے ہے اول یہ کہ کلام مین سے کسی حرف مین
کو ترک کرین بطریق التزام کے جیسے اس شعر مین ترک الف کا التزام کیا ہے شعر
مجھ سے درد عشق سن کہنے لگے ٭ یہ مرض وہ ہے نہین جینے کے تم ٭ دوسرے
یہ کہ کلام مین ذکر کسی چیز معین کا واجب کرین جیسے اس شعر مین سر کے لفظ کا ذکر کیا ہے
شعر سر کو جو مرے سر کیا ہے تحسین ٭ یہ سر وہ ہے جس سر کی جبین پر دا ہے تحسین ٭
تیسرے منقوطہ وہ ہے کہ شعر کے لفظ سب نقطہ دار ہون مثال شعر جب
تب شب غضب بخشش ہی ٭ بخشش فیض جشن تخت نشین چوتھے غیر منقوطہ وہ ہے
کہ شعر کے سب لفظ بے نقطہ ہون مثال شعر ہے سر در اور کوہ کا ل ٭ دکھ
ہوا اور درد ہے سو اس دل کو ٭ پانچوین رقطا وہ ہے کہ ہر لفظ مین ایک حرف نقطہ دار
اور ایک بے نقطہ ہو مثال شعر اے صبا ہو سے رخ جانانی ٭ رہی کب تک میری شورش
جان کی ٭ چھٹے خیفا وہ ہے کہ سارا ایک کلمہ منقوطہ اور ایک کلمہ غیر منقوطہ ہو مثال شعر شب کو جشن
سرو تخت رہا ٭ کا فیض مدار تخت رہا ٭ ساتوین منقطع وہ ہے کہ سارے حرف لکھنے
مین علیحدہ ہون آٹھوین موصل وہ ہے کہ سارے حرف لکھنے مین ملے ہون جیسے یہ شعر
فیض کا کہ مصرع اول صنعت منقطع مین اور مصرع ثانی موصل مین ہے شعر درد و داغ و رنج
اندوہ اور وہ دل ٭ فیض مٹی مین سے گئے ہین سب بل ٭ قسم تیسری صنعت سجع لغت مین کبوتر اور
قمری کی آواز کو کہتے ہین اور علم بدیع کی اصطلاح مین دو چیز پر اطلاق کرتے ہین کہ نثر مین
دونون فقرون کے آخر مین موافقت رکھتے ہین جیسے نظم مین قافیہ ہم وزن ہوتا ہے اور نثر مین بھی
آتا ہے اور یہ تین طرح پر ہے اول مطرف اسطرح پر ہے کہ فقرہ یا شعر کے کلمات آخرہ دونون
مختلف رکھتے ہون مثلاً نثر مین کہین کہ قاصد تمہارا خط لایا × اور تمہارا پیغام سنایا یہ مین
لایا اور سنایا کے وزن مین اختلاف ہے اور نظم مین اسطرح سے بھی آتا ہے جیسے اس
شعر مین شعر جس کف پا کو برگ گل ہو خار ٭ حیف ہے ہو وے خار سے وہ فگار ٭

صنعت ترصیع

دوسرے ترصیع کہ پہلے فقرہ یا پہلے مصرع میں جو جو الفاظ واقع ہوئے ہوں دوسرے فقرہ یا مصرع کے سارے الفاظ یا بیشتر کے ساتھ ہم وزن اور حروف اخیر میں متفق ہوں مثلاً کمال محبت کا اسکے حال سے ظاہر ہوا اور جمال مودت کا اسکے قال سے باہر ہو شعر گل و بلبل و بوستان عجیب ہیں و قلقل و دوستان غریب ؛؛

صنعت متوازی

تیسرے متوازی کہ فقرۂ اول یا مصرع اول کے ساتھ یا بیشتر لفظ دوسرے فقرہ یا مصرع کے سارے لفظ یا اکثر لفظ کے ساتھ موافق نہ ہو بلکہ مختلف ہوں مثلاً دوست کے دل کا حال معلوم اور دشمن کی زبان کا سخن مفہوم دوست دشمن کے اور دل و زبان کے اور حال سخن کے مقابل ہیں لیکن وزن اور حرف آخر مختلف ہے

صنعت ذوقافیتین

قسم چوتھی صنعت ذوقافیتین ایسے شعر کو کہتے ہیں کہ اسمیں دو قافیہ یا تین قافیہ ہوں مثال شعر صبا اور اسکے ذلیخا مرا غبار کہیں ؛؛ کہ تجھ سے چھوٹیگا یہ آستان یار نہیں غبار اور یار اور کہیں اور نہیں دو دو قافیہ ہیں

صنعت متلون

قسم پانچویں صنعت متلون اس شعر کو کہتے ہیں کہ کئی بحر میں پڑھا جاوے جیسے یہ شعر استاد کا شعر دیکھ کر اس چہرۂ معشوق کا حسن آپ میں آتے نہیں پھر ون ہی ہم ؛؛ یہ شعر دو بحر میں پڑھا جاتا ہے اول بحر سریع مفتعلن مفتعلن فاعلان دوسرے رمل فاعلاتن فاعلاتن فاعلات

صنعت تلمیح

قسم چھٹی تلمیح القصہ اس طرح پر ہے کہ کلام میں ایسا لفظ ہو کہ وہ اشارہ کرے کسی قصۂ گذشتہ کی طرف جیسے اس شعر میں شعر منھ دکھانا تو کہاں باتیں نہیں اسکی سمجھ تک ؛؛ لن ترانی کی بھی آئی نہ صدا میرے بعد ؛؛ اس شعر میں لفظ لن ترانی کا قصہ حضرت موسی کی طرف اشارہ کرتا ہے

صنعت سیاقۃ الاعداد

قسم ساتوین صنعت سیاقۃ الاعداد وہ ہے کہ کلام میں اعداد مذکور کریں خواہ ترتیب سے خواہ بغیر ترتیب کے مثال شعر ایک دو تین چار پانچ چھ ساتھ ؛؛ آٹھ نو دس ہوئے بس انشا بس

صنعت تنسیق الصفات

قسم آٹھوین صنعت تنسیق الصفات یہ اسطرح پر ہے کہ ایک موصوف کے کئی اوصاف پے در پے مذکور کریں شعر شمشیر خصم ہے بہ میدان میں صاعقہ برق قہر خداوند تعالی ؛؛

صنعت توشیح

قسم نوین صنعت توشیح وہ ہے کہ اگر چند شعر کے ہر مصرع یا ہر بیت کے حرف اول کو یا آخر کو جمع کریں اس سے کوئی عبارت یا نام حاصل ہو جاوے مثال یہ دو شعر شعر درد و غم داغ ہجر رنج فراق ؛؛ وقف دل بے حوصلہ دل کا ؛؛ سخت تڑپے ہے اب کرونگا کس سے تجھ سوا بھر میں گلہ دل کا ؛؛ ہر مصرع کے اول کے حرف جمع کرنے سے لفظ دوست کا حاصل ہوتا ہے اور سب کا حال اس جدول سے بخوبی واضح ہوگا

[illegible]	[illegible]	مثال	
صنعت تجنیس	[illegible]	آہنگ نہ تھا یان تلک آنے کا ولے	سنکر آہنگ ساز محفل آئے
	[illegible]	پروانہ ہین تمھارے رخ شمع سان پہ ہم	پروا نہین ہے جان کے جانے کی بھی ہمین
	محرف	جو ترے محرم ہین ہرگز محرم کعبہ نہین	+
	[illegible]	شکوہ کو وہی کو ترے حلم سے نہین کچھ	وجود جود کو بھی ہے تری سخاوت سے
	[illegible]	حال - ہال - بھر - بحر	+
	خطی	رحم - زخم - زور - روز	+
	[illegible]	رام - مار - جرم - رحم - آنا - جانا	
صنعت [illegible]	[illegible]	مجھ سے درد عشق بن کہنے لگا	یہ مرض وہ ہے نہین بچنے کے تم
	[illegible]	سر لو جو مرے سر کی تمنا ہے تمھین	یہ سر وہ ہے جس سر کی بھی پروا ہے تمھین
	[illegible]	جب تب شب غضب بخشش بتی	بخشش فیض جشن تخت نشین
	[illegible]	ہو سر ور ورہ کو مہ کامل	دکھ ہوا اور ورد ہو سو اشک دل کو
	[illegible]	ای صبا بوسے رخ جانان کی	رہی کب تک مری شورش جان کی
	[illegible]	شب کو جشن سرور تخت رہا	کار فیض مدار بخت رہا
	[illegible]	درد داغ ورنج زرد اور دہ دل	+

نام قسم	نام طریقہ	مثال	
	موصل		فیض باغی ہیں بگتے ہیں سب مل
[illegible]	[illegible]	سب کف پا کو برگ گل ہو حنا ۔	خیف ہو ہوسے غار سے وہ نگار
	[illegible]	گل و بلبل و بوستان عجیب	گل و قلقل و دوستان غریب
	[illegible]	دوست کے دل کا حال معلوم	اور دشمن کی زبان کا سخن مفہوم
[illegible]		صبا اوڑا سکے نہ لیجا مرا غبار کہین	کہ مجھ سے چھوٹیگی یہ آستان یار نہین
[illegible]		دیکھ کر اُس چہرۂ مہوش کا حُسن	آپ مین آتے نہین پھر ون ہی ہم
[illegible]		مُنھ دکھانا تو کہان باتین تھین اُسکی مجھ تک	لنتر انی کو بھی آئی نہ صدا میرے بعد
[illegible]		ایک دو تین چار پانچ چھ سات	آٹھ نو دس ہے بس ہنسا بس
[illegible]		تیری شمشیر سر خصم پہ ہو میدان مین	صاعقہ برق غضب خدا وند تعالے
[illegible]		درد غم داغ ہجر رنج فراق …	وقف دل ملتے ہیں بے حوصلہ دل کا
		سخت ترلپٹے ہو اب کہون کس سے …	مجھ سوا کس سے ہین گلہ دل کا

خاتمہ طریقہ درس و تدریس مین

از انجا کہ طلبائے شائقین و شائقان طالبین اکثر قواعد مروجہ فارسی کو پڑھتے ہین مگر باعث عدم آگہی طریقۂ درس و تدریس کے صحت و غلطی الفاظ و لطف و مذاق معنی سے محروم رہتے ہین اور یہ نہین جانتے ہن کہ جب تک یہ قواعد ہر جگہ جاری نہ ہونگے تب تک نتیجہ اُنسے حاصل نہ ہوگا جو کہ استادون نے اسکا ایک طریقہ اس طرح پر مقرر رکھا ہو کہ اُسکے استعمال سے طالب علم کو دو دست قدرت بہم پہونچتی ہو کہ مطالب

حالیہ کو عبارت مشکل سے آسان طرح دریافت کرسکتے ہیں پس یہ کم استعداد اُس طریقہ کو بنظر فائدۂ عام قلمبند کرتا ہے الا ناظرین ان اوراق کو چاہیے کہ اول اپنے کو سیر مضامین ان چار باغ سے بہرہ یاب کریں بعدہ اس قاعدہ پر کتب درسی کو پڑھیں یقین ہے کہ بہت جلد استعداد وافی وکافی ہو اور عیوب وسقمات عبارت سے بری پس چاہیے کہ اول فقرہ یا مصرع کے ہر ایک لفظ کو بقاعدۂ صرف کلمہ بناویں اور بعدہ ایک کلمہ کو دوسرے کلمہ کے ساتھ ترکیب دیکر بقواعد نحو جملہ بناویں کہ اُنسے صحت وغلطی عبارت کی بخوبی واضح ہو بعدہ ترجمہ اُسکا اپنی زبان میں لفظ بلفظ اس طرح سے کریں کہ مطلب اُسکا بخوبی ظاہر ہو جاوے سب ازان لطف و مذاق عبارت کو ہر ایک لفظ سے بقاعدۂ علم بیان و بدیع بیان کریں کہ اُس سے خوبی و بُرائی لفظ و معنی کی ظاہر ہو نظر بر ان ایک نثر اسی طریقہ پر لکھتا ہوں تاکہ ہر ایک ان قاعدون کو جس جا چاہے جاری کرلے وہ یہ ہے

نثر مثالیہ

سرودہ سرایان عشرتکدۂ قال کہ بنورس سرالبستان حال کار کام و زبان ساختہ لب شہد ثناے صانع عذب البیان اند کہ چاشنی نغمہاے شکرین در رگ و پے سنے دوانید

صرف

سرودہ اسم حاصل بالمصدر سرودن سے سرا فعل امر سرائیدن سے پس اسم سرودہ ساتھ امر کے ترکیب پاکر فاعل کے معنی دیے ان حرف جمع یا حرف زائد واسطے اظہار حرکت الف کے عشرتکدہ اسم ظرف قال اسم ذات کہ بیانیہ با حرف الصاق نو رس اسم فاعل ترکیبی سرالبستان اسم ترکیبی حال اسم ذات کار کام زبان اسم ساختہ فعل ماضی قریب با حرف مصاحبت شہد ثناے اسم صانع فاعل یا توصیفی اند ضمیر جمع غائب صفت چاشنی اسم مرکب چاشن و ی کلمہ نسبت کہ مخفف نین کا ہے جیسے

نازنین نغمہا سے اسم جمع شکریں اسم مرکب شکر و کلمہ یں نسبت مثل زریں در حرف ظرف رنگ و بوئی اسم دو آنید ماضی قریب فعل مستعمل ی

ترکیب نحو

سرو و سرایان مبتدا اضافت عشکرہ مضاف الیہ قال مضاف الیہ ثانی پس مضاف و مجرور مضاف الیہ ملکے مبین ہوئے کہ بیان یہ مشابہ حرف جار تورس مضاف سر ابتاب اضافت مقلوب ہوکے مضاف الیہ حال مضاف الیہ ثانی پس مضاف و مجرور مضاف الیہ ملکے مجرور ہوئے جار کے جار ساتھ مجرور اپنے کے ملکے متعلق ہوا فاعل کا کار مضاف کام معطوف علیہ واو عطف زبان معطوف پس معطوف و معطوف الیہ ملکر مضاف الیہ ہوئے مضاف کے مضاف ساتھ مضاف الیہ کے ملکے مفعول ہوا ساختہ فعل با فاعل ضمیر مستتر راجع طرف سرو سرایان کے پس فعل با فاعل ساتھ مفعول اور متعلق کے ملکے جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر بیان ہوا مبین کا بے حرف جار مشبہ مضاف ثنا مضاف الیہ مضاف و مضاف الیہ ملکے مجرور ہوا صانعی موصوف کہ صفت سر جملہ جاشنی مضاف نغمہا سے مضاف الیہ شکریں مضاف الیہ ثانی پس مضاف و مضاف الیہ ملکر مفعول بہ ہوئے در حرف جار رنگ معطوف علیہ واو عطف بو معطوف پس معطوف و معطوف علیہ ملکے مضاف فی مضاف الیہ پس مضاف و مضاف الیہ ملکر مجرور ہوئے جار کے جار ساتھ مجرور اپنے کے ملکے مفعول ثانی ہوا آوردہ فعل با فاعل ضمیر مستتر راجع ہوتا ہے طرف صانع کے پس فعل با فاعل ساتھ مفعول بہ و مفعول ثانی کے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکے صفت ہوا موصوف صانع کا پس موصوف ساتھ جملہ صفت اپنی کے ملکے مضاف الیہ ہوا مشبہ ثنا مضاف کا پس مضاف ساتھ مضاف الیہ اپنے کے ملکر مجرور ہوا جار کا جار ساتھ مجرور اپنے کے ملکے متعلق ہوا خبر کا عذب مضاف بیان مضاف الیہ پس مضاف و مضاف الیہ ملکے خبر ہوئے اند حرف رابطہ پس مبتدا ساتھ خبر اور متعلقات اپنے کے ملکے جملہ اسمیہ ہوا

شرح شعر

قال کے عشکرہ کے گانا گانے والے کہ جمال کے باغ کے پھل سے زبان فنا لوگا

کام کیا ہی ایسے کاریگر کی تعریف کے شہد کے ساتھ شیرین بیان ہین کہ جسنے میٹھے راگ کی چاشنی کو بانسری کے رگ اور پٹھے مین دوڑا یا ہی فقط

مذاق بیان

سرود سرایان کو علماے ظاہر کے ساتھ استعارہ کیا ہی بطور کنایہ کے لازم آیا اُنکے واسطے عشرتکدہ قال کا ہونا نورس سرا بستان سے وجدان کو تشبیہ دی ہی بطور استعارہ بالتصریح کے لازم آیا اسکو حال کا ہونا کام و زبان کو ایک شخص فرض کیا بطور استعارہ بالکنایہ کے لازم آیا اسکو کار کا کونا شنا صانع کو تشبیہ دی ہو شہد کے ساتھ شیرینیت مین کہ سخن کو عذوبت یعنی مٹھاس حاصل ہو کسو اسطے کہ شہد کام سے تعلق رکھتا ہی شاید بیان کے اور بیان تعلق رکھتا ہی ساتھ سخن کے پس تشبیہ شہد سے شیرین ہونا سخن کا ثابت ہوا بطور کنایہ کے اور سخن میٹھا ہونا سرود سرایان کا بہت ضرور ہی نغمہ کو شکر کے ساتھ استعارہ بالکنایہ کیا لازم آیا اسکو چاشنی کا ہونا نَے کو ساتھ ایک شے مثل جلیبی و خرمہ کے بطور استعارہ بالکنایہ کے تشبیہ دی لازم آیا واسطے اُسکے دوڑنا چاشنی کا رگ و پے مین پس خلاصہ اسکا یہ ہی کہ علماء عشرتکدہ علم ظاہر کے کہ لذت علم باطن سے بھی پائی ہو شیرینی تعریف ایسے کاریگر سے شیرین سخن ہین کہ جسنے چاشنی شکر نغمہ کو مانند جلیبی کے بیچ رگ و پے نَے کے دوڑائی ہی یعنی ایسا کاریگر ہی جو نغمہ کو مانند چاشنی جلیبی کے بانسری کی رگ و پٹھے مین دوڑاتا ہی اسکی تعریف سے علماے ظاہری کہ علم باطنی کی لذت سے بھی خبردار ہین سخن گو ہوتے ہین

لطف بدیع

جو کہ یہ عبارت بیچ تلازمہ علم موسیقی کے ہی تو اکثر الفاظ صنعت ایہام مین یعنی دو معنی مناسب مقام رکھتے ہین جیسے سرود سرا کے معنی اول نغمہ گانے والے دوسرے سخن کہنے والے کے اور قال کے معنی اول گفتار دوسرے راگ کے اور اسی واسطے راگ گانے والے کو قوال کہتے ہین اور نورس کے معنی اول ثمر دوسرے نام کتاب علم موسیقی کے اور حال کے معنی اول علم باطن دوسرے اُس کیفیت کے ہین کہ درویشون کو ہنگام سننے راگ کے حاصل ہوتی ہی اور وہ اُسکے سبب سے بیتاب ہوکر تڑپنے لگتے ہین اور نَے کے معنی اول بانسری دوسرے نیشکر کے ہین پس نیشکر و شہد و عذوبت و شکر و شیرین و چاشنی صنعت مراعاۃ النظیر

اور چہکا اس پیاچہ مین راگ کا نام زمہ ہے اسواسطے سر دوسرا صنعت براۃ الاستہلال اور قال
دمال مین صنعت طباق اور پڑا اور ڈ مین صنعت تجنیس خطی اور کام دکا مین صنعت ایہام ہے

خاتمۃ الکتاب

للہ الحمد والمنہ کہ نسخہ چہار باغ آبیاری افضال باغبان حقیقی سے اختتام کو پہونچا
اور نخل امید اس گلچین گلشن فیض تربیت جناب استادی گوہر دریاے یکتائی یگانہ عصر
مولوی محمد حسین صاحب ہجر سلمہ اللہ تعالیٰ کا ثمر لایا قلم نے باد اسکے سجدہ شکر سر جھکایا

خاتمۃ الطبع

فضل خداہی ست ○ موسم عہد شباب ست دگر بستان را ✤ میرسد مژدہ گل
بلبل خوش الحان را ✤ کہ ان دنون مین نسخہ چہار باغ اردو ترجمہ چہار گلزار کا جو بیان فن اعنی
علم صرف و علم نحو اور بیان اور بدیع مین بانداز زبان فارسی بہت درسی عزیز دل اہل روزگار ہے
اسی کا ترجمہ زبان اردو و عام فہم مین باضافہ چند مطالب ضروری کارآمد واقف علم و فہم
منشی محمد یوسف خان صاحب مہتمم محکمہ فوجداری وکیل الی سرکار دولتمدار سر آمد شہر ان
ملک مالوہ محتشم الدولہ نواب غوث محمد خان بہادر شوکت جنگ نے فرمایا اور اردو خوانون کے
فائدہ عام ہونے کا ذریعہ ٹھہرایا اس رسالہ مین چہار باغ ہین ۱ باغ علم صرف مین
۲ باغ علم نحو مین ۳ باغ علم بیان مین ۴ باغ علم بدیع مین اور خاتمہ اس رسالہ کا
طریقہ درس و تدریس کا قلمبند کیا ہے غرض کہ یہ رسالہ سود مند عام ہے حسب تحریر مصنف
بمقام لکھنؤ مطبع نامی منشی نول کشور مین ماہ فروری ۱۸۸۳ء مطابق ماہ ربیع الاول ۱۳۰۰ہجری
چھپکر اشاعت پذیر عالم ہوا خداوند کریم مطبوع و محبوب اہل جہان فرماوے بمنہ و کرمہ